ذخیرہ
مولانا محمد حبیب احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

تصحیح العقاید

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: تصحیح العقائد

مصنف: حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی: قاری اشفاق احمد خان

85115

تاریخ اشاعت: اپریل 2009ء

ناشر: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

تعداد: ایک ہزار

کمپیوٹر کوڈ: AD7

قیمت: [redacted] روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-221201-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- Info@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

Marfat.com

ذخیرہ

حرف اولین

مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبد الحامد صاحب قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت علمی روحانی اور سیاسی حلقوں میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ ان کی مجاہدانہ خدمات، عزم، ہمت، صبر واستقلال، زور تقریر اور شان تحریر بلاشبہ اسلامیان پاکستان کے لئے بالعموم اور اہل سنت وجماعت کے لئے بالخصوص باعث فخر ہیں۔

مولانا بدایونی رحمۃ اللہ علیہ 1898ء کو بدایوں (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ابھی بیس دن کے تھے کہ والد ماجد حکیم عبد القیوم قادری وفات پا گئے۔ والدہ ماجدہ نے ان کی پرورش اور تعلیم وتربیت بڑی ہمت اور جانفشانی سے کی۔ تکمیل تعلیم کے بعد آپ جامعہ شمس العلوم بدایوں میں مدرس ومفتی اور بدایوں کی جامع مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔

مجاہد ملت نے ساری زندگی مذہبی اور قومی تحریکات میں صرف کی۔ بالخصوص تحریک پاکستان میں انہوں نے جو خدمات سرانجام دیں وہ تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں اور انہیں فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ مولانا بیس سال کے تھے جب 1918ء میں انہوں نے پہلی بار آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کی اور یہ اجلاس مولانا عبد الباری فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ نوجوان عبد الحامد نے اس اجلاس میں پر جوش تقریر کی اور شرکائے اجلاس کو بے حد متاثر کیا۔ بعد ازاں وہ تقسیم ہند تک آل انڈیا مسلم لیگ کے رکن رہے۔

مارچ 1940ء میں جب قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو مولانا بدایونی نے اس موقع پر اقبال پارک لاہور میں قائداعظم کی زیر صدارت قرارداد پاکستان کے حق میں ولولہ انگیز تقریر کی جس سے سامعین متاثر ہوئے اور قائداعظم نے بھی انہیں داد دی۔

مولانا بدایونی قائداعظم کے نہایت مخلص، معتمد اور جانثار ساتھی تھے۔ 1946ء میں

Marfat.com

قیام پاکستان کی تحریک کو تیز کرنے اور اس کے حصول کے لئے فیصلہ کن اقدام کی خاطر بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی تو اس عظیم الشان تاریخی اجتماع میں آپ نے علماء کو خاص طور پر یہ ہدایت کی کہ وہ پاکستان کے حق میں رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے ہر شہر اور گاؤں میں جلسے منعقد کریں اور عامۃ المسلمین کو تحریک پاکستان کے مقاصد سے آگاہ کریں۔

1946ء ہی میں وہ قائداعظم کی ہدایت پر علماء کے ایک وفد کے ساتھ مشرق وسطیٰ اور عرب ممالک کے دورے پر گئے اور تحریک پاکستان کے سلسلے میں عالمی رائے عامہ کو ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ اکثر کہتے تھے کہ میری زندگی کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ پاکستان قائم ہو اور قرآن وسنت کی ابدی تعلیمات کا گہوارہ بنے۔

1946ء کے تاریخی انتخابات میں بھی انہوں نے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ وہ شعلہ بیان مقرر تھے، پنجاب کے اکثر مقامات پر انہوں نے کانگریسی علماء اور احراریوں کے زور خطابت کا اثر زائل کیا۔ پھر قائداعظم کی ہدایت پر سرحد تشریف لے گئے اور اپنے زور خطابت سے سرحد کے غیور مسلمانوں کو مسلم لیگ کی حمایت واعانت پر کمربستہ کیا۔ اس عظیم قومی خدمت پر آپ کو قائداعظم کی طرف سے ''فاتح سرحد'' کا تاریخی خطاب عطا ہوا۔

قیام پاکستان کے بعد جب مفاد پرست جاہ ومنصب اور دنیاوی مفادات کے چکر میں پھنس گئے آپ اس وقت بھی نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور ملکی سلامتی کے لئے مصروف جدوجہد رہے۔ انہوں نے حصول پاکستان کے لئے طویل جدوجہد کی تھی۔ وہ ہر لمحہ قائداعظم کی اس امانت کا خیال رکھتے تھے وہ اپنی ہر تقریر میں حکمرانوں کو قیام پاکستان کے بنیادی محرکات ومقاصد سے آگاہ کرتے تھے۔ اپنی اس حق گوئی کی خاطر انہیں 1953ء میں جیل جانا پڑا اور آپ کو تین ماہ کے لئے سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔

مولانا نے مسلمانان پاکستان کی تعلیمی پسماندگی کے تدارک کے لئے کراچی میں منگو پیر روڈ پر جامعہ تعلیمات اسلامیہ کے نام سے ایک عظیم الشان ادارہ قائم فرمایا۔ اس ادارے میں انہوں نے وطن پاک میں پہلی مرتبہ علوم قدیمہ وجدیدہ کی تحصیل کے ساتھ ساتھ اہل علم

Marfat.com

کے لئے تمام عالمی زبانوں میں مذاہب عالم کے مطالعے کا بھی بندوبست کیا۔ اس جامعہ میں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے۔

پھر جب مولانا نے اہل سنت و جماعت کی سیاسی پسماندگی کو دیکھا تو جمعیت علمائے پاکستان کا جھنڈا اٹھایا اور پھر قافلہ عشق و مستی کو لے کر آگے ہی بڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ نے 21 جولائی 1970ء کو کراچی میں وفات پائی اور آپ کو جامعہ تعلیمات اسلامیہ کے احاطہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

مولانا بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے بے پناہ مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا سلسلہ برقرار رکھا اور متعدد اہم موضوعات پر کتب تصنیف فرمائیں۔ جن میں چند اہم کتب یہ ہیں۔

اسلام کا معاشی نظام اور سوشلزم، اسلام کا نظام عدل، تصحیح العقائد، فلسفہ عبادات اسلامی، حرمت سود، عائلی قوانین، اسلام کا زراعتی نظام، تاثرات دورۂ چین، تاثرات دورۂ روس، کتاب وسنت (غیروں کی نظر میں)

زیر نظر کتاب تصحیح العقائد آپ کی ایک بلند پایہ تحقیقی کتاب ہے۔ یہ کتاب عقائد اہل سنت کا بہترین مرقع ہے جو عرصہ دراز سے نایاب تھی۔ احباب کے پرزور اصرار پر اس کی اشاعت کا اہتمام ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کر رہا ہے۔ ہم نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ اور تصحیح ادارۂ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف کے سکالرز سے کروائی ہے۔ ان شاء اللہ قارئین اس کو پسند فرمائیں گے۔ یہ کتاب یقیناً عقائد اہل سنت کی تبلیغ اور تحفظ کا باعث بنے گی۔

طالب دعا

محمد حفیظ البرکات شاہ

Marfat.com

فہرست مضامین

اسباب تالیف 9

حمد 11

فضائل حضور سید المرسلین ﷺ 12

آیات شریفہ 13

حضور کا مرتبہ محبوبیت 14

خدا آپ کی رضا چاہتا ہے

حضور کا نطق، نطق الٰہی ہے 14

آپ کے افعال کو اپنی طرف منسوب کیا 15

ادب رسالت 15

فضائل واحادیث نبویہ 16

حقیقت محمدیہ کا ادراک 18

دیدار نبی دیدار خدا ہے 19

مسئلہ شفاعت واحادیث 20

حشر حضور کے قدموں کے نیچے ہوگا 24

حضور کے خدام شفاعت کریں گے 27

حیات النبی ﷺ 27

قرآن کریم اور حیات بعد الموت 28

علمائے متقدمین کا اس مسئلہ پر عقیدہ 29

ابن تیمیہ کی رائے 31

مسئلہ حیات النبی پر احادیث 31

حضرات صحابہ کرام کے مشاہدات 34

مزار مبارک سے توسل 35

مزار مبارک کا احترام 37

حضور پاک کو ہر حالت میں مددگار سمجھنا 39

صحابہ کرام جان ومال کا مالک حضورؐ کو سمجھتے تھے 39

آپ کے ارشاد پر شہادت ہونا 40

مسئلہ استمداد پر ارشادات نبویہ 40

حضور کا وسیع اختیار وقبضہ 41

حضور ﷺ رزق میں برکت دیتے ہیں 43

حضور سیدنا فاروق اعظم کا ارشاد 44

یا رسول اللہ کہنا 44

عبد النبی وعبد الرسول نام رکھنا 44

مسئلہ علم غیب اور قرآن مجید 46

قرآن میں سب کچھ موجود ہے

حضور کو قرآن کا علم تھا قرآن میں سب کچھ موجود ہے 47

نفی علم غیب کی مغالطہ دو بحثیں 49

مغیبات خمسہ 50

Marfat.com

علم غیب اور احادیث 52
شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ 55
حضور کے خدام کا علم غیب 56
ذکر ولادت نبویہ 57
ولادت شریفہ اور قرآن مجید 58
حضور کے ذکر کی بلندی 58
آپ کی بعثت پر انبیائے کرام کی دعائیں 59
حضور پاک کی زبان مبارک سے ذکر ولادت 61
تعین یوم کی اصل 63
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور منادی 63
مجالس میں منبر و مسند لگانا 64
ولادت کے دن کا روزہ 65
خدا کی نعمت پر شکر کرنا محمود ہے 65
مجالس کا مرتبہ 65
مجالس میں نعت گوئی 66
صحابہ کرام کی نعت گوئی 67
صحابہ کرام کی نعت کے نمونے 67
قحط کے وقت حضور سے امید و فریاد 68
علمائے متقدمین کے فتاوے 75
شاہ عبدالغنی صاحب کے استاد کا عقیدہ 79
مسئلہ قیام اور قرآن حکیم 80
مسئلہ قیام اور احادیث 81
مسئلہ قیام پر علامہ حلبی کی توجیہ 83
مسئلہ قیام پر ائمہ متقدمین کے فتاوے 84
مجالس ذکر میں حضور کی رونق افروزی 85
صلوٰۃ وسلام اور قرآن کریم 87
نشان قدم اور تبرکات کی بحث 89
حضور کے تبرکات سے شفا ہوتی ہے 94
حضور کے پیالہ کی تعظیم 94
شد رِحال کی بحث 98
جانب مخالف کا استدلال 100
انگوٹھے چومنے کا بیان 101
اولیاء اللہ کا مرتبہ 103
اولیاء اللہ اور قرآن مجید 104
اولیاء اللہ اور احادیث 106
سلسلہ ولایت کا اجراء 107
اولیاء سے دشمنی خدا سے دشمنی ہے 107
اولیاء اللہ سے مدد مانگنا 108
میت کا قبر میں کیا حال ہوتا ہے 108
مردوں کے سننے کا بیان اور احادیث 109
اس مسئلہ پر متقدمین کے مشاہدات 110
شاہ عبدالعزیز صاحب کے اقوال 114
مجتہدین کرام کا توسل از قبور 114
مُردوں کی عزت وحرمت کرنا 115
قبر پر بیٹھنے کی ممانعت 115
مردوں کی ہڈیاں توڑنا منع ہے 116

Marfat.com

زیارت قبور 117
مُردوں پر سلام بھیجنا 117
قبوں کی بحث 119
قبوں پر کتبہ لگانا 122
پختہ قبریں بنانا 122
بوسہ قبر 124
حضرت بلال کا مزار مبارک سے چہرہ ملنا 125
حضرت امام حنبل کا فتویٰ 126
بزرگوں کے ہاتھ چومنا 127
بزرگوں کے لباس میں کفن دینا 127
کفن پر کلمہ طیبہ لکھنا 129
شجرہ رکھنا 131
اولیاء اللہ کے قریب دفن کرنا 131
قبر پر پانی چھڑکنا، اذان دینا 133
قبر پر شاخ لگانا، پھول ڈالنا 134
تلاوت و ایصالِ ثواب صحابہ کے معمولات 135
پنج آیات فاتحہ و نیاز 138
ہاتھ اٹھانے کا بیان 139
شاہ ولی اللہ صاحب اور فاتحہ و نیاز 140
شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ 141
ایصال ثواب کس طرح کیا جائے 141
تعین ایام دوجہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ 143
سوم کے چنوں کی حقیقت 144
ستر ہزار بار کلمہ پڑھنا اور اس کی اصل 144
عرس 146
چادریں چڑھانا 148
چراغاں کرنا 150
گیارہویں شریف 152
یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ 153
ندائیہ اشعار شریفہ 156
شاہ ولی اللہ صاحب اور نادِ علی 157
ہدیہ بروح حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ 159

Marfat.com

اسباب تالیف

کراچی میں اب تک کتب خانوں کی اس درجہ کمی ہے کہ اگر کوئی مصنف مذہبی و علمی تاریخی عنوانات پر کچھ لکھنا چاہے تو مواد حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ مہاجرین میں وہ اہل علم جن کے یہاں ہزاروں مجلدات کے نادر ذخیرے موجود تھے ان کے ہمراہ نہ آسکے۔

ضرورت ہے کہ کراچی میں ایک ایسی جامع لائبریری قائم کی جائے جس میں ہر قسم کے علوم وفنون کی اور مذہبی کتابیں موجود ہوں۔ حکومت ایسی لائبریری کے قیام میں خصوصی امداد کرے۔

اسی طرح ایک ایسا دارالاشاعت موجود ہو جس کی جانب سے قدیم و جدید مصنفین کی کتابیں شائع کی جائیں۔ ایک طرف عصرِ حاضر کی ضروریات و حالات کا اندازہ کرتے ہوئے تصانیف شائع ہوں تو دوسری جانب مذہبی علمی، تاریخی اور اعتقادی کتابیں طبع کرائی جائیں۔

الحمدللہ کہ جمعیت علمائے پاکستان ان اغراض کے ماتحت ایک دارالاشاعت کھول رہی ہے۔ میری وہ تالیفات جو دارالتصنیف بدایوں نے شائع کی تھیں ان میں اکثر و بیشتر طباعت کے بعد ختم ہوگئیں۔ بعض کتابیں جو متعدد بار شائع ہوئیں ان میں تصحیح العقائد اور نظام عمل ہیں ان دو کتابوں کی طباعت کے لئے احباب کا اصرار ہوا۔ چنانچہ تصحیح العقائد کی طباعت کا انتظام کیا گیا۔

الحمدللہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو کر مسلمانوں کے سامنے آرہی ہے۔ یہ کتاب نہ کسی کی دل شکنی کے لئے لکھی گئی نہ مناظرانہ ہنگامہ آرائیوں کی غرض سے بلکہ محض اس لئے کہ مسلمان عقائد حقہ اور دلائل قویہ سے باخبر ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ میری اس تالیف کو مسلمانوں میں مقبول بنائے میں اپنے محترم بزرگ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمر صاحب نعیمی مرادآبادی مدظلہ العالی کا شکرگزار ہوں کہ ممدوح نے کتابت د

Marfat.com

طباعت میں غیر معمولی محنت فرمائی۔ جزاهم الله خير الجزاء

ہمارے مبلغین وواعظین اگر اس ایک کتاب کے مضامین کو محفوظ کرلیں تو انہیں حضرات اہل سنت کے عقائد شریفہ پر معلومات حاصل ہو جائیں۔

فقیر محمد عبد الحامد القادری البدایونی

۴راگست ۱۹۵۱ء

Marfat.com

حمد

تمام تعریفیں اس خدائے وحدہٗ لاشریک کے لئے جو اپنی ذات وصفات میں بے مثال ہے وہ سب کا خالق اور پیدا کرنے والا، شرک سے منزہ، لم یلد ولم یولد ہے اس کی صفات نقص سے پاک ہیں۔ اس کے متعلق امکان کذب ماننا ضلالت وگمراہی ہے اگر وقوع کذب یا امکان کذب تسلیم کر لیا جائے تو پھر نہ قرآن کریم ہی اپنی جگہ صحیح باقی رہ سکتا ہے نہ دوسرے احکام۔

اے رحمٰن ورحیم خدا۔ یٰ قدوس رَبّ الْعٰلَمِیْن تو ہر عیب سے پاک اور امکان کذب اور اس کے وقوع سے منزہ ہے۔

شکر تیرا کہ تو نے ہمیں ایمان دیا اپنے محبوب نبی مکرم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت میں داخل کیا۔ تیری بارگاہ عالی تک پہنچنے کے لئے حضور انور علیہ التحیۃ والثناء، آپ کے اصحاب، اہل بیت، ائمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین کی تعلیمات مشعل راہ ہیں۔

اے رب! ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو اطاعت نبویہ کے جذبات عطا فرما۔ تجھے پائیں تو ان حضرات کے وسیلہ و ذریعہ سے۔ ہمیں سیرت شریفہ کا متبع بنا۔ ہماری ہر ادا حضرات اصحاب کبائر واہل بیت اطہار واولیائے کاملین کے مبارک طریقوں کے مطابق ہو۔ عقائد حقہ پر چلنا نصیب فرما۔

اس تالیف کو مسلمانوں کے لئے مفید بنا اور ہم سب کو صراط مستقیم پر چلا۔ آمین۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضائل حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خدائے برتر نے انبیاء ومرسلین کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ختمی مرتبت تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو درجات وکمالات عطا فرمائے ان میں آپ سب سے زیادہ ممتاز اور بے مثال ہیں۔ آپ کی ذات اپنے صفات ودرجات میں بے نظیر ہے اور اسی طرح مرتبہ رسالت میں لاشریک۔ حضور اکرم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مظہر ذات باری تعالیٰ تھے۔ ہر نبی آپ کا مبشر ومبلغ تھا۔ آسمانی صحیفے آپ کی بشارات سے لبریز تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور قدسی نہ ہوتا تو سارا عالم تاریک رہتا۔ دنیا کی تخلیق کا سبب ہی یہ تھا کہ آپ کا جلوۂ رسالت چمکایا جائے۔ جسے جو کچھ ملا اور آئندہ جو ملے گا وہ حضور انور علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل میں ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض پاک ہر زمانہ کے لوگوں پر عام رہے گا آپ پر نبوت ورسالت ختم کردی گئی کسی قسم کی نبوت کا آپ کے بعد امکان نہیں جو شخص بھی اپنے آپ کو کسی حیثیت سے نبی کہے وہ یقیناً کافر ہے۔ ختم نبوت الحمد للہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ آخر کلام یہ ہے کہ جس طرح خدا کی نظیر ممکن نہیں اسی طرح مرتبہ رسالت میں آپ کی نظیر ممکن نہیں۔ نبی اور غیر نبی سب دربار محمدیہ کے مدح خواں اور فیض یافتہ ہیں۔

وکلھم مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ مُلۡتَمِسٌ ۔ غرفًا مِنَ الۡبَحۡرِ اَوۡرَشۡفًا مِنَ الدِّیَمِ

ہر نبی ہے سائل قطرہ وہ ہے ابر محیط ۔ گھونٹ کے طالب ہیں وہ اور یہ ہے امواج یم

مُنَزَّہٌ عَنۡ شَرِیۡکٍ فِیۡ مَحَاسِنِہٖ ۔ فَجَوۡھَرُ الۡحُسۡنِ فِیۡہِ غَیۡرُ مُنۡقَسِمٖ

کس طرح ہو خوبیوں میں کوئی اور ان کا شریک ۔ کیونکہ ان کا حسن ہو سکتا نہیں تقسیم و کم

(قصیدہ بردہ شریف)

آپ سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العلمین ہیں۔ آپ کو اپنا جیسا بشر سمجھنا گمراہی و

Marfat.com

بے دینی ہے۔ اگر چہ ظاہری طور پر آپ صفت بشریت سے متصف تھے مگر آپ کے مقام بشریت کی بلندیوں پر نہ کوئی پہنچ سکا نہ پہنچنا ممکن ہے۔ یہی وہ ذات گرامی ہے جس کے اعمال و افعال حرکات وسکنات کو خدا نے اپنی طرف منسوب کیا۔ آپ کی حیات وممات دنیا کی زندگی سے بالاتر ہے۔ آپ ہر پکارنے والے مصیبت زدہ کی آواز سماعت فرما کر اس کی دستگیری فرماتے ہیں۔

فضائل وآیات شریفہ

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (آل عمران:۸۱)

(یاد کرو) جب عہد لیا خدا نے نبیوں سے کہ جو میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر آئے تمہارے پاس رسول، تصدیق کرتا ہوا اس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو ضرور تم اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا (اور پھر) فرمایا کیا تم نے اس پر اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کیا کہ ہم ایمان لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (بقرہ:۱۲۹)

اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک پیغمبر ان ہی میں سے کہ پڑھے ان پر تیری آیتیں اور ان کو سکھائے کتاب اور حکمت اور پاک وصاف کر دے ان کو۔ بیشک تو ہی غالب وصاحب تدبیر ہے۔

وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (بقرہ:۱۳۲)

Marfat.com

اور وصیت فرما گئے اس کی حضرت ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب بھی کہ اے بیٹو! اللہ نے منتخب فرمایا ہے تمہارے لئے یہ دین سو تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

حضور علیہ وسلم صلی اللہ کا مرتبہ محبوبیت

دیگر انبیائے ماسبق کے ساتھ خدائے قدوس نے ان کے نام لے لیکر خطاب فرمایا مگر حضور انور علیہ التحیۃ والثناء کی شان یہ ہے کہ خدا اشارات میں خطاب کرتا ہے اور آپ کی جس ادا کو چاہتا ہے مخاطب فرمالیتا ہے۔ چنانچہ آیات ذیل اس کی شاہد ہیں:

یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ (احزاب:۴۵)

اے نبی ہم نے تم کو بھیجا۔

یَآ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ (مائدہ:۶۷)

اے رسول جو تمہاری طرف نازل کیا گیا پہنچادو۔

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ (مزمل:۱)

اے چادر اوڑھنے والے۔

یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ (مدثر:۱)

اے لحاف میں لیٹنے والے۔

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ (یٰس:۱)

بس قسم ہے قرآن حکیم کی تم پیغمبروں میں سے ہو۔

طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی (طٰہٰ:۱)

طہ۔ ہم نے قرآن تم پر مشقت کے لئے نہیں اتارا۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ (حجر:۷۲)

تمہاری جان کی قسم کفار اپنے نشہ میں متحیر ہو رہے ہیں۔

خدا آپ علیہ وسلم صلی اللہ کی رضا چاہتا ہے، حضور علیہ وسلم صلی اللہ کا نطق نطق الٰہی ہے

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی (الضحیٰ:۵)

Marfat.com

عنقریب البتہ خدا تم کو اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم: ۳، ۴)

نہیں بولتے ہیں وہ اپنی خواہش سے مگر وہ جو ان پر وحی کیا جائے۔

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ (والضحیٰ: ۱، ۲، ۳)

قسم ہے دن چڑھے کی اور قسم ہے رات کی جب اندھیری ڈالے نہ چھوڑا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ دشمن بنایا۔

آپ کے افعال کو اپنی طرف منسوب کیا

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (انفال: ۱۷)

(اے محمد) مٹھی بھر خاک تم نے نہیں پھینکی جب کہ پھینکی لیکن اللہ نے پھینکی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (فتح: ۱۰)

بیشک وہ لوگ جو تم سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (حجرات: ۱)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش دستی نہ کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (حجرات: ۲۔ ۳)

اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرو اور نہ ایسے زور سے ان سے بولو جیسے ایک دوسرے سے زور کے ساتھ بولتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول کے پاس پست رکھتے ہیں وہی لوگ وہ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے

Marfat.com

لئے منتخب کرلیا اوران کے لئے بخشش اوراجر عظیم ہے۔

ان آیات کے علاوہ بکثرت دوسری آیات موجود ہیں جو حضور پاک ﷺ کے مرتبہ جلیلہ کی شاہد ہیں۔

فضائل اوراحادیث نبویہ

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ۔

(رواہ الدارمی)(مشکوۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ ص ۵۱۴م)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں انبیاء کی قیادت کرنے والا ہوں اور میں یہ فخر سے نہیں کہتا اور میں ہی پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور شفاعت قبول کیا گیا ہوں یہ بھی فخر سے نہیں کہتا۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ۔

(رواہ الترمذی)(مشکوۃ ص ۵۱۴باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے روایت کی خود حضور پاک، ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو میں تمام نبیوں کا پیشوا اوران کا خطیب ہوں گا (یعنی جب وہ چپ ہوں گے تو میں ان کی طرف سے کلام کروں گا) اوران کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اور یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَآءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ۔

(رواہ مسلم)(مشکوۃ ص ۵۵۱،باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرمایا رسول خدا ﷺ نے میں قیامت کے دن زیادہ تعداد میں ہوں گا دوسرے انبیاء سے از روئے متبعین کے اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطُهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔

(رواہ مسلم) (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ﷺ، ص ۵۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضور نے فرمایا نبیوں پر چھ خصلتوں میں مجھے فضیلت دی گئی ہے۔ جامع کلمے دیئے گئے۔ اور مدد کیا گیا میں دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کے ساتھ اور میرے لئے حلال کی گئیں غنیمتیں، بنائی گئی میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا میں تمام مخلوق کے لئے اور مجھ پر نبوت ختم کی گئی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔

(رواہ الترمذی) (مشکوٰۃ ص ۱۳، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا ﷺ نے میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور فخر نہیں کرتا۔ (قیامت) میں میرے ہاتھ حمد کا جھنڈا ہوگا اور اس پر فخر نہیں کرتا اور نہیں ہے کوئی پیغمبر قیامت کے دن کیا آدم ہوں کیا ان کے علاوہ مگر وہ (سب) میرے جھنڈے ہی کے نیچے

Marfat.com

ہوں گے اور زمین سے باہر آؤں گا اور اس پر فخر نہیں کرتا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ (رواہ الترمذی) مشکوٰۃ ص ۵۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضور علیہ السلام نے فرمایا میں بہشت کے حلوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جاؤں گا۔ عرش کے داہنے طرف کھڑا ہوں گا۔ خلائق میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے کہ میرے سوا اس مقام پر کھڑا ہو سکے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّۃُ قَالَ وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی۔ فرمایا! اس حالت میں کہ آدم روح و بدن کے درمیان تھے (یعنی آدم کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا)۔ (یہ کنایہ ہے سبقت اور افضلیت کا)

حقیقت محمدیہ کا ادراک

وَکَیْفَ یُدْرِکُ فِی الدُّنْیَا حَقِیْقَتَہٗ قَوْمٌ نِیَامٌ تَسَلَّوْا عَنْہُ بِالْحُلُمِ

(قصیدہ بردہ شریف)

خود حضور اکرم علیہ السلام نے اپنے مقام عالی کے متعلق جو ارشاد فرمایا اسے سامنے رکھتے ہوئے ہمارا ادراک قاصر ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ انسان حضور انور علیہ السلام کے کمالات نبوت اور مقام رسالت کا ادراک نہیں کر سکتا چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ

Marfat.com

مُرْسَلْ۔

میں نہیں ہوں تم جیسا بلکہ میں رات گزارتا ہوں اپنے خدا کے پاس وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ میرے واسطے اللہ کے ساتھ ایک وقت قرب خاص کا ہے کہ نہیں پہنچ سکتا مجھ پر اس وقت کوئی فرشتہ نزدیکی والا اور نہ نبی مرسل۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَةً غَیْرُ رَبِّیْ یَا اَبَابَکْرٍ۔

میری حقیقت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اے ابا بکر۔

دیدار نبی دیدار خدا ہے

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔

جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھا۔

صاحب قصیدہ بردہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع کے لئے کیا خوب فرمایا:

لَا تُنْکِرُ الْوَحْیَ مِنْ رُؤْیَاہُ اَنَّ لَهٗ — قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمٖ
کیوں ہے منکر وحی اس کو خواب میں ہوتی تھی یوں — آنکھیں سوتی تھیں مگر تھا قلب اس کا جام جم

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَفِیْ خُلُقٍ — وَلَمْ یُدَانُوْهُ فِیْ عِلْمٍ وَلَا کَرَمٖ
فوق ہے سب انبیاء پر اس کو خلق اور خلق میں — کس طرح ہوتا میسر ان کو یہ علم و کرم

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ — ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمٖ
جب کمال صورت و باطن کا مخزن وہ ہوا — وہ بنا محبوب اور عاشق ہوا ربّ النسم

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ — وَاَنَّهٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمٖ
ہے ہمارے علم اور تحقیق کی غایت یہی — تھا وہ انسان اور انسانوں میں افضل اور اتم

وَکُلُّ آیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِهَا — فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمٖ
انبیائے ماسبق نے جو دکھائے معجزات — منبع ان کے نور کا بھی تھا وہی شمس حرم

وَقَدَّمَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَاءِ بِهَا — وَالرُّسُلُ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمٖ

Marfat.com

آپ کو ان انبیاء نے یوں بنایا تھا امام . آپ تھے مخدوم باقی انبیاء تھے سب خدم

(قصیدہ بردہ شریف)

مسئلہ شفاعت اور قرآن کریم

رب العزت تبارک و تعالیٰ نے حبیب مکرم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو قیامت کے ہولناک دن میں بھی یہ عزت عطا فرمائی کہ آپ گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ اس ہیبت ناک دن میں انبیاء و مرسلین کرام پریشان ہوں گے مگر حضور پاک کا دریائے رحمت جوش پر ہوگا اور آپ مقبول الشفاعۃ ہیں یعنی آپ کی شفاعت قبول ہوگی بعض افراد نے اس مسئلہ میں غلط خیال قائم کر کے مسئلہ شفاعت کا انکار کیا۔ خدا انہیں توفیق خیر عطا فرمائے اور وہ اپنے خیال کی اصلاح کریں۔ اب ہم ذیل میں مسئلہ شفاعت کا ثبوت پیش کرتے ہیں:

عَسٰیٓ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ الْبَیْضَاوِیْ عَسٰیٓ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اَنَّہٗ مَقَامُ الشَّفَاعَۃِ لِمَا رَوٰی اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ ھُوَ الْمَقَامُ الَّذِیْ اَشْفَعُ فِیْہِ لِاُمَّتِیْ وَلِاِشْعَارِہٖ تَعَالٰی بِاَنَّ النَّاسَ یَحْمَدُوْنَہٗ لِقِیَامِہٖ فِیْہِ وَمَا ذَاکَ اِلَّا مَقَامُ الشَّفَاعَۃِ ۔

قریب ہے کہ تمہارا رب قیامت کے دن مقام محمود میں مبعوث فرمائے گا۔

صاحب تفسیر بیضاوی نے عَسٰیٓ اَنْ یَّبْعَثَکَ کے ماتحت کہا کہ تحقیق مقام محمود وہ مقام شفاعت ہے اس واسطے کہ روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نے فرمایا مقام محمود وہ ہے کہ جس میں میں شفاعت کروں گا اپنی امت کی اور بسبب آگاہ کرنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے کہ لوگ حمد و ثنا کریں گے اس کی بسبب قیام حضرت کے اس جگہ وہ مقام شفاعت ہے۔

لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَھْدًا۔

خدا کے یہاں شفاعت کے مالک وہی لوگ ہیں جنہوں نے رحمٰن کے ساتھ عہد و

Marfat.com

بیان کر رکھا ہے۔

احادیث

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَآئِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہے گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لئے میری امت میں سے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یُهَمُّوْا بِذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیُرِیْحُنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُوالنَّاسِ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَاَسْکَنَکَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَلَکَ مَلٰٓئِکَتَهٗ وَعَلَّمَکَ اَسْمَاءَ کُلِّ شَیْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّکَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَّکَانِنَا هٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ اَکْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِیَ عَنْهَا وَلٰکِنْ اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَلٰکِنْ اِئْتُوْا اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاهِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ کَذَبَهُنَّ وَلٰکِنْ اِئْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ وَکَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰکِنْ اِئْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَاللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَکَلِمَتَهٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاکُمْ وَلٰکِنْ اِئْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَاللّٰهُ لَهٗ مَا

Marfat.com

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَيَاْتُوْنِیْ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِهٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهٗ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَةَ فَاَسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِهٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّدَعَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ! وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهٗ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّلِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰی مَایَبْقٰی فِی النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَیْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ وَعَدَهٗ نَبِیَّکُمْ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں حضور نے فرمایا قیامت کے دن روکے جائیں گے مسلمان یہاں تک کہ روکے جانے کی وجہ سے فکر میں پڑ جائیں گے اور کہیں گے کاش ہم طلب کرتے کسی کو کہ وہ ہماری شفاعت کرتا ہمارے پروردگار سے اور راحت دیتا ہم کو اس غم و محنت سے پس مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ خدا نے آپ کو یدِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے آپ ہماری شفاعت فرمائیے پروردگار سے تاکہ ہمیں اس تکلیف سے راحت بخشے حضرت آدم علیہ السلام

85115

Marfat.com

فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں اور آپ اپنی خطا یاد فرمائیں گے جو درخت کے کھانے کی وجہ سے ہوئی تھی اور وہ اس سے منع کیے گئے تھے۔ تم نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اول نبی ہیں جن کو زمین والوں کی طرف خدا نے بھیجا۔ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے پس وہ ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنی وہ خطا یاد فرمائیں گے جو آپ نے رب سے نادانستہ (لڑکے کے بارے میں) سوال کر کے کی تھی اور فرمائیں گے کہ تم اس کام کے لئے جاؤ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کے پاس۔ حضور ﷺ نے فرمایا لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ پس آپ بھی فرمائیں گے میں اس لائق نہیں اور دنیا کے تین کذب یاد فرمائیں گے جو دنیا میں کئے تھے (اور فرمائیں گے) تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تورات دی اور اس سے کلام فرمایا اور قرب اور قریب کیا اسے بھید سکھانے کے لئے حضور ﷺ نے فرمایا لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے پس وہ فرمائیں گے میں اس کے قابل نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو جو قبطی کے قتل کی وجہ سے ہوئی تھی یاد کر کے فرمائیں گے تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے اور رسول اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس مرتبہ کا نہیں تم محمد کے پاس جاؤ جو اللہ کے ایسے بندے پس ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ خدا نے معاف کر دیئے پس لوگ میرے پاس آئیں گے، میں خدا کے حضور جو اس کا مقام ہے حاضر ہونے کا اذن طلب کروں گا مجھے اذن دیا جائے گا۔ جب میں خدا کا دیدار کروں گا تو اس کے حضور سجدہ کروں گا پس جب تک خدا چاہے گا میں سجدہ میں پڑا رہوں گا اس کے بعد خدا فرمائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ جو کہو سنا جائے گا۔ شفاعت کرو، شفاعت قبول کی جائے گی۔ سوال کرو، سوال پورا

Marfat.com

کیا جائے گا حضور علیہ السلام نے فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے خدا کی جو اس نے سکھائی حمد وثنا کروں گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی پس نکالوں گا میں دوزخ سے اور داخل کروں گا میں ان کو جنت میں پھر دوبارہ میں آ کر خدا کی بارگاہ میں حاضری کا اذن چاہوں گا مجھے اذن دیا جائے گا۔ جب میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گروں گا اور جب تک خدا چاہے گا سجدہ میں پڑا رہوں گا پھر ارشاد ہوگا اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو سنا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول کی جائے گی مانگو دیا جائے گا۔ فرمایا میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا جو اس نے مجھے سکھائی ہے کروں گا۔ پھر شفاعت کروں گا میں میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی پس میں نکلوں گا اور لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری بار اپنے خدا کی بارگاہ میں اذن چاہوں گا مجھے اجازت دی جائے گی جب میں اپنے خدا کا دیدار کروں گا تو سجدے میں گروں گا اور جب تک خدا چاہے گا سجدہ میں پڑا رہوں گا پھر خدا فرمائے گا سجدہ سے سر اٹھاؤ کہو سنا جائے گا۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثناء کروں گا جو اس نے مجھے سکھائی پھر شفاعت کروں گا پھر حد مقرر کی جائے گی مین نکلوں گا اور لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا یہاں تک کہ دوزخ میں کوئی شخص نہ رہے گا مگر وہ شخص کہ روکا ہے جسے قرآن نے (یعنی مشرکین و کفار) یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا اس پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا پھر حضرت نے یہ آیت پڑھی:

قریب ہے کہ اٹھائے گا تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی وہ مقام محمود ہے۔ جس کا خدا نے تمہارے نبی سے وعدہ کیا۔

حشر حضور علیہ السلام کے قدموں پر ہوگا

صحیحین میں ہے:

Marfat.com

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ اِنَّ
لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ يَمْحُوْ
اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ۔
(متفق علیہ)

میرے متعدد نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں میں کفر وشرک کا مٹانے والا ہوں خدا میرے ذریعہ سے کفر وشرک مٹاتا ہے میں مخلوق کو حشر دینے والا ہوں میرے قدموں کے نیچے حشر ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ
النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ
قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور پاک سے روایت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں میری شفاعت سے بہرہ مند وہ ہوگا جس نے خلوص قلب سے لا الہ الا اللہ کہا۔

جامع صغیر میں ہے:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقٌّ
فَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِهٖ لَمْ يَكُنْ مِّنْ اَهْلِهَا۔

حضور نے فرمایا قیامت کے دن میری شفاعت حق ہے جو اس پر یقین نہ لایا اہل شفاعت سے نہ ہوگا۔

طبرانی، بیہقی، ترمذی، ابن ماجہ میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبِّیْ خَيَّرَنِیْ بَيْنَ اَنْ
يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِیْ وَفِیْ لَفْظٍ ثُلُثَیْ اُمَّتِی الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ
وَّلَا عَذَابٍ وَبَيْنَ شَفَاعَةٍ لِاُمَّتِیْ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قَالَ هِیَ

Marfat.com

لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ وَلِاَهْلِ الْعَظَائِمِ وِلِاَهْلِ الدِّمَاءِ۔

فرمایا رسول خدا ﷺ نے میرے خدا نے مجھے نصف امت کو جنت میں داخل کرنے کا اختیار دیا اور ایک لفظ یہ ہے کہ دو تہائی امت کو جنت میں داخل کرنے کا مجھے اختیار دیا بغیر حساب و عذاب کے اور میں نے اختیار کیا شفاعت کو اور یہ ہر مسلمان کے واسطے ہے اور فرمایا میری شفاعت اہل کبائر اور اہل عظائم اور اہل دماء کے لئے ہے۔

اَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبْرَنِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُوْنُعَيْمٍ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ حَتّٰى يُنَادِیْ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى رَضِيْتُ يَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ رَضِيْتُ قَالَ رَاَيْتُ مَا تَعْمَلُ اُمَّتِیْ بَعْدِیْ فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ۔ (طبرانی)

نقل کیا بزار و طبرانی نے اوسط میں اور ابو نعیم نے سند صحیح کے ساتھ کہ فرمایا: رسول خدا ﷺ نے شفاعت کروں گا میں اپنی امت کی یہاں تک کہ پکارے گا میرا رب اے محمد تو راضی ہوا میں عرض کروں گا اے رب میں راضی ہوا اور فرمایا حضور نے، دیکھا میں نے کہ امت میرے بعد کیا عمل کرے گی پس اختیار کیا میں نے ان کے لئے شفاعت کو۔

الغرض مسئلہ شفاعت نبویہ حق اور صحیح ہے اور اس پر یقین نہ رکھنے والے کو خود حضور پاک ﷺ نے اہل نہ ہونا فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سرکار ابد قرار کی شفاعت عظمیٰ سے سرفراز فرمائے۔ البتہ اگر کوئی جاہل یہ خیال قائم کرے کہ جب حضور پاک ہمارے شفیع اور دستگیر ہیں تو پھر ہمیں نماز وروزہ اور دیگر احکام پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

یہ خیال فاسد ہے بحیثیت مسلمان ہر شخص کو عمل خیر کرنا ضروری ہے۔ مسئلہ شفاعت پر

Marfat.com

صاحب قصیدہ بردہ علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ارشاد فرمایا:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہ حبیب رحمت عالم کہ جس کی ذات سے ہے شفاعت کی ہمیں امید روز ہول و غم

حضور کے خدام بھی شفاعت کریں گے!

ترمذی شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا كُلُّهُمْ اِسْتَوْجَبُوا النَّارَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حَسَابٍ۔

فرمایا رسول خدا ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے جو سب دوزخی تھے۔

ابوبکر الشافعی نے فضل الشیخین کی کتاب احادیث غرر سے حدیث ذیل نقل فرمائی:

يُنَادِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُؤْتٰى بِالْخُلَفَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ اُدْخِلُوْا مَنْ شِئْتُمُ الْجَنَّةَ وَدَعُوْا مَنْ شِئْتُمْ۔ (احادیث غرر)

قیامت کے دن ندا کی جائے گی کہاں ہیں اصحاب محمد ﷺ۔ پس خلفاء رضوان اللہ علیہم اجمعین لائے جائیں گے۔ اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس پر بھی وہ عنایت فرمائے اسے مرتبہ شفاعت عطا فرما دے۔

حضور دستگیر عالم حضرت سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اولیائے کرام بھی اس دن اپنے نام لینے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

حیات النبی ﷺ

سابقہ عنوان کے تحت وہ احادیث درج کی گئیں جن سے یوم محشر میں آپ کا شفاعت فرمانا ثابت ہوا۔ حضرات اہل سنت کا یہ عقیدہ شریفہ حق اور صحیح ہے کہ سرکار ابد قرار روحی لہ الفدا کو خدا

Marfat.com

نے جس طرح عالم ظاہر میں قوت وشوکت عطا فرمائی تھی آج بھی آپ اسی طرح مدد فرماتے ہیں اور آپ کی ذات اقدس میں کسی طرح کی تبدیلی اور تغیر نہیں ہوا۔ اس عنوان کے ماتحت علمائے متقدمین نے کثیر دلائل دے کر اس مسئلہ کو نا قابل تردید شکل میں پیش فرما دیا ہے۔

موجودہ دور میں ہر وہ شخص جس کے اندر نہ تو صلاحیت علمی ہے نہ فکر ونظر کی قوت دینوی اور سیاسی امور کی طرح دینی مسائل میں اپنی عقل و بحث سے الجھتا ہے اور جو ٹھوس مواد متقدمین ضخیم کتابوں میں پیش کر گئے اس سے قطعاً بے خبر ہے۔

تمام عالم انسانیت میں حضرات انبیائے ماسبق علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوں یا غیر انبیاء حضور نبی مکرم ﷺ کی ذات اقدس اپنی ہر خصوصیت میں بے مثل و بے نظیر ہے۔ آپ کا بعد وصال یہ اعزاز پانا کہ آپ عالم قبر میں ہر ایک کی آواز سماعت فرماتے حالات کا معائنہ اور زندگی کی طرح ہر قسم کا ادراک و شعور رکھتے ہیں۔ بعید از قیاس نہیں بلکہ خداوند قدوس کے فضل خاص اور انتہائے کرم کی ایک مثال ہے۔

قرآن کریم اور حیات بعد الموت

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ ط بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ (بقرہ:154)

جو خدا کی راہ میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا ط بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ (آل عمران:169)

اور نہ گمان کرنا ان کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں مرا ہوا بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس وہ روزی دیئے جاتے ہیں بڑے مگن ہیں اس پر جو ان کو اللہ نے دیا ہے اپنے فضل سے۔

مذکورہ بالا آیات میں شہدائے کرام کی یہ شان فرمائی کہ وہ مردہ نہیں، زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں یہ بات ایک جاہل سے جاہل بھی جانتا ہے کہ شہداء کا درجہ بہر طور نبی سے کم ہے۔

Marfat.com

شہداء حضور کے خادم وغلام ہیں اور آپ ہی کے ارشاد کو قبول فرما کر درجہ شہادت پر فائز ہوئے تو پھر جب انہیں خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ سے حیات بعد الموت کی عزت حاصل ہو تو حضور کو اس مقام عالی پر پہنچنے میں کیا قباحت حاصل ہوئی۔

علمائے متقدمین کا اس مسئلہ میں عقیدہ

حضرت حافظ سیوطی اپنی کتاب تنویر میں فرماتے ہیں:

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوْحِہٖ وَاَنَّہٗ یَتَصَرَّفُ وَیَسِیْرُ فِی اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَفِی الْمَلَکُوْتِ وَھَیْئَۃِ الَّتِیْ کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ وَلَمْ یُبَدَّلْ مِنْہُ شَیْءٌ وَاُذِنَ لَھُمْ اَیِ الْاَنْبِیَآءِ فِی الْخُرُوْجِ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَالتَّصَرُّفِ فِی الْمَلَکُوْتِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ اَنَّ حَیٰوۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَبْرِہٖ وَحَیٰوۃَ سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ مَعْلُوْمَۃٌ عِنْدَنَا عِلْمًا قَطْعِیًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ الْاَدِلَّۃِ الْقَطْعِیَّۃِ فِیْ ذَالِکَ وَتَوَاتَرَتْ بِہِ الْاَخْبَارُ مِنْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ وَیُصَلُّوْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ۔ (کتاب التنویر)

یعنی حضور نبی اکرم ﷺ یقیناً زندہ ہیں اپنے بدن اور روح کے ساتھ قبر میں اور سیر وتصرف فرماتے ہیں اور آپ کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا۔ انبیائے کرام کو اپنی قبروں سے نکلنے اور تصرف فرمانے کا اذن دیا گیا ہے عالم علوی اور سفلی میں۔ حضور پاک اور تمام نبیوں کی حیات ہمارے نزدیک اس لئے یقینی ہے کہ اس کی قطعی دلیلیں اور متواتر حدیثیں موجود ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے انبیاء زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اپنی قبروں میں اور فرمایا انبیائے کرام کے جسد کا کھانا زمین پر حرام کر دیا۔

Marfat.com

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْمَوْتُ لَیْسَ بِعَدَمٍ مَحْضٍ وَاِنَّمَا اِنْتِقَالٌ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ وَیَدُلُّ عَلٰی ذٰلِکَ اَنَّ الشُّھَدَآءَ بَعْدَ قَتْلِھِمْ وَمَوْتِھِمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ وَھٰذِہٖ صِفَۃُ الْاَحْیَآءِ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا کَانَ ھٰذَا فِی الشُّھَدَآءِ فَالْاَنْبِیَاءُ اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِذٰلِکَ وَنُصُوْصُ الْعُلَمَاءِ فِیْ حَیٰوۃِ الْاَنْبِیَاءِ کَثِیْرَۃٌ۔ (قرطبی)

ان حضرات کی موت عدم محض نہیں بلکہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہو جانا ہے جس کی دلیل میں شہداء کی موت و قتل پر خدا کا یہ ارشاد کافی ہے کہ شہداء مردہ نہیں اور خدا کے پاس رزق پاتے ہیں جب شہداء کی یہ شان ہے تو انبیائے کرام زیادہ احق و اولیٰ زندہ ہیں اس بارے میں علماء کے بکثرت اقوال موجود ہیں۔ (قرطبی)

علامہ قسطلانی، حضرت امام احمد، حضرت امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم فرماتے ہیں:

لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَا خِفَاءَ بِہٖ۔ انتھی

(مافی مواہب لدنیہ جلد ۲، ص ۳۸۷)

یعنی حضور پاک کی حیات و وفات میں کچھ فرق نہیں۔ آپ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں، ان کے دلوں کے خیالات تک کو پہچانتے ہیں اور یہ سب آپ پر روشن ہے جس میں کسی قسم کی پوشیدگی نہیں ہے۔

علامہ قاضی عیاض رویت شریفہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَلَاشَکَّ اَنَّ حَیٰوۃَ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ثَابِتَۃٌ مُسْتَمِرَّۃٌ مَعْلُوْمَۃٌ وَنَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُھُمْ۔

Marfat.com

یعنی حضرات انبیائے کرام کی حیات ہمیشہ سے ایک ثابت شدہ امر ہے جس میں کوئی شک نہیں اور انبیاء میں ہمارے نبی ﷺ سب سے افضل ہیں۔

شرح مسلک میں ہے:

اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُوْرِکَ وَقِیَامِکَ وَسَلَامِکَ اَیْ بِجَمِیْعِ اَحْوَالِکَ وَاَفْعَالِکَ وَارْتِحَالِکَ وَمَقَامِکَ۔

یعنی حضور پاک ﷺ تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے احوال اور مقام کوچ سے بھی واقف ہیں اور اس کو جانتے ہیں۔

ابن تیمیہ امام الوہابیہ کی رائے

وَقَدْ ذَکَرَ ابْنُ تَیْمِیَۃَ فِیْ اقْتِضَاءِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ کَمَا نَقَلَ ابْنُ عَبْدِالْھَادِیْ اَنَّ الشُّھَدَاءَ بَلْ کُلَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْزَارَ ھُمُ الْمُسْلِمُ وَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ عَرَفُوْابِہٖ وَرَدُّوْا عَلَیْہِ السَّلَامَ فَاِذَا کَانَ ھٰذَا فِیْ اٰحَادِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَکَیْفَ بِسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ (وفاء الوفا شریف ص ۴۰۵، جلد ۲)

ابن تیمیہ نے اقتضاء الصراط المستقیم میں ذکر کیا جسے ابن عبد الہادی نے نقل کیا بیشک شہداء بلکہ تمام مسلمان جس وقت مسلمان ان کی زیارت کریں اور ان پر سلام بھیجیں تو وہ پہچانتے اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔

جب (عام) مسلمان مردوں کا یہ حال ہے تو کیا حال ہوگا حضور ﷺ کا۔

مسئلہ حیات النبی پر احادیث

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ۔

(روی بن عدی فی کاملہ وبیہقی وفاء الوفا جلد ۲ ص ۴۰۵)

Marfat.com

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

قَالَ ابنُ شَهَابٍ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوتِ عَلَىَّ فِى اللَّيْلَةِ الزَّهْرَاءِ وَالْيَوْمِ الْاَظْهَرِ فَاِنَّهُمَا يُؤَدِّيَانِ عَنْكُمْ وَاَنَّ الْاَرْضَ لَاتَاكُلُ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

ابن شہاب نے کہا کہ پہنچا ہم کو کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر چمکتی رات اور چمکتے دنوں میں زیادہ درود پڑھا کرو پس وہ دونوں تمہاری طرف سے مجھے پہنچائے جاتے ہیں اور بے شک زمین انبیائے کرام کے جسد کو نہیں کھاتی۔

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ مَرْفُوْعًا اَنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَىَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَىَّ قَالُوْا وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔ (اخرجہ ابوداؤد وابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وصححہ انتہی وفاء الوفا جلد ۲ ص ۴۰۶)

اوس بن اوس نے مرفوعاً روایت کی: حضور نے فرمایا تحقیق تمہارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وفات دیئے گئے اور اسی دن قیامت ہوگی اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمہارے درود مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کس طرح ہمارے درود آپ پر پیش ہوں گے درآنحالیکہ آپ کے وصال کو مدت ہو چکی ہوگی۔ فرمایا تحقیق زمین پر خدا نے نبیوں کے جسد کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مَرْفُوْعًا مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ عِنْدَ قَبْرِىْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ

Marfat.com

صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا بُلِغْتُهٗ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

(وفاء الوفا جلد ۲، ص ۴۰۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے جس نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں اس کو سنتا ہوں اور جس نے دور رہ کر درود پڑھا وہ مجھ پر پہنچا دیا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا اَنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنَ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ۔ (روی النسائی وفاء الوفا جلد ۲، ص ۴۰۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے حضور نے فرمایا اللہ کی طرف سے زمین میں سیاحت کرنے والے فرشتے مقرر ہیں جو میری امت کا مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَی اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ وَكَّلَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا یَدْخُلُ عَلَیَّ فِیْ قَبْرِیْ كَمَا یَدْخُلُ عَلَیْكُمُ الْهَدَایَا اَنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے جس نے مجھ پر جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں سو بار درود پڑھا خدا اس پڑھنے والے کی ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی پوری فرمائے گا۔ اللہ نے درود پہنچانے کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جو میری قبر میں اس درود کو لے کر اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح تمہارے پاس ہدیہ پہنچایا جاتا ہے۔ بیشک میرا علم بعد وفات بھی ایسا ہے جیسا زندگی میں تھا۔

(اخرج البیہقی فی حیات الانبیاء واصبہانی فی الترغیب)

رَوَی الْبَزَّارُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیْ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّكُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَاَیْتُ مِنْ خَیْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ وَمَا رَاَیْتُ مِنْ شَرٍّ اِسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ۔

(انتہی وفاء الوفاء جلد ۲، ص ۴۰۶)

روایت کیا بزار نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ نے سیاحت کرنے والے فرشتے مقرر کئے ہیں جو میری امت کی طرف سے میرے پاس ہدایہ پہنچاتے ہیں۔ میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری موت بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ مجھ پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ جب میں اچھی بات دیکھتا ہوں تو خدا کی حمد کرتا ہوں اور بری بات دیکھتا ہوں تو خدا سے تمہارے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدًا الْمَقْبُرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَاَنَا حَیٌّ وَمَنْ زَارَنِیْ كُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر العمری نے کہا سنا میں نے سعید المقبر ی سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اکرم ﷺ نے جس نے میری زیارت کی میرے وصال کے بعد پس گویا اس نے زیارت کی میری حالت حیات میں اور جو میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

(انتہی وفاء الوفا جلد دوم، ص ۴۰۰)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مشاہدات و معمولات

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ

Marfat.com

فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْحِرَّۃِ حَتّٰی عَادَ النَّاسُ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایام حرہ یعنی یزید کے حملہ کے زمانہ میں حضور کی قبر سے برابر اذان اور تکبیر کی آواز سنتا تھا جب تک کہ لوگ مسجد میں آنے لگے۔

عَنْہُ فَلَمَّا حَضَرَتِ الظُّھْرُ سَمِعْتُ الْاَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَمِعْتُ الْاِقَامَۃَ فَصَلَّیْتُ الظُّھْرَ ثُمَّ مَضٰی ذٰلِکَ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَۃُ فِیْ قَبْرِ الْمُقَدَّسِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ حَتّٰی مَضَتْ ثَلَاثُ لِیَالٍ یَعْنِیْ لِیَالَ اَیَّامِ الْحِرَّۃِ۔

انہیں سعید بن میتب سے مروی ہے جب ظہر کا وقت آیا تو میں نے حضور کی قبر سے اذان کی آواز سنی میں نے دو رکعت پڑھی پھر تکبیر کی آواز سن کر میں نے ظہر پڑھی پھر ہر نماز کے لئے اذان واقامت کی آواز قبر مقدس سے سنتا رہا یہاں تک کہ ایام حرہ کی تین راتیں گزر گئیں۔ (وفاء الوفا)

مزار مبارک سے توسل

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ مَالِکِ الدَّارِ وَرَوَاہُ بِنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ مَالِکِ الدَّارِ قَالَ اَصَابَ النَّاسِ قَحْطٌ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْقِ اللّٰہَ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا فَاَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ اِیْتِ عُمَرَ فَاقْرِئْہُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْہُ اَنَّھُمْ مُسْقُوْنَ وَقُلْ لَہٗ عَلَیْکَ وَالْکَیْسَ اَلْکَیْسَ فَاَتَی الرَّجُلُ عُمَرَ فَاَخْبَرَہٗ فَبَکٰی عُمَرُ ثُمَّ قَالَ یَارَبِّ مَا آلُوْ اِلَّا عَجَزْتُ عَنْہُ۔

Marfat.com

ابی صالح نے مالک دار سے نقل کیا اور انہوں نے اس کو ابی شیبہ سے بسند صحیح مالک دار سے نقل کیا کہ لوگ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں قحط زدہ ہوئے ایک شخص حضور ﷺ کی قبر مقدس پر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے باران رحمت طلب کیجئے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں پس حضور خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ عمر سے جا کر ہمارا سلام کہہ اور یہ خبر دے کہ امتی پریشان حال ہیں عمر سے کہہ دے کہ وہ دانائی اختیار کرے پس وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس واقعہ کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر رو دیئے پھر عرض کیا کہ یارب میں جہاں تک ممکن ہے قصور واری نہیں کرتا مگر جس بات سے عاجز ہوں۔

(وفاء الوفا)

رَوَاهُ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ فَانْظُرُوْا اِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا بَيْنَهُ كُوَّةً اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى لَايَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا وَقَدْ يَكُوْنُ التَّوَسُّلُ بِهٖ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَلَبِ ذٰلِكَ الْاَمْرِ مِنْهُ۔

ابوالجوزا نے روایت کیا مدینہ منورہ میں قحط شدید پڑا لوگوں نے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ قبر و آسمان کے مابین حجاب دور کرنے کے لئے چھت میں ایک سوراخ کر دو پس انہوں نے ایسا ہی کیا تو بارش ہوئی اور بارش اس لئے ہوئی کہ اس فعل سے حضور پاک ﷺ کی ذات اقدس سے توسل کیا گیا۔

عَنْ سَعِيْدِ السَّمْعَانِىْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا اَعْرَابِىٌّ بَعْدَ مَادَفَنَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَرَمٰى بِنَفْسِهٖ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثَا

Marfat.com

مِنْ تُرَابِہٖ عَلٰی رَأْسِہٖ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتَ وَسَمِعْنَا قَوْلَکَ وَوَعَیْتَ عَنِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَمَا وَعَیْنَا اِلَّا عَنْکَ وَکَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ عَلَیْکَ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ الخ وَقَدْ ظَلَمْتُ وَجِئْتُکَ تَسْتَغْفِرُلِیْ فَنُوْدِیَ مِنَ الْقَبْرِ اَنَّہٗ قَدْ غُفِرَلَکَ۔“

(وفاءالوفا)

حضرت سعید سمعانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک اعرابی ہمارے اندر آیا جب کہ ہم تین دن ہوئے حضور پاک ﷺ کو دفن کر چکے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو قبر پاک پر ڈال دیا اور قبر پاک کی مٹی لے کر سر پر ملنے لگا اور عرض کرتا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے قول کو ہم نے سنا اور آپ نے لیا اللہ سے اور ہم نے آپ سے حاصل کیا اور جو چیز آپ پر اتاری گئی اس میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی اپنے نفسوں پر ظلم کر کے آپ کے پاس آئے اور اللہ سے مغفرت چاہے اور رسول اس کے لئے مغفرت فرمائیں تو اللہ کو البتہ توبہ قبول کرنے والا پائیں گے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ میری مغفرت فرمائیں۔ قبر سے آواز آئی کہ بیشک تجھے بخش دیا گیا۔

مزار مبارک کا احترام

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا میں خلیفہ ابوجعفر کا واقعہ نقل کر کے تحریر فرماتے ہیں:

فَقَالَ لَہٗ مَالِکٌ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَرْفَعْ صَوْتَکَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَدَّبَ قَوْمًا فَقَالَ لَاتَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الآیۃ وَمَدَحَ قَوْمًا فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ الآیۃ وَذَمَّ

Marfat.com

قَوْمًا فَقَال اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ الآية وَ اِنَّ حُرْمَتَهٗ مَيِّتًا كَحُرْمَتِهٖ حَيًّا فَاسْتَكَانَ لَهَا اَبُوْجَعْفَرٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَاَدْعُوْ اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟. فَقَالَ لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَکَ عَنْهُ وَهُوَ وَسِيْلَتُکَ وَوَسِيْلَةُ اَبِيْکَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَلْ اِسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفِعْ بِهٖ فَيُشَفِّعَکَ اللّٰهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ الآية۔

پس کہا امام مالک نے اے امیر المومنین اس مسجد میں اپنی آواز بلند نہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے قوم کو ادب سکھایا کہ تم اپنی آوازوں کو حضور کی آواز پر بلند مت کرو اور ایک قوم کی مدح فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو حضور کے پاس پست رکھتے ہیں اسے موجب تقویٰ قرار دیا اور ایک قوم کی برائی بیان کی اور ارشاد کیا بیشک وہ لوگ جو کہ حجروں کے عقب سے پکارتے ہیں اکثر جاہل ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضور کی حرمت وعزت جس طرح زندگی میں تھی ویسی ہی بعد میں ہے ابو جعفر نے قبول کر کے سر خم کر دیا اور کہا کہ اے ابو عبداللہ میں قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگوں یا حضور کی طرف منہ کر کے جواب دیا کہ تو اپنے منہ کو اس ذات سے جو تیرے لئے وسیلہ اور تیرے باپ آدم کے لئے قیامت میں وسیلہ ہے کیوں منہ پھیرتا ہے بلکہ تو ان کی طرف متوجہ ہو اور انہیں کو شفیع بنا پس وہ اللہ سے تیری شفاعت کریں گے اللہ نے فرمایا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ...... اِلٰى اٰخِرِ الآيَة۔

قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

حادثات حشر سے خیر الوریٰ جائے پناہ ہے ترا ہی آستانہ اور تیرا ہی حرم

Marfat.com

حضور ﷺ کو ہر حالت میں مددگار سمجھنا

علامہ محمد عبد الباقی زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ یَرَ وِلَایَةَ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِهٖ وَلَمْ یَرَ نَفْسَهٗ فِیْ مِلْکِهٖ لَا یَذُوْقُ حَلَاوَةَ سُنَّتِهٖ۔

جو ہر حال میں نبی ﷺ کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ سمجھے وہ سنت نبویہ کی حلاوت سے اصلاً خبردار نہ ہوگا۔

حضور ﷺ پاک دین ودنیا کے کارساز ہیں

حضور اکرم ﷺ دین ودنیا کے کارساز ہیں۔ آپ کو مصیبت کے وقت پکارنا یارسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کر عرض حال کرنا ہر طرح صحیح ہے آپ ہر پکارنے والے کی صدا سن کر جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ ان کے یہاں تشریف لے گئے ان کے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فَجَاءَتْ اُمُّنَا فَذَکَرَتْ یُتْمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْلَةَ تَخَافِیْنَ وَاَنَا وَلِیُّهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ہماری والدہ نے حضور ﷺ سے ہماری یتیمی کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا ان پر محتاجی کی شکات کرتی ہو حالانکہ میں ان کا دنیا وآخرت میں ولی وکارساز اور مددگار ہوں۔

حضرات صحابہ حضور ﷺ کو اپنی جان ومال کا مالک سمجھتے

مَا نَفَعَنِیْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ۔

مجھے کبھی کسی کے مال نے اتنا نفع نہ دیا جیسا کہ ابوبکر کے مال نے دیا۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

هَلْ اَنَا وَمَالِیْ اِلَّا لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

Marfat.com

میری جان و مال کا مالک حضور کے سوا کون ہے۔

حضور علیہ السلام کے ارشاد پر شہادت ہونا

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ کے مدحیہ اشعار آئندہ ہم درج کریں گے حضور علیہ السلام نے ان کی زبان سے نعتیہ کلام سماعت فرما کر جو کچھ فرمایا اسے ایاس بن سلمہ نے یوں نقل کیا:

قَالَ غَفَرَلَکَ رَبُّکَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخُصُّہٗ اِلَّا اسْتُشْہِدَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ھُوَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ وَجَبَتْ لَہُ الشَّھَادَۃُ بِدُعَائِکَ لَہٗ لَوْلَا اَبْقَیْتَہٗ لَنَا لَنُمَتَّعَ بِہٖ۔

یعنی حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا خدا تیری مغفرت فرمائے جب کبھی آپ کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے مغفرت فرماتے تو وہ شہید ہو جاتا۔ حاضرین میں سے ایک شخص یعنی امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم نے جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ علیہ السلام حضور کی دعا سے عامر کی شہادت واجب ہو گئی حضور نے ہمیں ان سے کیوں نفع نہ لینے دیا یعنی حضور ابھی انہیں اور زندہ رہنے دیتے تا کہ ہم ان سے بہرہ مند ہوتے۔

استمداد و استعانت پر بارگاہ نبویہ کا ارشاد پاک

ہم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بارگاہ نبویہ میں استغاثہ کرنا مزار پاک سے وسیلہ وغیرہ کا بیان گزشتہ اوراق میں کر دیا۔ اب ایک مثال حضور اقدس کے زمانہ حیات کی جس میں مدد چاہنے کے الفاظ بھی بصراحت آئے ہیں نقل کرتے ہیں۔ جب وفد ہوازن حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں قیدیوں کی رہائی کا معروضہ لے کر حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

اِذَا صَلَّیْتُمَا الظُّھْرَ فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِیْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَوِ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ نِسَائِنَا وَاَبْنَائِنَا۔

Marfat.com

جب ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہو کر کہنا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے استعانت کرتے ہیں مومنین پر اپنی عورتوں اور بچوں کے معاملہ میں۔

حضور پاک ﷺ کا وسیع اختیار و قبضہ

خدائے پاک نے حضور اکرم ﷺ کو زمین و آسمان پر تسلط عطا فرمایا جو حضور کی مرضی ہوتی خدا اپنے حبیب کی خاطر وہی کرتا چنانچہ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ هَوَاکَ۔

نہیں دیکھتی میں آپ کے رب کو مگر آپ کی خواہش کے پورا کرنے میں جلدی کرتا ہو۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء، ص ۲۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَرِضَ اَبُوْطَالِبِ فَعَادَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اُدْعُ رَبَّکَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ یُعَافِیْنِیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَمِّیْ فَقَامَ کَاَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَقَالَ یَابْنَ اَخِیْ اِنَّ رَبَّکَ لَیُطِیْعُکَ فَقَالَ وَاَنْتَ یَا عَمَّاهُ لَوْ اَطَعْتَهٗ لَیُطِیْعَنَّکَ۔

یعنی حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے حضور انور ﷺ عیادت کے لئے تشریف لے گئے ابوطالب نے عرض کیا کہ اے بھتیجے میرے اپنے رب سے جس نے تم کو بھیجا میری تندرستی کی دعا کرو۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی الٰہی میرے چچا کو شفا دے۔ دعا فرماتے ہی ابوطالب اٹھ کھڑے ہوئے جیسے کسی نے بندش کھول دی وہ کہنے لگے اے میرے بھتیجے بیشک تیرا رب تیری اطاعت کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کرے گا۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ لَمَّا رَمِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَوَقَفَتْ عَلٰی قَبْرِهٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَتْ قُبْضَةً مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ وَوَضَعَتْ عَلٰی عَیْنَیْھَا وَبَکَتْ وَاَنْشَأَ تْ تَقُوْلُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب حضور علیہ السلام کا وصال شریف ہو گیا تو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں اور قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر تھوڑی سی مٹی لے کر اپنی آنکھوں کو لگائی اور رو کر یہ شعر پڑھے۔

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ اَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا۔

جس نے روضہ پاک کی خاک سونگھنے کا شرف حاصل کیا۔ اگر وہ زمانہ دراز تک خوشبو نہ سونگھے تو حرج نہیں۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّھَا صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا۔

مجھ پر ایسی مصیبتیں پڑیں کہ اگر وہ دنوں پر پڑتیں تو وہ غم کے مارے رات ہو جاتے۔

حضرت نابعہ صحابی رضی اللہ عنہ کا مشہور شعر جو استمداد کے متعلق ہے اس کو بھی یہاں ذکر کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ فرماتے ہیں: فَیَا قَبْرَ النَّبِیِّ وَصَاحِبَیْہِ اَلَا یَا غَوْثَنَا لَا تُسْمِعُوْنَا۔

(در کتاب استیعاب)

حضور پاک علیہ السلام کی خدمت میں ایک نابینا حاضر ہوئے اور بینائی کے لئے طالب دعا ہوئے تو آپ نے بعد نماز ذیل کی دعا تلقین فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ۔ (حصن حصین شریف)

الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیرے طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد علیہ السلام کے وسیلہ سے جو نبی الرحمۃ ہیں یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی

Marfat.com

طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تا کہ میری حاجت روا ہو۔ الٰہی انہیں میرا شفیع کر ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

صاحب حصن حصین نے بصیغہ حاضر بھی نقل فرمایا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ میری حاجت روا فرمائیں۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے یہی دعا حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک حاجت مند کو تعلیم دی جس کے پورے الفاظ یہ ہیں:

اِيتِ الْمِيضَاةَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ اِيتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ تُقْضٰی حَاجَتِیْ وَتَذْكُرُ حَاجَتَکَ وَرُحْ اِلَیَّ حَتّٰی اَرُوْحَ مَعَکَ۔الخ

وضو کی جگہ جا کر وضو کر پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ پھر یوں دعا کر الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے ذریعہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ میں حضور کے وسیلہ سے میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیے اور اپنی حاجت کا ذکر کرو۔ شام کو پھر آنا میرے پاس کہ میں تمہارے ساتھ چلوں۔ الخ

صاحب حصن حصین رحمۃ اللہ علیہ نے اس دعا کے متعلق یہ بھی فرمایا:

مَنْ كَانَتْ لَهٗ ضَرُوْرَةٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ۔

یعنی جب کسی شخص کو خاص ضرورت پیش آ جائے تو اچھا وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے پھر اس دعا کو پڑھ کر دعا مانگے۔

حضور پاک ﷺ رزق میں برکت دیتے ہیں

سرکار عالم ﷺ کی قوت و طاقت کا عالم تو یہ ہے کہ آپ نے صرف رزق ہی میں برکت

Marfat.com

نہیں دی بلکہ آسمان وزمین پر خدا کے حکم وفضل سے اپنا تسلط فرمایا۔ ان حقائق کے لئے آیات قرآنیہ بالتفصیل شہادت دے رہی ہیں۔ یہاں پر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جسے مسند نے نقل کیا ہے اور وہ ارشاد جو حضور ﷺ نے مدینہ والوں سے فرمایا تھا نقل کرتے ہیں:

اِصْبِرُوْا وَابْشِرُوْا فَاِنِّی قَدْ بَارَکْتُ عَلٰی صَاعِکُمْ وَمُدِّکُمْ۔

صبر کرو اور شاد ہو بیشک میں نے تمہارے رزق کے پیمانوں میں برکت دے دی ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اہم ارشاد

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے فارق حق و باطل ایک دن حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو گود میں لے کر فرماتے ہیں:

هَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلٰی رُءُوْسِنَا اِلَّا اَبُوْکَ۔

ہمارے سر پر بال کس نے اگائے تمہارے ہی باپ ﷺ کے اگائے ہوئے ہیں یعنی جو کچھ عزت ملی وہ سب حضور کی عطا سے۔

یارسول اللہ ﷺ کہنا

مذکورہ بالا احادیث نبویہ اقوال واعمال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ امر بخوبی ثابت و واضح ہو گیا کہ سرکار ابدقرار روحی لہ الفدا ﷺ کو اپنی مصیبت و تکلیف میں قریب و بعید سے پکارنا آپ کو اپنا شفیع و وسیلہ بنانا یارسول اللہ ﷺ یا نبی اللہ ﷺ کہہ کر مخاطب کرنا ہر طرح صحیح ہے اسی طرح مزار مبارک سے استفادہ کرنا بھی درست اور معمولات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مطابق ہے۔

عبدالنبی، عبدالرسول نام رکھنا

بعض حضرات اس قسم کے ناموں پر معترض ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم یہاں مختصراً اس بحث کو بھی درج کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ابوحذیفہ اسحٰق بن بشر نے مختلف روایت سے

Marfat.com

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خطبہ مبارکہ کے حسب ذیل الفاظ نقل کئے ہیں:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تُؤْنِسُوْنَ مِنِّىْ شِدَّةً وَغِلْظَةً وَذٰلِكَ اَنِّىْ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكُنْتُ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ.

اے لوگو میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا حضور کا بندہ اور حضور کا خادم ہوں۔ (ازالۃ الخفاء)

مسئلہ علم غیب

حضرات اہل سنت کا یہ عقیدۂ حقہ ہر طرح صحیح اور ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو اپنے فضل اور کرم سے علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنَ عطا فرمایا اور ایسی کوئی شے نہ تھی جس پر آپ کی نگاہ نہ پہنچتی ہو۔ اس مسئلہ میں جن لوگوں نے لغزش کھائی وہ علم ذاتی اور وہبی کے باعث حضرات اہل سنت کے نزدیک اللہ تبارک وتعالیٰ کے علم عطا فرما دینے سے آپ کو گزشتہ، موجودہ، آئندہ کا علم حاصل تھا اور یہ سب وسعت علم خدا کا عطیہ ہے۔ یہاں مختصراً چند ضروری سطور اصول کے درج کی جاتی ہیں:

1۔ ایک علم غیب بالذات ہے جو تمام کلیات و جزئیات ممکن الوجود اور غیر ممکن الوجود کو حاوی ہے۔

2۔ دوسرے علم غیب بالعرض وہبی جو اللہ کے اعلام اور سکھانے سے حاصل ہو یہی علم انبیائے کرام کا ہے اور بعض خواص اولیاء اللہ کو حضور پاک کے فیض و عطا سے حاصل ہوا۔

خدا کا علم بالذات اور خود بخود ہے اور حضرات انبیائے کرام کا عطائے الٰہی کے ساتھ اور یہ علم تمام عالم انسانیت کے احوال گزشتہ و موجودہ، آئندہ پر محیط ہو کر خدا کے علم کے بعد تمام انسانوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ اعلیٰ جس میں کوئی انسان شریک نہیں یوں سمجھو کہ خدا کے علم کے مقابلہ میں دریا کا ایک قطرہ اور تمام انسانوں کے مقابلہ میں ایک دریا۔

Marfat.com

خدا نے جس طرح آپ پر دوسری نعمتوں کو ختم کر دیا اور آپ اپنی ہر صفت میں لاشریک اسی طرح آپ کا علم غیب اتنا وسیع تھا کہ جمیع انبیائے عالم اور گزشتہ و آئندہ کی باتیں آپ کے سامنے اس طرح تھیں جیسے کف دست۔ حضور ﷺ کے اس علم پر آیات قرآنی اور احادیث نبوی شاہد ہیں۔ بعض آیات میں جس غیب کا اختصاص اپنے لئے فرمایا وہاں اس غیب سے علم بالذات مراد ہے غیب بالعرض نہیں۔

علم غیب اور قرآن مجید

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

(جن: ۲۶)

خدا عالم الغیب ہے کسی پر اپنے غیب ظاہر نہیں کرتا مگر جس کو رسولوں میں سے منتخب کرے۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۪ (آل عمران: ۱۷۹)

اللہ یوں نہیں کہ مطلع کر دے تم کو غیب پر لیکن اللہ تعالیٰ منتخب کر لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے (اسے غیب پر مطلع کر دیتا ہے)

وَ مَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ (التکویر: ۲۴)

نہیں ہے وہ غیب پر بخیل۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (الاحزاب: ۴۵)

اے نبی ہم نے تم کو گواہ بنایا (یعنی آپ قیامت میں امتوں کے اعمال و افعال پر گواہ ہوں گے گواہی وہی دیتا ہے جس نے واقعات کا مشاہدہ کیا ہو۔ یہ آیت بھی علم غیب پر دلالت کرتی ہے۔ (مؤلف)

Marfat.com

حضور علیہ ﷺ کو قرآن کریم کا علم تھا اور قرآن کریم میں سب کچھ موجود ہے

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝٥٣ (قمر: ۵۳)

قرآن کریم میں چھوٹی بڑی سب چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ فِىٓ إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝١٢ (یٰسین: ۱۲)

ہر چیز کو ہم نے امام مبین میں جمع کر دیا۔

وَلَا حَبَّةٍ فِى ظُلُمَٰتِ ٱلْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ۝٥٩

(انعام: ۵۹)

کوئی دانہ کوئی پتہ کوئی خشک و تر دنیا کا ایسا نہیں جو کتاب مبین میں نہ ہو۔

مَّا فَرَّطْنَا فِى ٱلْكِتَٰبِ مِن شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝٣٨

(انعام: ۳۸)

ہم نے قرآن میں کچھ نہیں چھوڑا سب کچھ لکھ دیا ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ تِبْيَٰنًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (نحل: ۸۹)

ہم نے تم پر کتاب اتاری جو بیان ہے ہر شے کا۔

مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْعَالَمِ اِلَّا وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔

یعنی دنیا میں کوئی چیز نہیں جو کتاب اللہ میں درج نہ ہو۔ (صاحب اتقان کا قول)

صاحب تفسیر عرائس البیان مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

اِلٰى مَا اَخَّرْنَا فِي الْكِتٰبِ ذِكْرَ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لٰكِنْ لَايَبْصُرُ ذِكْرَهٗ فِي الْكِتٰبِ اِلَّا الْمُؤَيَّدُوْنَ بِاَنْوَارِ الْمَعْرِفَةِ۔

یعنی ہم نے قرآن میں کسی ایک کا بھی مخلوق میں سے ذکر باقی نہ رکھا۔ سب کچھ بیان کر دیا لیکن اس ذکر کو صاحبان باطن جن کو نور معرفت حاصل ہو وہ ہی معلوم کرتے ہیں۔

یہی صاحب تفسیر ونزلنا علیک الکتٰب کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَهُوَ كِتَابُهُ الْمَصُوْنُ وَخِطَابُهُ الْمَصُوْنُ يُخْبِرُ عَمَّا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ مِنْ كُلِّ حَدِّوَ كُلِّ عِلْمٍ۔

یعنی قرآن شریف خدا کی وہ پوشیدہ کتاب اور محفوظ حکم ہے جو ایسے امور سے جو ہو چکے اور جو ہوں گے خبر دیتا ہے۔

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ (نساء:۱۱۳)

سکھایا تم کو (یا محمد) جو تمہیں علم نہ تھا اور تم پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

صاحب تفسیر کبیر اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاَطْلَعَکَ عَلٰی اَسْرَارِهِمَا وَاَوْقَفَکَ عَلٰی حَقَائِقِهِمَا۔

یعنی اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی اور ان کے حقائق واسراز پر تم کو واقف کر دیا۔ (جلد نمبر ۶، ص ۴۰)

صاحب تفسیر مدارک اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مِنْ اُمُوْرِ الدِّيْنِ وَالشَّرَائِعِ اَوْ مِنْ خَفِيَّاتِ الْاُمُوْرِ وَضَمَائِرِ الْقُلُوْبِ۔

یعنی حضور پاک کو علاوہ عالم امور شریعت ہونے کے تمام پوشیدہ امور کا عالم اور دلوں کے بھیدوں کا واقف بنا دیا۔

آیات مذکورہ بالا اور ان کی تفاسیر سے یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ قرآن پاک جملہ امور غیبیہ کا حامل ہے اور حضور انور ﷺ اس کے خزائن مخفی سے کاملاً واقف، بادیٔ النظر میں سمجھا جا سکتا ہے کہ قرآن کا علم تو غیر نبی اور دوسرے امتیوں کو بھی ہے اس کے متعلق قرآن کریم نے خود فرمایا:

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۵﴾ (بنی اسرائیل:۸۵)

یعنی اے لوگو علم سے تم کو تھوڑا سا حصہ عنایت ہوا ہے۔

اور حضور ﷺ کے علم قرآن کے متعلق ارشاد ہوا:

Marfat.com

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ (رحمٰن:۱)

رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی۔

پس دوسروں کا علم حضور کے علم قرآن کے ہرگز مساوی نہیں ہوسکتا۔ قرآن کریم میں بہت سے ایسے مضامین وآیات وحروف موجود ہیں جس کا علم سوائے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے کسی بڑے سے بڑے مقرب کو بھی نہیں۔ اِلّا یہ کہ خدا جس پر روشن فرمادے۔

نفی علم غیب کی مغالطہ دہ بحث اور اس کا دفعیہ

مانعین آیات ذیل سے سند لاتے ہیں:

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (انعام:۵۰)

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خزائن خدا ہیں اور میں غیب جانتا ہوں۔

صاحب تفسیر خازن اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

وَاِنَّمَا نَفٰى عَنْ نَّفْسِهِ الشَّرِيْفَةِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ تَوَاضُعًا لِّلّٰهِ تَعَالٰى وَاعْتِرَافًا بِالْعُبُوْدِيَّةِ.

یعنی حضور انور ﷺ نے ان اشیاء کی اپنی ذات میں موجود ہونے کی صرف اس لئے نفی فرمائی کہ آپ کو بارگاہ خداوندی میں تواضع مقصود تھی اور اپنی عبودیت کا اقرار واعتراف۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ (نمل:۶۵)

یعنی کہو اے محمد ﷺ کہ نہیں جانتا کوئی جو آسمانوں اور زمین میں ہے غیب کی بات کو مگر اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اس آیت میں علم ذاتی کی نفی ہے اور یہ مطلب کہ خود بخود نہیں جانتے، یہ مطلب ہرگز نہیں کہ بتانے سے بھی نہیں جان سکتے۔ چنانچہ اس کی تصدیق روض النضیر شرح جامع صغیر سے حسب ذیل الفاظ میں ہوتی ہے:

Marfat.com

اَمَّا قَوْلُہٗ لَایَعْلَمُہٗ فَمُفَسَّرٌ بِاَنَّہٗ لَا یَعْلَمُھَا اَحَدٌ بِذَاتِہٖ وَمِنْ ذَاتِیْ اِلَّا ھُوَ۔

لیکن اللہ کا قول کہ نہیں جانتے اس سے علم ذاتی کی نفی ہے نہ کہ علم وہبی کی۔

اسی طرح امام نووی امام ابن حجر وغیرہم نے اس آیت کی بحث میں فرمایا کہ نفی علم ذاتی کی ہے اور جو تعلیم الٰہی سے ہو اس کی نہیں بلکہ ایسا علم انبیاء اور اولیاء اللہ کو حاصل ہے۔ اسی طرح جس قدر بھی اور آیات نفی علم غیب کی ہیں ان کا یہی مطلب ہے کہ غیب بے واسطہ سوائے خدا کے کسی کو نہیں لیکن بالواسطہ علم غیب ثابت ہے اور اسی علم غیب کو اہل سنت حضور اکرم ﷺ کے لئے مانتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَکْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ (لقمان: ۳۴)

بیشک اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کی خبر اور نازل کرتا ہے بارش اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے (لڑکا، لڑکی) اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کیا کمائی کرے گا کل اور نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی سب جانتا اور خبردار ہے۔

مغیبات خمسہ

یعنی وہ پانچ باتیں جن کا اوپر کی آیت شریفہ میں ذکر ہوا منکرین علم غیب ہر موقع پر نمایاں طریقے سے پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ علمائے محققین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کو ان پانچوں باتوں کا بھی علم عطا فرما دیا چنانچہ علامہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں:

وَلَمْ یَخْرُجْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بَعْدَ اَنْ اَعْلَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھٰذِہِ الْاُمُوْرِ الْخَمْسَۃِ۔

یعنی حضور پاک ﷺ نے دنیا سے رحلت نہ فرمائی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو

Marfat.com

مغیبات خمسہ کا علم عطا فرما دیا۔

اسی طرح صاحب کتاب الابریز میں تحریر فرماتے ہیں:

قُلْتُ لِلشَّيْخِ فَاِنَّ عُلَمَاءَ الظَّاهِرِمِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَغَيْرِهِمْ اِخْتَلَفُوْا فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْآيَةَ فَقَالَ كَيْفَ يَخْفٰى اَمْرُ الْخَمْسِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْوَاحِدُ مِنْ اَهْلِ التَّصَرُّفِ مِنْ اُمَّتِهِ الشَّرِيْفَةِ لَا يُمْكِنُهُ التَّصَرُّفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْخَمْسِ۔ (ص ۲۸۳)

یعنی میں نے اپنے شیخ عبدالعزیز عارف سے عرض کیا کہ علمائے ظاہر یعنی محدثین وغیرہ سے اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا حضور کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا جن میں آیت وارد ہوئی تو شیخ نے جواب دیا کہ ان پانچ باتوں کا علم حضور پر کس طرح مخفی رہ سکتا ہے جب کہ ایک صاحب تصرف امتی کو بغیر ان پانچوں علموں کے تصرف ممکن نہیں۔

آیت مذکورہ میں جن پانچ باتوں کا ذکر ہے اگر کتب احادیث پر عمیق نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو ان پانچوں باتوں کا علم ہو گیا تھا چنانچہ ترمذی شریف کی طویل حدیث جس میں فتنہ یاجوج و ماجوج کا ذکر ہے آپ ﷺ نے مینہ برسنے کی خبر دی۔ اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت امام مہدی اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم کی ولادت کی جس کے الفاظ یہ ہیں: تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكَ۔ کل کیا ہوگا اس کی بھی آپ نے خبر دی چنانچہ فتح خیبر کے موقع پر فرمایا: کل ایسے شخص کو میں جھنڈا عطا کروں گا جس کے ہاتھ پر خدا فتح دے گا۔ کس کی موت کہاں ہوگی اس کا بھی آپ ﷺ کو علم تھا۔ چنانچہ آپ نے غزوۂ بدر کے موقع پر کفار کے بڑے بڑے سرداروں کے قتل ہونے کی جگہ کی نشاندہی فرما دی۔ قیامت کے متعلق بھی حضور ﷺ نے ارشادات فرمائے۔

Marfat.com

ہم نے ان سطور میں پانچوں باتوں کے متعلق واقعات کی طرف اشارہ کر دیا اگر کتاب کی ضخامت کا خوف نہ ہوتا تو مغیبات خمسہ سے متعلق ہر واقعہ تفصیلی الفاظ کے ساتھ درج کر دیتے جسے مفصلاً الفاظ حدیث دیکھنا ہوں وہ تمامی کتب احادیث میں ان واقعات کی تفصیل مطالعہ کرے۔

علم غیب اور احادیث

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔ (رواہ البخاری)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ السلام نے ہماری مجلس میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں اور دوزخیوں کی اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہونے تک کی خبر دی یاد رکھا اسے جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَخْطَبِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّھْرُ فَنَزَلَ۔ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالَ اَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نماز پڑھائی ہم کو حضور علیہ السلام نے ایک دن فجر کی اور منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کا وقت آ گیا تو آپ اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ گیا پھر آپ اترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا یہاں

Marfat.com

تک کہ آفتاب غروب ہو گیا پس خبر دی ہم کو قیامت تک ہونے والی باتوں کی جو ہم میں سے زیادہ دانا ہے وہ اس دن کو بہت یاد رکھنے والا ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِیْ هٰٓؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَیَکُوْنُ مِنْهُ الشَّیْئُ قَدْ نَسِیْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْکُرُهٗ کَمَا یَذْکُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَارَاٰهُ عَرَفَهٗ۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے یعنی خطبہ دیا اور خبر دی ان فتنوں کی جو ظاہر ہوں گے نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونے والی تھی قیامت تک مگر بیان فرما دیا اس کو یاد رکھا اسے جس نے یاد رکھا اور بھول گیا اسے جو بھول گیا یعنی بعضوں نے یاد رکھا اور بعض بھول گئے کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جانا ہے اس قصہ کو میرے یاروں نے جو صحابہ میں سے موجود تھے اور بعض نہیں جانتے مفصلاً اس لئے کہ واقع ہوا ہے نسیان اور میں بھی ان میں سے ہوں اور جب کوئی چیز آپ کی بتائی ہوئی سامنے آتی ہے تو میں یاد کر لیتا ہوں اسے جیسے کہ یاد دلاتا ہے چہرہ کسی شخص کا جبکہ وہ غائب ہوتا ہے اور جب اسے دیکھ لیتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فَبِمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (رواہ الدارمی مرسلاً۔ مشکوٰۃ باب المساجد ص ۷۰)

Marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے خدا کو اچھی صورت میں دیکھا خدا نے فرمایا فرشتے کس بات میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے عرض کیا تو ہی خوب جانتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے خدا نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس سے میں نے اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان فیض کی سردی پائی پس میں نے جان لیا جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔

طبرانی میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّا ذَكَرَلَنَا مِنْهُ عِلْمًا۔

یعنی حضور پاک ﷺ نے اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو کو ہلائے مگر حضرت نے ہم سے اس کا بھی بیان فرمادیا۔

واقعہ بدر کے موقع پر حضور ﷺ نے ہر ایک کی وفات ومقام شہادت بتاتے ہوئے فرمایا:

هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَمَامَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں صحابی کے گرنے اور شہید ہونے کی جگہ ہے اور دست مبارک کو جگہ جگہ رکھ کر بتادیا۔ کوئی شخص بھی اصحاب بدر میں ایسا نہ تھا جو حضور ﷺ کے ارشاد کے علاوہ دوسری جگہ شہید ہوا ہو۔

علامہ قسطلانی مواہب میں بروایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حدیث ذیل نقل فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔

(انتہی مواہب الدنیہ جلد ۲، ص ۱۹۲)

Marfat.com

یعنی خدا نے تمام دنیا کو میرے سامنے کیا ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں جو کچھ کہ اس میں ہے اور جو اس میں ہوگا قیامت تک اور دنیا کے تمام اطراف و جوانب میرے سامنے اس طرح ہیں جیسے ہاتھ کی یہ میری ہتھیلی۔

عینی شرح بخاری میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے قصیدہ پیش کرنے کی روایت ہے جس کا ایک شعر یہ بھی ہے:

وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ مَامُوْرٌ عَلٰى كُلِّ غَائِبٍ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہر غیب کے امر پر مامور ہیں۔

ان اشعار کو سن کر حضور ﷺ نے تبسم فرمایا اور محظوظ ہوئے۔ مقام غور ہے کہ جو ذات شریفہ حجت الٰہی ہو کیا یہ ممکن تھا کہ آپ کے سامنے کوئی غلط بات کہی جائے اور آپ خوش ہو جائیں اور اپنے خادم کو اس سے منع نہ فرمائیں۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عام و خاص طور پر حضور ﷺ کو عالم غیب جانتے تھے یہی سبب تھا کہ مالک بن عوف نے جو اشعار پڑھے ان میں سے ایک مصرعہ یہ بھی تھا:

وَمَتٰى تَشَأْ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِيْ غَدٍ

غرض محدثین و متقدمین علمائے کرام کے نزدیک حضور ﷺ عالم غیب تھے اور یہ مسئلہ ہر طرح مدلل ہو کر ثابت ہو چکا ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب اور علم غیب

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ میں:

وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ مطلع است بہ نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ الی ان قال در روایات آمدہ ہر نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع می سازند کہ فلانے چناں می کنند و فلانے چناں تا روز قیامت ادائے شہادت تواں کرد انتہی۔"

Marfat.com

علامہ قسطلانی و زرقانی نے سعید بن میسب سے نقل کیا ہے:

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ اِلَّا وَتُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَالُ اُمَّةٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً فَيَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ وَاَعْمَالِهِمْ فَلِذٰلِکَ يَشْهَدُ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مواہب الدنیہ جلد ۲، ص ۳۸۷)

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں ہے کوئی دن مگر یہ کہ پیش کئے جاتے ہیں نبی علیہ السلام کی خدمت میں امت کے اعمال صبح وشام پس پہچانتے ہیں آپ امتیوں کو ان کی علامت ونشان سے اوران کے اعمال سے پس اسی سبب سے آپ گواہی دیں گے قیامت کے دن اپنے امتیوں کی۔

قصیدہ بردہ شریف میں ہے:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ... وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

دنیا وعقبیٰ ہوئے احسان سے تیرے پدید ... مجتمع ہے دل میں تیرے دانش لوح وقلم

حضور علیہ السلام کے خدام کا علم

جس طرح خداوند برتر کے فضل وکرم سے حضور اکرم علیہ السلام عالم ما کان وما یکون تھے۔ حضور علیہ السلام کے صدقہ اور جود وسخا کی بارشوں اور فیضان روح پاک سے حضرات اولیاء اللہ کو بھی وہ علوم عطا ہوئے جن میں عام انسان اور اولیاء اللہ برابر نہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

قَالَ الْقَاضِيْ النُّفُوْسُ الزَّكِيَّةُ الْقُدْسِيَّةُ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِيَّةِ خَرَجَتْ وَاتَّصَلَتْ بِالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى وَلَمْ يَنْبَقِ لَهَا حِجَابٌ فَتَرَى الْكُلَّ كَالْمُشَاهِدِ بِنَفْسِهَا اَوْ بِاِخْبَارِ الْمُلْكِ لَهَا وَفِيْهِ سِرٌّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِ مَنْ تَيَسَّرَ لَهٗ اِنْتَهٰى۔

فرمایا قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے پاک نفوس جب علائق بدنیہ سے جدا ہوتے

Marfat.com

ہیں اور ملاء اعلیٰ سے جا کر مل جاتے ہیں اور کوئی حجاب ان کے لئے باقی نہیں رہتا پس تمام مخلوق کا ویسے ہی مشاہدہ کرتے ہیں جیسے اپنے نفس کا کرتے ہیں اور اس راز پر وہی واقف ہوتے ہیں جن کے لئے خدا کی طرف سے آسانی پیدا کردی جائے۔

اولیائے کاملین میں سرتاج اولیاء حضرت سیدنا دستگیر عالم حضور غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کو جو مقام ولایت عطا ہوا اس میں علوم مخفیہ بھی شامل ہیں چنانچہ خود فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا   کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَال

میں نے خدا کے تمام شہروں کی طرف دیکھا   تو وہ سب مل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے

غرض اولیائے کاملین فیض رسالت نبویہ سے تمام علوم مخفیہ سے مطلع تھے۔

ذکر ولادت نبویہ

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِهٖ   یَاطَیِّبَ مُبْتَدَاٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمٖ

دھوم سے مولد کے اس کے ہے عیاں پاکی اصل   کیا ہی اچھا خاتمہ تھا اور کیا ہی اچھا ہے جنم

(قصیدہ بردہ شریف)

حضور اکرم ﷺ کی بعثت شریفہ اور آپ کا ظہور قدسیہ عالم انسانیت میں خدا کی وہ عظیم الشان نعمت و رحمت ہے جس پر اظہار سرور کرنا لازم اور صحت ایمانی کی دلیل ہے کائنات عالم میں آپ کا مرتبہ سب سے افضل و برتر ہے یہی وہ ذات شریفہ ہے جس کے تذکرے صحیفوں میں موجود تھے۔ انبیاء کی مقدس زبانوں پر آپ کے ظہور کے ترانے تھے اور آپ کی بعثت کی دعائیں ان کی اہم ترین دعائیں تھیں۔ یہی وہ شخصیت تھی جس کے لئے رب العزت نے انبیاء و مرسلین سے عہد و میثاق لیا اور جس کی رسالت کی ذات احدیت نے خود شہادت دی بلاشبہ تمام اذکار میں حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر کرنا افضل ترین ذکر ہے۔ جشن ولادت نبویہ ہی وہ جشن ہے جس پر ہزاروں عیدیں قربان۔ خدا کے نزدیک بھی آپ ﷺ کی بعثت پاک اہمیت رکھتی ہے۔

Marfat.com

یہی سبب ہے کہ قرآن حکیم میں جگہ جگہ آپ ﷺ کی آمد کے تذکرے پائے جاتے ہیں۔ پس جمہور علمائے کرام کے نزدیک حضور ﷺ کی تشریف آوری کی تاریخ پر جشن ولادت مقرر کرنا، اس کے لئے اہتمام کرنا ہر طرح صحیح ہے۔ بارہویں شریف کے علاوہ سال بھر میں جو مجالس ذکر ولادت منعقد ہوتی ہیں وہ باعث اجر اور علامت ایمان ومحبت ہیں۔ حضور ﷺ کے ذکر ولادت کو جشن عید میلاد النبی کے نام سے کرنے کی جو مخالفت کرتے ہیں۔ وہ بلاشبہ حضور ﷺ کی عزت ووقار اور شان کمال رسالت نبویہ کے منکر ہیں افسوس ہے کہ جشن میلاد نبویہ کے مدمقابل سیرت کے نام سے اجتماع کئے جائیں لیکن جب ذکر ولادت نبویہ کیا جائے تو اس سے دور بھاگا جائے۔ ہزاروں مسلمان شریک ہو کر ادب واحترام کریں اور یہ متبعین حدیث وتقلید بیٹھے رہیں۔

حضور ﷺ کی تشریف آوری اور قرآن پاک

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (آل عمران:۱۶۴)

تحقیق احسان کیا خدا نے مسلمانوں پر کہ ان میں اپنا رسول بھیج دیا۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ (مائدہ:۱۵)

بیشک آ گیا تمہارے پاس خدا کا نور۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ (احزاب:۴۵)

اے نبی ہم نے تم کو بھیج دیا۔

حضور ﷺ کے ذکر کی رفعت وبلندی اور اظہار شکر ومسرت

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح:۴)

ہم نے تمہارا ذکر بلند کیا۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (یونس:۵۸)

کہہ دو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی کریں۔

وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (نحل:۱۱۴)

خدا کی نعمت پر شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

Marfat.com

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (والضحیٰ:۱۱)

اپنے خدا کی نعمت کا چرچا کیا کرو۔

وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ (ابراہیم:۵)

ان کو ہمارے دن یاد دلاؤ۔

اس آیت کی تفسیر میں صاحب روح البیان فرماتے ہیں:

اَیْ ذَكِّرْهُمْ نَعْمَائِیْ لِیُؤْمِنُوْا۔

یعنی میری نعمت یاد دلاؤ تا کہ ایمان لائیں۔

حضور پاک ﷺ کے لئے انبیاء کی دعائیں

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (بقرہ:۱۲۹)

اے ہمارے رب! ان میں رسول مبعوث فرما۔

وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (صف:۶)

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا جو میرے ہاتھ میں ہے اور بشارت دینے والا ہوں اس کی کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

آیات مذکورہ بالا میں حضرت ختم مرتبت روحی لہ الفدا کی آمد اور حضور ﷺ کے ذکر کی بلندیوں اور زینت الٰہی کے باقی رکھنے اور خدا کی نعمت وفضل پر اظہار شکر کی تلقین کے عنوانات پر خدا کے فرامین صاف وصریح الفاظ میں آگئے جن پر غور وفکر کرنے والا اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ حضور ﷺ کا ذکر ولادت شریفہ احکام خداوندی کے کس حد تک موافق ہے۔ ذکر ولادت شریفہ کا مقصد حضور ﷺ کی توقیر وعظمت کو مسلمانوں کے دل ودماغ میں بٹھانا اور اس عظیم الشان وجود باجود کی حیات شریفہ کو ادب واحترام کے ساتھ پیش کرنا ہے۔ کثرت درود وصلوٰۃ وسلام کا

Marfat.com

اس لئے حکم دیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ خیر و برکت نصیب ہو۔ پس ایسی مجالس خیر کو بدعت سیئہ وغیرہ ٹھہرانا عداوت اور عدم محبت رسول کی عریاں دلیل ہے۔ اب ہم ذیل میں احادیث شریفہ اور اکابر متقدمین کے اقوال درج کرتے ہیں تا کہ مسئلہ کا ہر پہلو واضح ہو جائے:

قَالَ فِي التَّنْوِيرِ (حافظ جلال الدین سیوطی)

کہا تنویر میں حافظ جلال الدین سیوطی نے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِهِ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَيَحْمَدُوْنَ اِذْ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِي۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ اپنے مکان میں قوم کے سامنے حالات ولادت باسعادت بیان فرما رہے تھے اور قوم حضور ﷺ کی ولادت پر مسرت کر رہی تھی اور حمد کرتی تھی کہ اچانک حضور انور ﷺ کا گزر ہوا آپ نے فرمایا تمہاری شفاعت مجھ پر واجب ہوئی۔

فِي التَّنْوِيرِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِيِّ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهِ لِاَبْنَائِهِ وَعَشِيْرَتِهِ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ عَلَيْكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

تنویر میں ہے حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پاک ﷺ کے ہمراہ عامر انصاری کے یہاں گیا وہ اپنے بیٹوں کو وقائع ولادت نبویہ سکھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے یہ دن ہے ولادت خیر البشر کا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: خدا نے تیرے اوپر رحمت کے دروازے کھول دیئے اور ملائکہ تیرے لئے استغفار کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضور علیہ السلام کی زبان مقدس سے ذکر ولادت

مشکوٰۃ شریف میں بروایت احمد و بغوی ہے:

سَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَأَتْ حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَھَا نُوْرٌ اَضَاءَلَھَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔

میں اب تمہیں بتاؤں گا کہ میری ابتدا کیا ہے ابراہیم کی دعا، عیسیٰ کی بشارت اور میری ماں کا خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا۔ میری پیدائش کے وقت ایک نور میری والدہ کے لئے ظاہر ہوا جس سے شام کے محل ان کے سامنے روشن ہو گئے۔

اس حدیث پاک سے ظاہر ہو گیا کہ خود حضور پاک علیہ السلام نے شب ولادت کے واقعات بیان فرمائے جن کو حضرات اہل سنت مجالس میلاد کے وقت پڑھتے ہیں۔

حاکم وطبرانی نے روایت کیا ہے کہ جب حضور پاک علیہ السلام غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے مسجد میں داخل ہوئے اور مجلس عام میں تشریف فرما ہوئے جیسا کہ کعب بن مالک نے صحیح میں روایت کیا پھر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی آپ نے دعائے خیر دیتے ہوئے انہیں اجازت مرحمت فرمائی انہوں نے حسب ذیل اشعار پڑھے:

مِنْ قَبْلِھَا اَنْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یَخْصِفُ الْوَرَقُ۔

آپ قبل ولادت شریفہ ایک عمدہ حالت سے صلب آدم میں تھے۔ جہاں پیوند لگائے جاتے تھے پتے جنت میں۔

ثُمَّ ھَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَۃٌ وَلَا عَلَقٌ۔

پھر اترے آپ زمین پر یعنی صلب آدم میں آدم کے ساتھ نہ اس وقت آپ بشر تھے

Marfat.com

نہ ٹکڑا خون کا نہ جما ہوا خون۔

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْکَبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ اَلْجَمَ نَسْرًا وَ اَهْلَهُ الْغَرَقُ۔

بلکہ صلب سام بن نوح میں آپ ایک نطفہ تھے سوار کشتی میں اس حال میں کہ ڈبو دیا بت نسرا اور اس کے پوجنے والوں کو طوفان نے غرق کر دیا۔

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحِمٍ اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَاَ طَبَقٌ۔

آپ منتقل ہوتے رہے ایک پشت سے ایک رحم میں جب گزر چکا ایک عالم ظاہر ہوا دوسرا طبقہ۔

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِیْلِ مُکْتَتِمًا فِیْ صُلْبِهٖ اَنْتَ کَیْفَ یَحْتَرِقُ۔

آپ نازل ہوئے آتش خلیل میں، صلب خلیل میں چھپے ہوئے پھر وہ کس طرح جلتے۔

حَتّٰی احْتَوٰی بَیْتُکَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ خِنْدِفٍ عُلْیَاءَ تَحْتَهَا الطَّبَقُ۔

آپ منتقل ہوتے رہے اصلاب کریمہ میں یہاں تک کہ شامل ہوا آپ کا شرف اولاد خندف میں جو بلند نسب ہے کہ جس میں اور طبقات تھے۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَاَضَاءَ تْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ۔

جب آپ پیدا ہوئے زمین چمک گئی اور اطراف روشن ہو گئے۔

فَنَحْنُ فِیْ ذٰلِکَ الضِّیَاءِ وَفِی النُّوْرِ وَالسُّبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

اور اب ہم اسی روشنی و نور میں ہیں اور ہدایت کے رستوں پر چل رہے ہیں۔

ان اشعار شریفہ کے ہر شعر میں جس نوعیت سے ذکر ولادت پڑھا گیا وہ بلا کسی تشریح کے ظاہر کر رہا ہے کہ ولادت شریفہ کے حوادث و غرائب بیان کرنا حضور علیہ السلام کے زمانہ حیات سے چلا آ رہا ہے اور پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کی مجلس میں اشعار پڑھ کر واقعات کا سلسلہ بسلسلہ بیان کرنا ہمارے قدیم معمول کا بہترین ثبوت ہے۔

Marfat.com

تعین یوم کی اصل

اس سلسلہ میں ایک بحث تعین کی اٹھائی جاتی ہے کہ بارہویں شریف کی قید سے ذکر ولادت شریفہ منعقد کرنا صحیح نہیں ہے۔

صحیح احادیث سے تعین یوم کرنا ثابت ہے۔ بخاری شریف میں ہے:

جَاءَتْ اِمْرَءَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِکَ فَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ نَّفْسِکَ یَوْمًا نَاتِیْکَ فِیْہِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَکَ اللّٰہُ فَقَالَ اِجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ کَذَا وَکَذَا فِیْ مَکَانِ کَذَا وَکَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاھُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُعَلِّمُھُنَّ مِمَّا عَلَّمَہُ اللّٰہُ۔

یعنی ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مرد تو آپ کی حدیث سماعت کرنے کے لئے چلے آتے ہمارے لئے بھی ایک دن حدیث بیان کرنے کے لئے مقرر فرما دیجئے جس میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہمیں تعلیم فرمائیں چنانچہ آپ نے دن مقرر فرمایا عورتیں مجتمع ہوئیں اور آپ نے انہیں تعلیم دی۔

صحابہ کی طرف سے مجالس کے لئے منادی

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مجالس شریفہ کے انعقاد سے قبل مدینہ طیبہ کی گلیوں میں جا کر اعلان فرماتے:

تَعَالَوْا نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا۔

اے لوگو آؤ ہم اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

اس تشہیر و اعلان کے بعد مجالس شریفہ منعقد ہوتیں۔ چنانچہ ترمذی شریف میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مروی ہے۔

Marfat.com

قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَادَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ آخَرُ مُوْسٰی كَلَّمَهٗ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰی كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ آخَرُ آدَمُ اِصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعُجْبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰی نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ ۔الخ

اصحاب رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے حضور پاک مکان سے نکلے اور جب ان سے قریب ہوئے تو سنا کہ وہ آپس میں ذکر کر رہے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا اور دوسرے کہہ رہے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم بنایا اور عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ و روح اللہ فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ پس یکایک حضور ﷺ تشریف لے آئے اس مجلس میں اور ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہارا کلام کرنا اور تعجب کرنا سنا، بیشک حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسیٰ نجی اللہ ایسے ہی تھے۔الیٰ آخر

مجالس میں منبر و مسند لگانے کا ثبوت

بعض افراد مجالس نبویہ کی آرائش و اہتمام اور مسند وغیرہ پر بھی نکتہ چینی کرتے ہیں۔خود حضور پاک ﷺ نے حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر بچھایا اور اپنی نعت پاک سماعت فرمائی اور اسی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُعَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُنَافِحُ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْفَاخَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ۔

حضرت بی بی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھتے وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور کی جانب سے مدافعت یا مفاخرت فرماتے۔ حضور ﷺ فرماتے بیشک اللہ تعالیٰ حسان کی مدد جبرئیل سے فرماتا ہے جب تک کہ وہ رسول خدا کی طرف سے مدافعت یا مفاخرت کرتا رہتا ہے۔

یوم ولادت کا روزہ

احادیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے دوشنبہ کے دن کا روزہ اس لئے مقرر فرمایا کہ اس دن آپ کی ولادت ہوئی چنانچہ مسلم شریف میں بروایت حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ؟ فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُ وَفِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ۔

یعنی حضور پاک ﷺ سے دوشنبہ کے روزہ کی وجہ دریافت کی گئی۔ آپ نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اور مجھ پر وحی اتری۔

خدا کی نعمت پر شکر کرنا محمود ہے

اوپر کے صفحات میں آیات شریفہ کی روشنی میں ہم نے ثابت کیا ہے کہ خدا کی نعمت پر شکر کرنے کی رب العزت تبارک وتعالیٰ نے تاکید فرمائی۔ حدیث میں ہے:

اَلتَّحَدُّثُ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ شُکْرٌ وَتَرْکُهٗ کُفْرٌ۔

اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا شکر ہے اور اس کا ترک کفر ہے۔

مجالس شریفہ کا مرتبہ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ذیل کی روایت فرمائی:

Marfat.com

لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔

(شعب الایمان ۵۳۰)

نہیں بیٹھتی کوئی قوم جو اللہ کا ذکر کرتی ہے مگر فرشتے اسے گھیرتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ نازل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس جماعت میں جو اس کے پاس ہے ان کا ذکر کرتا ہے۔

صحیحین میں حدیث مرفوع وارد ہے۔

یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے اس گمان کے پاس ہوں جو وہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو اگر وہ مجھے اکیلے میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر جماعت میں ذکر کرتا ہے تو میں ان سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

بخاری شریف میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَةً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ۔

بیشک اللہ کے کچھ فرشتے ہیں کہ راہوں میں گشت لگاتے ہیں اور اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں جب کسی قوم کو خدا کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے سے پکار کر کہتے ہیں اپنی حاجت کی طرف آؤ۔

مجالس میں نعت خوانی یا شعر و شاعری

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ان مجالس میں شعر گوئی ہوتی ہے اس لئے یہ محفل صحیح نہیں

Marfat.com

ہم اوپر کی احادیث میں حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نعت خوانی کا ذکر کر آئے ہیں اس لئے دوبارہ اس پر کچھ لکھنا مناسب نہیں۔ نعت نبویہ پڑھنا دراصل ایمان اور محبت رسول اکرم ﷺ کی دلیل ہے اور اس خصوص میں قرآن کریم نے آپ کی جس طرح نعت پڑھی وہ عدیم النظیر ہے۔ خدا نے آپ کے محامد میں ایسے الفاظ فرمائے کہ بعض جگہ آپ کے افعال کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔

اصحاب کبائر رضی اللہ عنہم کا نعتیہ کلام اور شعر گوئی

غزوۂ حنین میں حضور ﷺ نے بنی ہوازن کو قیدی بنایا سرداران قبیلہ اہل وعیال طلب کرنے پر حاضر ہوئے۔ زہیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَرَمٍ فَاِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَدَّخِرُ۔

یارسول اللہ ﷺ ہم پر احسان فرمایئے کیونکہ حضور ہی وہ مرد جامع شمائل ہیں جن سے ہم امید کریں اور ذخیرہ بنائیں۔

اُمْنُنْ عَلٰى بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ مُشَتَّتٌ شَمْلُهَا فِيْ دَهْرِهَا غِيَرُ۔

یارسول اللہ ﷺ احسان فرمایئے اس خاندان پر جس کی تقدیر آڑے آئی اس کی جماعت منتشر ہوگئی۔ اس کے زمانہ کی حالتیں بدل گئیں۔

اَبْقَتْ لَنَا الدَّهْرُ هَتَّافًا عَلٰى حَزَنٍ عَلٰى قُلُوْبِهِمُ الغَمَّاءُ وَالْغُمَرُ۔

یہ بدحالیاں ہم میں غم کے مرثیہ خواں باقی رکھیں گی جن کے دلوں پر رنج وغیظ حاوی ہوگا۔

اِنْ لَمْ تُدَارِكْهُمْ نَعْمَاءُ تَنْشُرُهَا يَا اَرْجَحَ النَّاسِ حُلْمًا حِيْنَ يُخْتَبَرُ۔

اگر حضور ﷺ کی نعمتیں جن کو آپ نے عام کر دیا ہے ان کی مدد کو نہ پہنچیں تو ان کا کہیں ٹھکانا نہیں اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے۔

Marfat.com

قحط کے وقت حضور ﷺ سے امید

اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

اَنْتَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ تُرْجٰی فَوَاضِلُہٗ عِنْدَ الْقُحُوْطِ اِذَا مَا اَخْطَأَ الْمَطَرُ۔

قحط کے وقت حضور ﷺ کے فضل کی امید کی جاتی ہے جب مینہ خطا کرے۔

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالَ الْیَتَامٰی عِصْمَةً لِّلْاَرَامِلِ

گورے رنگ والے کے صدقہ میں ابر کا پانی مانگا جائے۔ یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان۔

یَلُوْذُبِهِ الْهُلَّاکُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ
فَهُمْ عِنْدَهٗ فِیْ رَحْمَةٍ وَفَوَاضِلٍ

(سیرت بن ہشام ج ا، ص ۲۹۱)

بنی ہاشم تباہی کے وقت ان کی پناہ میں آتے ہیں ان کے پاس نعمت وفضل میں بسر کرتے ہیں۔

غزوۂ خیبر میں حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ذیل کا رجز پڑھا:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

خدا گواہ ہے کہ اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَکَ مَا اَبْقَیْنَا وَاَبْقِیَنَّ سَکِیْنَةً عَلَیْنَا

تو حضور بخش دیجئے ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر سکینہ اتاریئے۔

Marfat.com

وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَینَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِکَ مَا اسْتَغْنَیْنَا

(بخاری)

جب ہم دشمن سے مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں۔

حبیش بن اویس نخعی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا:

اَلَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ مُصَدَّقٌ فَبُوْرِکْتَ مَھْدِیًّا وَبُوْرِکْتَ ھَادِیًا۔

یارسول اللہ آپ تصدیق کئے گئے ہیں آپ اللہ سے ہدایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو دینے میں بھی مبارک۔

شَرَعْتَ لَنَا دِیْنَ الْحَنِیْفَۃِ بَعْدَ مَا عَبَدْنَا کَاَمْثَالِ الْحَمِیْرِ طَوَاغِیَا

حضور ہمارے لئے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

مالک بن عوف النصری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

مَا اِنْ رَأَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِہٖ فِیَ النَّاسِ کُلِّھِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٖ

میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد کی مثل نہ دیکھا نہ سنا۔

اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ اِذَا اجْتُدِیْ وَمَتٰی تَشَأْ یُخْبِرْکَ عَمَّا فِیْ غَدٖ

(سیرت ابن ہشام ج ۴، ص ۱۳۸)

سب سے زیادہ وفا کرنے والے اور سب سے فزوں تر سائل کو عطا کرنے والے اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کی خبر دینے والے۔

خندق کھودتے وقت صحابہ نے ذیل کا ترانہ پڑھا:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَی الْجِھَادِ وَمَا بَقِیْنَا اَبَدًا۔

ہم وہ ہیں جنہوں نے بیعت کی محمد ﷺ سے اس پر کہ جہاد کرتے رہیں گے، جب تک زندہ ہیں۔

Marfat.com

حضور پاک ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْآخِرَۃْ   فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃْ

خداوندا نہیں اچھا جینا ہے مگر آخرت کا سو مغفرت فرما انصار و مہاجرین کی۔

(بخاری شریف)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو قریش نے جس وقت سولی پر چڑھایا تو انہوں نے اس وقت فرمایا:

لَقَدْ جَمَّعَ الْاَحْزَابُ حَوْلِیْ   وَاَلَّبُوْا قَبَائِلَھُمْ وَاسْتَجْمَعُوْا کُلَّ مَجْمَعٖ

(سیرت میں ہشام نے نقل کیا ج ۳ ص ۱۴۹)

گروہ در گروہ میرے ارد گرد کھڑے ہیں اور انہوں نے بڑی بڑی جماعتوں کو بلایا ہے۔

وَکُلُّھُمْ مُبْدِی الْعَدَاوَۃِ جَاھِدٌ   عَلَیَّ لِاَنِّیْ فِیْ وَثَاقٍ مُضَیَّعٖ

یہ سب کے سب عداوتیں نکال رہے ہیں اور میرے خلاف جوش دکھلا رہے ہیں اور میں ہلاکت گاہ میں بندھا ہوں۔

وَقَدْ جَمَعُوْا اَبْنَاءَھُمْ وَنِسَاءَھُمْ   وَقُرِّبْتُ مِنْ جِزْعٍ طَوِیْلٍ مُمَنَّعٖ

قبیلوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی بلا رکھا ہے اور مجھے ایک مضبوط لکڑی کے پاس لے آئے ہیں۔

وَقَدْ خَیَّرُوْنِی الْکُفْرَ وَالْمَوْتُ دُوْنَہٗ   وَقَدْ ھَمَلَتْ عَیْنَایَ مِنْ غَیْرِ مَجْزَعٖ

انہوں نے کہا ہے کہ کفر اختیار کرنے سے مجھے آزادی مل سکتی ہے مگر اس سے تو موت میرے لئے بہت سہل ہے میری آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری ہیں مگر شکیبائی نہیں۔

فَلَسْتُ بِمُبْدٍ لِلْعَدُوِّ تَخَشُّعًا   وَلَا جَزَعًا اِنِّیْ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعِیْ

میں دشمن کے ساتھ نہ عاجزی کروں گا نہ روؤں گا نہ چلاؤں گا اس لئے کہ میری

Marfat.com

بازگشت اللہ کی طرف ہے۔

وَمَا لِیُ حِذَارُ الْمَوْتِ اَنِّی لَمِیِّتٌ وَلٰکِنْ حِذَارِیُ حَجْمُ نَارٍ مُلَفَّحِ

موت سے مجھے اس لئے ڈر نہیں کہ میں مر ہی تو جاؤں گا لیکن میں لپٹنے والی آگ کے خون چوسنے سے ڈرتا ہوں۔

فَذَا الْعَرْشِ صَبَّرَنِیُ عَلٰی مَا یُرَادُبی فَقَدْ بَضَعُوْا لَحْمِیُ وَقَدْیَاسَ مَطْمَعِیُ

عرش عظیم کے مالک نے مجھ سے کوئی خدمت لینی چاہی اور مجھے شکیبائی کے لئے فرمایا ہے، اب انہوں نے زدوکوب سے میرا تمام گوشت کوٹ دیا ہے اور میری امید جاتی رہی۔

اِلَی اللّٰہِ اَشْکُوْ غُرْبَتِی ثُمَّ کُرْبَتِی وَمَا اَرْصَدَ الْاَحْزَابُ لِیُ عِنْدَ مَصْرَعِی

میں اپنی درماندگی بیوطنی بے کسی کی فریاد اوران کی جو میری جان توڑنے کے بعد یہ لوگ رکھتے ہیں خدا سے کرتا ہوں۔

فَوَاللّٰہِ مَا اَرْجُوْ اِذَامُتُّ مُسْلِمًا عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ فِی اللّٰہِ مَصْرَعِ

بخدا جب میں اسلام پر جان دے رہا ہوں تو میں پروانہیں کرتا کہ راہ خدا میں کس پہلو پر گرتا اور کیوں کر جان دیتا ہوں۔

وَذٰلِکَ فِیُ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَشَأْ یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِکْوٍ مُمَزَّعِ

(سیرۃ بن ہشام وزادالمعاد وبخاری ومسلم)

خدا کی ذات کے لئے اور اگر وہ چاہے تو امید ہے کہ پارہ ہائے گوشت کے ہر ٹکڑے کو برکت دے۔

مذکورہ بالا اشعار ایک مجاہد سرفروش کے راہ حق میں جان دیتے ہوئے صبر وثبات کی ایک ایسی زندہ تصویر ہیں جن میں ہمہ قسم کے سبق موجود ہیں۔ایک مسلمان شہادت حاصل کرتے وقت کیسا ثابت قدم رہتا ہے اور جان دیتے ہوئے اس کے عشق میں کتنی ترقی ہوتی ہے۔یہی وہ عزم واستقلال تھا جس نے اسلام کو سربلند کیا اور دین ومذہب نے ترقی پائی اور یہی وہ نعت پاک

Marfat.com

ہے جو دار پر چڑھنے کے بعد بھی پڑھی جاتی ہے۔ مجالس نبویہ کا منشا یہی تھا کہ سامعین میں عشق بارگاہ رسالت کے ایسے جذبات پیدا کئے جائیں کہ عاشق رسول اپنی جان و مال اور ہر چیز کو آقائے کونین ﷺ پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

درد و مصیبت میں حضور ﷺ سے فریاد

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں پر قریش مکہ نے شدید مظالم کئے وہ خانہ کعبہ میں پناہ لیتے تو انہیں وہاں بھی بے دریغ شہید کیا جاتا بچے کھچے چالیس مسلمانوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذیل کے اشعار پڑھے:

اِنَّ قُرَیْشًا اَخْلَفُوکَ الْمَوَاعِدَا   وَنَقَضُوا مِیْثَاقَکَ الْمُؤَکَّدَا

قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی انہوں نے اس معاہدہ کو جو آپ سے کیا تھا توڑ ڈالا۔

وَجَعَلُوا اِلَیَّ فِی کَلَاءٍ رَصَدًا   وَزَعَمُوا اَنْ لَسْتُ اَدْعُو اَحَدًا

ہمیں خشک گھانس کی طرح پامال کر دیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہماری امداد کو کوئی نہیں آئے گا۔

وَھُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدًا ھُمْ بَیَّتُوْنَا   بِالْوَتِیْرِ ھَجَدًا فَقَتَّلُوْنَا رُکَّعًا وَسُجَّدًا

وہ تو ذلیل و قلیل ہیں انہوں نے وتیر میں ہم کو سوتے ہوئے جالیا۔ ہم کو حالت رکوع و سجود میں پارہ پارہ کر دیا۔ (سیرت ابن ہشام ص ۲۱۱)

فتح مکہ کے موقع پر جب حضور اکرم ﷺ نے معافی دینے کا اعلان فرمایا تو ابو سفیان نے اسلام قبول کرتے وقت حسب ذیل اشعار پڑھے:

لَعَمْرُکَ اِنِّی حِیْنَ اَحْمِلُ رَایَۃً   لِتَغْلِبَ خَیْلُ اللَّاتِ خَیْلَ مُحَمَّدٍ

قسم ہے تیری جان کی جن دنوں میں نشان جنگ اس لئے اٹھایا کرتا تھا کہ لات کا لشکر محمد کے لشکر پر غالب آئے۔

لَکَا لْمُدْلِجِ الْحَیْرَانِ اَظْلَمَ لَیْلُہٗ   فَھٰذَا اَوَانِی حِیْنَ اُھْدٰی فَاَھْتَدِ

Marfat.com

ان دنوں میں اس خار پشت جیسا تھا جو اندھیری رات میں ٹکریں کھاتا ہو اب وہ وقت آگیا کہ میں ہدایت پاؤں اور سیدھے راستے پر آجاؤں۔

هَدَانِیْ هَادٍ غَیْرُ نَفْسِی وَدَلَّنِیْ عَلَی اللّٰهِ مَنْ طَرَّدْتُ کُلَّ مُطَرَّدٖ

مجھے ہادی نے (نہ کہ میرے نفس نے) ہدایت دی اور خدا کا راستہ مجھے اس شخص نے دکھایا جسے میں نے دھتکار دیا اور چھوڑ دیا تھا۔

فروہ بن عمرو گورنر کا پھانسی پر چڑھنا اور اشعار پڑھنا

عرب کا شمالی حصہ سلطنت قسطنطنیہ کے قبضہ میں تھا اس علاقہ کا گورنر فروہ بن عمرو تھا حضور اکرم ﷺ نے اس کے پاس نامہ مبارک دعوت اسلام کے سلسلہ میں روانہ فرمایا جسے اس نے قبول کیا جب بادشاہ قسطنطنیہ کو علم ہوا تو گورنر مذکور کو قید کر دیا اور بعد میں پھانسی دے دی۔ پھانسی چڑھتے وقت انہوں نے جو شعر پڑھے اس کا ایک شعر زاد المعاد نے اس طرح نقل کیا:

بَلِّغْ سَرَاةَ الْمُسْلِمِیْنَ بِاَنَّنِیْ سِلْمٌ لِرَبِّیْ اَعْظُمِیْ وَمَقَامِیْ۔

پہنچا دے مسلمانوں کے سرداروں کو یہ بات کہ میں اپنی ہڈیاں اور مقام خدا کے حوالے کرتا ہوں۔

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے اس شعر کو پڑھا:

وَنُسْلِمُهٗ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوْلَهٗ وَنُذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ۔

(سیرت ابن ہشام ج ۳، ص ۱۹۰)، (زرقانی)

ہم محمد کو اس وقت دشمنوں کے حوالہ کریں گے جب ان کے گرد لڑ کر مر جائیں گے اور ہم ان کے لئے اپنے بیٹوں، بیبیوں کو بھول جاتے ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے غزوہ احزاب میں ہاتھ میں حربہ لئے ہوئے یہ شعر پڑھا:

لَبِّثْ قَلِیْلًا یَشْهَدِ الْهَیْجَا حَمَلْ لَابَأْسَ بِالْمَوْتِ اِذَا حَانَ الْاَجَلْ

(ابن ہشام و ترمذی ج ۳، ص ۲۴۴)

Marfat.com

ذرا ٹھہر جانا کہ لڑائی میں ایک اور شخص پہنچ جائے وقت آ گیا تو موت سے کیا ڈر ہے۔

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ میں دولت اسلام قبول کر لینے کے وقت جب زیادہ ستایا گیا تو حسب ذیل اشعار پڑھے:

اَلَا لَیْتَ شِعْرِی هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً ... بِفَخٍّ وَحَوْلِی اِذْخِرٌ وَجَلِیْلُ

(سیرت ابن ہشام، ج ۲، ص ۲۲۱)

آہ کیا پھر کبھی وہ دن آ سکتا ہے کہ میں مکہ کی وادی میں بسر کروں ایک رات اور میرے پاس اذخر جلیل ہوں۔

وَهَلْ اَرِدَنْ یَوْمًا مِیَاهَ مَجَنَّةٍ ... وَهَلْ یَبْدُوَنْ لِی شَامَةٌ طَفِیْلُ

(سیرت ابن ہشام ج ۲، ص ۲۲۱)

اور کیا وہ دن بھی ہو گا کہ مجنہ کے چشمہ پر اتروں اور شامہ و نخیل مجھ کو دکھائی دیں۔

داخل مکہ کے وقت حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے اونٹ کی مہار تھامے ہوئے یہ رجز پڑھ رہے تھے:

خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِهٖ ... اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِهٖ

کافرو! حضور کے سامنے سے ہٹ جاؤ آج حضور کے اترنے پر تو ہم تلوار کا وار کریں گے۔

ضَرْبًا یُزِیْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِیْلِهٖ ... وَیُذْهِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِهٖ

وہ وار جو سر کو خوابگاہ سر سے الگ کر دے اور دوست کے دل سے دوست کی یاد بھلا دے۔

(شمائل ترمذی)

اس قسم کے اشعار کتب احادیث و سیر میں بکثرت موجود ہیں کتاب کی ضخامت کے باعث ہم نے مختصراً ہی تحریر کیے ہیں جن سے یہ حقیقت بھی بخوبی واضح ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور علیہ السلام کی حیات میں کس قسم کے شعر فرماتے تھے اس کے بعد بھی نعت و مناقب کو

Marfat.com

بدعت سیئہ کہنا کتب احادیث وسیر سے بے خبری کا نتیجہ ہے بلاشبہ نعت ومناقب کا سلسلہ باعث برکت ہے۔ ہم لوگ اپنے یہاں کی مجالس میں ایسے اشعار جو خلاف شرع ہوں نہیں پڑھنے دیتے اب اگر کسی جگہ ہمارے علم کے بغیر کوئی جاہل کچھ لکھے تو اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں لیکن الحمدللہ مدینۃ الاولیاء بدایوں جو ہمیشہ سے خصوصیات علمی میں نمایاں اور مشہور رہا ہے۔ آج بھی یہاں نعت ومناقب کے بلند پایہ اصحاب موجود ہیں جو ادب واحترام کے ساتھ تمام پہلوؤں پر نظر رکھتے ہوئے نعت ومناقب لکھتے ہیں اور سامعین کو عشق نبویہ سے گرما دیتے ہیں۔

علمائے متقدمین کے فتاوے متعلق میلاد نبویہ

ذیل میں ہم علمائے متقدمین کے وہ فتاوے جو مجلس میلاد نبویہ کے بارے میں وقتاً فوقتاً دیئے گئے ہیں درج کرتے ہیں۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں:

ثُمَّ لَازَالَ اَھْلُ الْاِسْلَامِ فِیْ سَائِرِالْاَقْطَارِ وَالْمُدُنِ الْکِبَارِ یَتَحفَلُوْنَ فِیْ شَھْرِ مَوْلِدِہٖ وَیَغْنُوْنَ بِقِرَاءَۃِ مَولِدِہِ الْکَرِیْمِ وَیَظْھَرُ عَلَیْھِمْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ فَضْلٌ عَمِیْمٌ۔

پھر ہمیشہ کرتے رہے (یہ مولود نبویہ) اہل اسلام تمام اطراف میں اور بڑے بڑے شہروں میں مجالس مولود ربیع الاول کے مہینہ میں تغنی سے پڑھتے تھے اور ظاہر ہوتے ہیں ان لوگوں پر برکات مولود شریف سے اور ہر طرح کا فضل عام ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

فَیُسْتَحبُّ لَنَا اِظْھَارُ الشُّکْرِ لِمَوْلِدِہٖ۔

حضور کی ولادت پر اظہار شکر کرنا ہمارے لئے مستحب ہے۔

امام ابوالخیر سخاوی حافظ الحدیث فرماتے ہیں:

وَیَظْھَرُ عَلَیْھِمْ مِنْ بَرَکَاتِہٖ فَضْلٌ عَظِیْمٌ۔

Marfat.com

یعنی اہل مولد پر اس عمل کی برکت سے فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے۔

استاذ القراء محمد بن جزری فرماتے ہیں:

مِنْ خَوَاصِہٖ اَنَّہٗ اَمَانٌ فِیْ ذٰلِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَۃٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَۃِ وَالْمَرَامِ۔

یعنی اس مجلس شریفہ کے خواص سے ہے کہ وہ تمام سال کے لئے امن وامان اور حصول مغفرت کے لئے بشارت عاجلہ ہے۔

علامہ امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ملک فرماتے ہیں:

مَوْلِدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُبَجَّلٌ مُکَرَّمٌ اِلٰی اَنْ قَالَ فَمِنَ الْمُنَاسِبِ اِظْھَارُ السُّرُوْرِ وَاِنْفَاقُ الْمَیْسُوْرِ وَاِجَابَۃُ مَنْ دَعَاہُ رَبُّ الْوَلِیْمَۃِ لِلْحُضُوْرِ۔

رسول اللہ ﷺ کا میلاد مبارک معظم ومکرم ہے تو خوشی ظاہر کرنا اور جو میسر آئے استعمال میں لانا اور صاحب مجلس جسے بلائے اسے جانا مناسب ہے۔

علامہ صدر الدین بن عمر شافعی فرماتے ہیں:

وَیُثَابُ الْاِنْسَانُ بِحَسْبِ قَصْدِہٖ فِیْ اِظْھَارِ السُّرُوْرِ وَالْفَرَحِ بِمَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

انسان کی اپنی نیت کے موافق اظہار سرور وفرحت مولد میں ثواب دیا جاتا ہے۔

علامہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

یُسْتَحَبُّ لَنَا اَیْضًا اِظْھَارُ الشُّکْرِ بِمَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاِجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْرِ ذٰلِکَ مِنْ وُجُوْہِ الْقُرُبَاتِ وَاِظْھَارِ الْمَسَرَّاتِ۔

یہ بھی ہمارے حق میں مستحب ہے کہ ولادت نبی ﷺ کا شکر کریں مجمع کر کے کھانا کھلائیں اور اس طرح کے دوسرے اعمال قربت واظہار فرحت وسرور

Marfat.com

سے بجالائیں۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب میں فرماتے ہیں:

رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَأً اِتَّخَذَ لَیَالِیْ اَشْھُرِ مَوْلِدِہٖ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا لِیَکُوْنَ اَشَدَّ عَلٰی مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ وَّعِنَادٌ۔

اس شخص پر خدا کی رحمت ہو جو ماہ مبارک کی راتوں کو عید ٹھہرائے تا کہ جس کے دل میں بیماری وعناد ہے اس پر گراں اور سخت گزرے۔

امام نووی فتح المبین میں فرماتے ہیں:

قَالَ شَیْخُنَا الْاِمَامُ اَبُو اُشَامَۃَ وَمِنْ اَحْسَنِ مَا ابْتُدِعَ فِیْ زَمَانِنَا مَا یَفْعَلُ کُلَّ عَامٍ فِی الْیَوْمِ الْمُوَافِقِ لِیَوْمِ مَوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوْفِ وَاِظْھَارِ النِعْمَۃِ وَالسُّرُوْرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَعَ مَافِیْہِ مِنَ الْاِحْسَانِ اِلَی الْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمَحَبَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کہا ہمارے شیخ ابوشامہ نے کہ بہترین بدعات حسنہ میں ہے کہ کی جاتی ہے ہر سال اس دن میں جو یوم ولادت ہے حضور پاک ﷺ کا خیرات اور معروف اور اظہار نعمت وخوشی جس سے نفع پہنچتا ہے فقیروں، محتاجوں کو دوسرے اس فعل کے کرنے والے کے قلب میں نبی اکرم ﷺ کی عظمت وجلالت پیدا ہوتی ہے اور حضور ﷺ کی پیدائش وایجاد پر جنہیں خدا نے رحمت عالم بنا کر بھیجا شکر مقصود ہے۔

ملا علی قاری کتاب مورد الروی میں تحریر فرماتے ہیں:

بَلْ یَحْسُنُ فِیْ اَیَّامِ الشَّھْرِ کُلِّھَا وَلَیَالِیْہِ۔

بلکہ بہتر ہے اس میلاد کا کرنا کل دنوں اور راتوں میں۔

اس کے بعد آپ ابن جماعہ کا قول نقل کرتے ہیں:

Marfat.com

كَانَ يَقُوْلُ لَوْ تَمَكَّنْتُ عَمِلْتُ بِطُوْلِ الشَّهْرِ كُلَّ يَوْمٍ مَوَالِدًا۔

اگر مجھے مقدور ہوتا تو مہینہ بھر تک ہر روز مولود کرتا۔

صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہیں:

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ

ظاہر کر دیا آپ کی ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکی وخوبی کو

يَاطِيْبَ مُبْتَدَءٍ مِنْهُ وَمُخْتَتَمٍ

مرحبا کیا اول و آخر پاکیزگی ہے

شاہ ولی اللہ صاحب فیوض الحرمین میں تحریر کرتے ہیں:

كُنْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ وِلَادَتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَذْكُرُوْنَ اِرْهَاصَاتِهِ الَّتِيْ ظَهَرَتْ فِيْ وِلَادَتِهٖ وَمَشَاهَدَتِهٖ قَبْلَ بِعْثَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ اَنْوَارًاسَطَعَتْ دَفْعَةً وَاحِدَةً لَا اَقُوْلُ اِنِّيْ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الْجَسَدِ وَلَا اَقُوْلُ اَدْرَكْتُهَا بِبَصَرِ الرُّوْحِ فَقَطْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ كَيْفَ.كَانَ الْاَمْرُ بَيْنَ هٰذَا وَذَاكَ فَتَاَمَّلْتُ تِلْكَ الْاَنْوَارُ فَوَجَدْتُّهَا مِنْ قِبَيْلِ الْمَلٰئِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِاَمْثَالِ هٰذَا الْمُشَاهَدُ وَبِاَمْثَالِ هٰذِهِ الْمَجَالِسِ وَرَأَيْتُ تَخَالُطَ اَنْوَارِ الْمَلٰئِكَةِ بِاَنْوَارِ الرَّحْمَةِ۔

میں اس مجلس میں حاضر تھا جو مکہ معظمہ میں حضور ﷺ کی ولادت کے دن مولد نبوی میں ہوئی تھی لوگ درود پڑھتے اور حضور ﷺ کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ اچانک میں نے کچھ انوار دیکھے کہ دفعتاً بلند ہوئے میں نہیں کہتا کہ میں نے ان کو بدن کی آنکھوں سے دیکھا نہ یہ کہوں کہ فقط روح کی آنکھ سے دیکھا خدا ہی کو خوب معلوم

Marfat.com

ہے کہ وہ کیا کیفیت تھی میں نے ان انوار میں غور کیا تو وہ انوار ان فرشتوں کے پاس جو ایسی مجالس و مشاہد پر موکل ہیں اور انوار ملائکہ انوار رحمت الٰہی سے ملے ہوئے دیکھے۔

شاہ ولی اللہ صاحب اپنے والد شاہ عبدالرحیم صاحب کا حسب ذیل واقعہ کتاب انتباہ میں نقل فرماتے ہیں:

كُنْتُ اَصْنَعُ فِيْ اَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَةً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْتَحْ لِيْ فِيْ سَنَةٍ مِنَ السَّنِيْنَ شَيْءٌ اَصْنَعُ بِهٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِيًّا فَقَسَّمْتُ بَيْنَ النَّاسِ فَرَأَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هٰذِهِ الْحِمَّصُ مُتَبَهِّجًا بَشَّاشًا۔

میں ایام مولد میں حضور ﷺ کی نیاز کرایا کرتا تھا ایک سال بھنے ہوئے چنے کے سوا کچھ میسر نہ آیا میں نے وہی لوگوں پر تقسیم کر دیئے حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ وہ بھنے ہوئے چنے حضور ﷺ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور پاک ﷺ شاد و مسرور ہیں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کے استاد شاہ عبدالغنی صاحب محدث کا عقیدہ

شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی جو محدثین میں اپنی جگہ بلند پایہ رکھتے ہیں اور جن سے مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی کتابیں پڑھیں اپنے رسالہ شفاء السائل میں تحریر کرتے ہیں:

"حق آنست کہ نفس ذکر ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وسرور وفاتحہ نمودن ایصال ثواب روح پر فتوح سید الثقلین از کمال سعادت انسان است چنانچہ شیخ ابن حجر مکی و شیخ عبدالحق دہلوی وغیر ہما تصریح نمودہ اد الخ۔"

پس ان تمام حوالہ جات و دلائل کے بعد ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ذکر ولادت نبویہ یا جشن میلاد پاک معین دن کو کرنا ہر طرح مستحب اور امر مستحسن ہے جیسے علمائے متقدمین نے

Marfat.com

اصول شرعیہ کے تحت قائم و باقی رکھا ہے ذکر میلاد پاک ہرگز شعار کفار یا تشبیہ مشرکین نہیں جیسا کہ بعض منکرین ذکر ولادت شریفہ نے لکھا اور کہا تشبیہ اس امر میں مکروہ ہوتی ہے جو مذموم شرعی اور کفار کا طریقہ ہو۔

مجالس شریفہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت مبارکہ کی آیات قرآنیہ ادب و احترام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ مجلس کی آرائش کی جاتی ہے۔ عطر و پھول تقسیم ہوتا ہے۔ محفل کو خوشبو سے معطر کیا جاتا ہے اور آخر میں ایصال ثواب کر کے تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ امور ہر طرح باعث برکت ہیں ان کو کنھیا وغیرہ کے جنم سے معاذ اللہ تشبیہ دینا ضلالت و بے دینی اور عداوت رسول کی دلیل ہے۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ وہ سرکار ابد قرار روحی لہ الفداء کے یوم ولادت پر اظہار سرور و شکر کرے اور پورے ادب واحترام کے ساتھ مجالس پڑھی جائیں پڑھنے والے باوضو ہوں اور حتی الامکان سامعین بھی۔ نیز یہ کہ نعت نبویہ پڑھنے والے باشرع ہوں۔

ضروری ہے کہ تمام محافل و مجالس میں ذکر ولادت نبویہ پڑھ کر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے دیکھا جا رہا ہے کہ سیرت کے نام سے جو جلسے منعقد ہوتے ہیں ان کی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ممکن ہو سکے ذکر ولادت نبویہ نہ ہو چنانچہ جس قدر اس طرح کے جلسے ہوتے ہیں ان میں ایک مقرر بھی حضور ﷺ کے ذکر ولادت کو نہ پڑھتا ہے اور نہ اسے اچھا سمجھتا ہے۔ ان حالات کے بعد مناسب یہ ہے کہ شرکت سے یا تو احتراز کیا جائے یا آخر میں ذکر ولادت نبویہ ہو تو شرکت کی جائے۔

مسئلہ قیام

مجالس نبویہ میں قیام کر کے صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحب اور باعث برکت ہے قیام تعظیمی کی شرع میں نہی موجود نہیں ہے۔ علامہ شامی اور جمہور حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ پس قیام مولد النبویہ امر مباح ہے بدعت سیئہ نہیں۔

حضور پاک ﷺ کی تعظیم و توقیر کے لحاظ سے بھی قیام امر مستحب ہے اس کو شرک و کفر ظاہر کرنا گمراہی اور نادانی ہے کیونکہ شرک کے جو معنی کتب عقائد میں درج ہیں وہ یہ ہیں کہ:

Marfat.com

"کسی کو خدائی میں شریک کرے جیسے اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے ایسا ہی کسی دوسرے کو مستقل بالذات واجب الوجود وغیرہ سمجھنا۔ بلاشبہ حضور ﷺ کی ولادت شریفہ خدا کی عظیم الشان نعمت ہے اور خدا کی اس نعمت پر کھڑے ہو کر اس کا شکر ادا کرنا اور نعمت کی تعظیم گویا منعم کی تعظیم ہے۔"

مسئلہ قیام اور قرآن حکیم

قرآن حکیم میں عظمت وتوقیر حضور سرور کائنات رسالت مآب ﷺ کی آیات موجود ہیں جو ہم سابق اوراق میں درج کر چکے ہیں۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (فتح:۹) کی آیت ہمارے عقیدہ کی جان ہے اور یہ سب کچھ عظمت و توقیر رسول اکرم ﷺ کی نیت سے ہے اس کی مخالفت کے یہ معنی ہیں کہ منکرین حضور ﷺ کی عظمت وتوقیر کے قائل نہیں۔

مسئلہ قیام اور احادیث

کسی کی تعظیم وتوقیر کے لئے کھڑا ہونا حدیث مبارکہ سے ثابت ہے بطور مثال چند احادیث یہاں درج کی جاتی ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَسْجِدِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بُیُوْتَ بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور ہم سے باتیں کرتے تھے جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ کو اپنی ازواج مطہرات کے مکانات میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا

Marfat.com

وَهٰذَيَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذَا قَامَتْ قَامَ اِلَيْهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اِلَيْهَا فِيْ مَجْلِسِهَا قَامَتْ لَهٗ وَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ۔

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشابہ حضور ﷺ کی روش اور نیکی میں فاطمہ کی طرح وہ کھڑی ہوتیں تو حضور ﷺ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے اور اپنے بیٹھنے کی جگہ انہیں بٹھاتے اور جب حضور پاک ﷺ تشریف لاتے تو حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کھڑی ہو جاتیں اور حضور ﷺ کو چومتیں اور اپنے بیٹھنے کی جگہ بٹھاتیں۔

حضور پاک ﷺ نے سعد بن معاذ کی تعظیم کے واسطے فرمایا:

قُوْمُوْا اِلٰی خَيْرِكُمْ اَوْ سَيِّدِكُمْ۔

جو تم میں بہتر ہے اور تمہارا سردار ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

ہم جیسا کہ اوپر تحریر کر چکے ہیں کہ ولادت نبویہ کے وقت کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا حضور ﷺ کی تعظیم کرنا ہے۔ اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ بعد وصال بھی امت محمدیہ پر آپ کا ادب واحترام کرنا فرض ہے یا نہیں۔ حضرات مفسرین ومحدثین کرام نے پورے دلائل سے اس کو ثابت کر دیا ہے کہ امت محمدیہ پر بعد وصال بھی حضرت کا ادب واحترام فرض ہے جیسا کہ ہم حیات النبی کے عنوان میں تفصیل سے تمام مواد درج کر چکے ہیں۔ یہاں ایک اور واقعہ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نقل کرتے ہیں۔

جب آپ کے یہاں طلبہ کا ہجوم ہو گیا تو تجویز ہوا کہ کوئی ایک فاضل مسجد نبوی میں بلند آواز سے تقریر سنا دیا کرے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سن کر فرمایا:

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (حجرات:۲)

جو صورت تعظیم حالت حیات میں فرض تھی وہی آج بھی فرض ہے۔ غرض اس مسئلہ پر اجماع

Marfat.com

امت ہے۔

موجودہ دور کے اگر چند لوگ یا کوئی مدرسہ اس کی مخالفت کا مدعی ہو کر تبلیغ کرے تو وہ نا قابل قبول ہے۔

علامہ قاضی عیاض حدیث نقل فرماتے ہیں:

وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ وَمَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِیْحًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ قَبِیْحٌ۔

جس بات کو مسلمان (یعنی علمائے امت) اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور جسے وہ برا جانیں وہ خدا کے نزدیک بری ہے۔

مَنْ سَنَّ فِیْ الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ۔

جس نے جاری کیا اسلام میں طریقہ نیک پھر اس کے بعد اس طریقہ حسنہ پر عمل کیا گیا تو لکھا جائے گا اس شخص کے واسطے اجر اس قدر کہ جس قدر اب عمل کرنے والوں کو اس کے بعد ہو گا اور ان لوگوں کے ثواب میں سے کچھ ٹکڑا اسے نہ دیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ دونوں کو ثواب دے گا۔ (مسلم شریف)

مسئلہ قیام پر علامہ حلبی کی ضروری توجیہ

وَالْقِیَامُ لَمْ یُشْرَعْ عِبَادَۃً وَحْدَہٗ وَذٰلِکَ لِاَنَّ السُّجُوْدَ غَایَۃُ الْخُضُوْعِ حَتّٰی لَوْ سَجَدَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یَکْفُرُ بِخِلَافِ الْقِیَامِ۔

یعنی قیام فی نفسہ عبادت نہیں (نہ عبادت ونماز کے ساتھ اس کو خصوصیت) اور یہ اس لئے ہے کہ سجدہ غایۃ خضوع ہے اگر غیر اللہ کو کیا جائے کفر ہو گا بخلاف قیام کے۔

افسوس کہ مانعین ذکر میلاد پاک قیام کی مخالفت کرتے ہیں جس میں ادب وتوقیر نبوی مقصود ہوتی ہے مگر حکام مجاز کی تعظیم اور بندے ماترم کے ترانہ کے وقت مشرکین کے ساتھ تعظیماً

Marfat.com

کھڑے ہونے کو قومی معمول سمجھتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

مسئلہ قیام پر ائمہ و علمائے متقدمین کے فتاوے

قَالَ الْاِمَامُ الْبَرْزَنْجِیُّ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّۃٌ ذُوْ رِوَایَۃٍ وَرَوِیَّۃٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ کَانَ تَعْظِیْمُہٗ غَایَتَہٗ وَمَرْمَاہُ۔

کہا امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ذو روایت و رویہ نے بوقت ذکر ولادت آنحضرت کے قیام کو مستحسن سمجھا ہے۔ پس اس شخص کو بشارت ہو جس نے حضور کی تعظیم کو اپنی غایت مراد و مقاصد سمجھا۔

علامہ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ عِنْدَ ذِکْرِ النَّبِیِّ اَنْ یَّتَوَقَّرَ وَیَاْخُذَ فِیْ ھَیْبَتِہٖ وَاِجْلَالِہٖ۔

یعنی ہر مومن پر واجب ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کا ذکر کیا جائے تو آپ کی تعظیم و توقیر کرے اور آپ کی بزرگی و ہیبت اپنے دل میں بٹھائے۔

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:

تَعْظِیْمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَمِیْعِ اَنْوَاعِ التَّعْظِیْمِ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْھَا مُشَارِکَۃُ اللّٰہِ فِی الْاُلُوْھِیَّۃِ اَمْرٌ مُّسْتَحْسَنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰہُ اَبْصَارَھُمْ۔

سرکار عالم ﷺ کی ہر قسم کی تعظیم جس میں الوہیت کی مشارکت نہ ہو ان لوگوں کے نزدیک جن کی آنکھوں کو خدا نے اپنے نور سے منور فرمایا ہے ایک امر مستحسن ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں:

وَذِکْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالتَّعْظِیْمِ وَطَلَبِ الْخَیْرِ

Marfat.com

مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ حَقِّہٖ آلَۃٌ صَالِحَۃٌ لِلتَّوَجُّہِ۔

یعنی نبی کریم ﷺ کا ذکر تعظیم وادب کے ساتھ کرنا اور آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب کرنا عمدہ آلہ ہے آپ کی توجہ کے لئے۔

مجالس ذکر میں حضور ﷺ کی تشریف آوری

یہ سمجھنا کہ حضور پاک ﷺ مجالس شریفہ میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ بعید از قیاس نہیں ہے۔ روایات ودرایات اس پر شاہد ہیں۔ ارواح انبیاء وصلحاء کا چلنا پھرنا ایک جگہ سے دوسری جگہ تشریف لے جانا ثابت ہے جیسا کہ ہم بالتفصیل حیات النبی کے عنوان میں درج کر چکے ہیں۔ حدیث معراج میں جسے مشکوٰۃ میں مفصلاً ذکر کیا ہے حضرات انبیاء کرام کا بیت المقدس میں مجتمع ہو کر حضور کی اقتداء وغیرہ کا حال ثابت ہے اد لئے ائمہ دین نے مجالس ذکر کے ادب کو ضروری ٹھہرایا۔

علامہ ذرقانی تنویر میں فرماتے ہیں:

لَا یَمْنَعُ رُؤْیَۃُ ذَاتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِجَسَدِہٖ وَبِرُوْحِہٖ وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ سَائِرُ الْاَنْبِیَاءِ رُدَّتْ اِلَیْھِمْ اَرْوَاحُھُمْ بَعْدَ مَاقُبِضُوْا وَ اُذِنَ لَھُمْ فِی الْخُرُوْجِ مِنْ قُبُوْرِھِمْ لِلتَّصَرُّفِ فِی الْمَلَکُوْتِ الْعُلْوِیِّ وَالسِّفْلِیِّ۔

نہیں ممنوع ہے یہ بات کہ نظر آ جائے ذات رسول اکرم ﷺ متشکل بجسد وروح اس واسطے کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی روحیں بعد وفات ان کو پھر مل گئیں کہ وہ قبور سے نکل کر عالم بالا اور عالم تحت میں تصرف فرمایا کریں۔

علامہ سیوطی انتباہ الاذکیا میں فرماتے ہیں:

اَلنَّظْرُ فِیْ اَعْمَالِ اُمَّتِہٖ وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمْ مِنَ السَّیِّئَاتِ وَالدُّعَاءُ بِکَشْفِ الْبَلَاءِ عَنْھُمْ وَالتَّرَدُّدُ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ بِحُلُوْلِ بَرْکَتِہٖ فِیْھَا وَحُضُوْرِ جَنَازَۃِ مَنْ مَاتَ مِنْ صَالِحِ اُمَّتِہٖ فَاِنَّ ھٰذِہٖ

Marfat.com

الْاُمُوْرَ مِنْ اَشْغَالِهٖ كَمَاوَرَدَتْ بِذٰلِكَ الْاَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ۔

یہ بات آثار واحادیث سے ثابت ہے کہ آپ نظر فرماتے ہیں اعمالِ امت میں ان کے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور دفع بلا کے لئے دعا فرماتے ہیں اور حدود زمین میں پھرتے ہیں برکت دیتے ہوئے۔ جب امت کا کوئی صالح آدمی مرے اس کے جنازہ میں تشریف لاتے ہیں۔ یہ امور آپ کے اشغال ہیں۔

صاحب روح البیان فرماتے ہیں:

وَالرَّسُوْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ الْخِيَارُ فِیْ طَوَافِ الْعَالَمِ مَعَ اَرْوَاحِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَقَدْ رَاٰهُ كَثِيْرٌ مِنَ الْاَوْلِيَاءِ

حضور اکرم ﷺ ارواح صحابہ کے ساتھ تمام عالموں میں پھرتے ہیں۔ بہت سے اولیاء کرام نے آپ کو دیکھا۔

شاہ ولی اللہ صاحب درثمین میں تحریر فرماتے ہیں:

اَخْبَرَنِیْ سَيِّدِی الْوَالِدُ قَالَ اَخْبَرَنِی الشَّيْخُ السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ الْقَارِیْ قَالَ حَفِظْتُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی قَارِیٍٔ زَاهِدٍ كَانَ يَسْكُنُ فِی الْبَرِيَّةِ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَدَارَسُ الْقُرْاٰنَ اِذْ جَاءَ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ يَقْدُمُهُمْ سَيِّدُهُمْ فَاسْتَمَعَ قِرَاءَةَ الْقَارِیْ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ اَدَّيْتَ حَقَّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ رَجَعَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ بِذٰلِكَ الَّذِیْ فَاَخْبَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُمُ الْبَارِحَةَ اَنَّهٗ سَيَذْهَبُ اِلَی الْبَرِيَّةِ الْفُلَانِيَّةِ لِاسْتِمَاعِ قِرَاءَةِ قَارِیٍٔ هُنَاكَ فَعَلِمْنَا اَنَّ السَّيِّدَ الَّذِیْ كَانَ يَقْدُمُهُمْ هُوَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ رَاَيْتُهٗ بِعَيْنَیَّ هَاتَيْنِ۔

یعنی خبر دی مجھے میرے سردار والد نے اور کہا انہوں نے خبر دی مجھے شیخ سید عبداللہ قاری نے کہا سید عبداللہ نے کہ میں نے قرآن حفظ کیا ایک قاری سے جو جنگل

Marfat.com

میں رہتا تھا۔ ایک بار ہم قرآن پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک عرب کے آدمی آئے ان کا سردار آگے تھا اس نے قاری کا پڑھنا سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ برکت دے تو نے قرآن کا حق ادا کیا پھر چلے گئے اور ایک دوسرا آدمی انہیں عرب والے کی وضع کا آیا اور کہنے لگا کہ کل رات کو حضور نبی کریم ﷺ نے خبر دی تھی کہ ہم فلاں جنگل میں وہاں کے قاری کا قرآن سننے جائیں گے جب اس نے بات سنائی ہم نے جان لیا کہ وہ سردار حضور نبی کریم ﷺ تھے اور میں نے اپنی آنکھوں سے آپ کو دیکھا۔

صلوٰۃ وسلام اور قرآن کریم

بوقت ذکر ولادت کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا مستحسن ہے اگر یہ سمجھ کر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے کہ حضور پاک ﷺ سماعت فرما رہے ہیں تب بھی صحیح ہے ولادت پر سلام بھیجنے کے متعلق قرآن کریم میں چند آیات ہیں جنہیں ہم یہاں درج کرتے ہیں:

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ (مریم:۱۵)

ان پر سلام ہو جس دن پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس دن اٹھائے جائیں گے زندہ کرکے۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝

(مریم:۳۳)

مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں انتقال کروں گا اور جس دن اٹھایا جاؤں گا زندہ کرکے۔

وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط (نمل:۵۹)

سلام ہے اس کے بندوں پر جنہیں اس نے برگزیدہ کیا۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ (صفت:۱۳۰)

سلام ہو آل یاسین پر۔

Marfat.com

سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ۝ (صفت:۷۹)

سلام ہو نوح پر سارے جہان والوں میں۔

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ۝ (صفت:۱۰۹)

سلام ہو ابراہیم پر۔

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ (صفت:۱۸۱)

سلام ہو پیغمبروں پر۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ابوداؤد و بیہقی سے ذیل کی حدیث نقل فرماتے ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔ شعب الایمان حدیث ۱۵۸۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی شخص مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

امت کے اعمال پیش کئے جانے کے متعلق مسئلہ حیات النبی کے عنوان میں ہم نے بہت سی احادیث نبویہ و اقوال شریفہ پیش کر دیئے ہیں اس لئے اس عنوان کی بحث کو مختصراً درج کر کے ختم کرتے ہیں۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہر طرح باعث برکت اور آیات و حدیث کے مطابق ہے۔ درود شریف پڑھنے کا حکم قرآنی موجود ہے جو مجالس کے علاوہ نماز تک میں پڑھایا جاتا ہے اور اسی طرح التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ مخاطب کر کے پڑھتے ہیں پھر جو آیات سلام ہم نے اوپر درج کیں وہ ہر طرح کافی ہیں۔ مدینہ منورہ میں باوجود آثار شریفہ کی بے حرمتی کے آج بھی نمازوں کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا ''معمول'' باقی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ الیٰ یوم القیامۃ باقی رہے گا۔

Marfat.com

نشان قدم اور وہ تبرکات جو حضور پاک ﷺ سے منسوب ہیں

یہ امر محقق ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سرکار ابد قرار سے اس درجہ محبت تھی کہ ہر وہ شے جو حضور ﷺ سے منسوب ہوتی اس کی عزت کرتے ان کے اس طرز عمل کو حضرات اولیاء اللہ نے نقش راہ بنایا اور تبرکات نبویہ کا احترام ضروری جانا۔ خود رب العزت نے مکہ و مدینہ کی خاک کی قسمیں کھائیں چنانچہ صاف طور پر فرما دیا:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ (البلد:۱،۲)

یہی سبب ہے کہ اکثر و بیشتر قدیم خانوادہ ہائے طریقت میں حضور پاک ﷺ کے تبرکات و مآثر نسلاً بعد نسل محفوظ چلے آ رہے ہیں اور اعراس شریفہ کے موقعوں پر ان کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ فقیر کے یہاں بھی مستند و قدیم تبرکات شریفہ محفوظ ہیں۔ جن کی زیارت اجداد کبار کے عرسوں پر ہوتی ہے۔ جہاں تک اس عنوان کی علمی تحقیق کا تعلق ہے صحیح احادیث سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا۔ ہے کہ جس طرح آپ کے اور معجزات ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ آپ کے پائے مبارک کا نشان پتھر کے اندر جذب ہو کر نمایاں ہوا۔ علامہ حافظ عبداللہ دمشقی اپنی کتاب موارد الانوار میں تحریر فرماتے ہیں:

وَاَمَّا مُعْجِزَةُ اَثَرِ قَدَمِ النَّبِيِّ عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ عِنْدِىْ مَبْلَغَ الشُّهْرَةِ لَعَلَّ الْمُنْكِرَ لَمْ يَنْظُرْ اِلٰى كُتُبِ السِّيَرِ۔

یعنی حضور کا معجزۂ نقش قدم میرے نزدیک شہرت کو پہنچ چکا ہے شاید منکر نے کتب سیر کو نہیں دیکھا۔

عَنْ قَاسِمِ الْقُرْطُبِيِّ اَنَّ مُعْجِزَةَ اَثَرِ قَدَمَيْهِ عَلَى الصَّخْرَةِ مُعْجِزَةٌ بَاهِرَةٌ قَدْ اَثْبَتَهَا الْمُحَقِّقُوْنَ فِىْ تَصَانِيْفِهِمْ مِنَ الثِّقَاتِ وَمَا تَكَلَّمَ بَعْضُ الْجَهَلَةِ الْاَعْوَرُ الْمُتَفَاضِلُ عَلٰى عَدَمِ اِسْنَادِ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ فَهُوَ مِنْ فَرْطِ جَهْلِهٖ وَعَدَمِ مُمَارَسَتِهٖ بِرِوَايَاتِ الْمُحَدِّثِيْنَ الْمَاهِرِيْنَ لِلْاٰيَاتِ وَالرِّوَايَاتِ۔

Marfat.com

یعنی پتھر پر حضور ﷺ کے قدم مبارک کے نشان ہونے کا معجزہ ظاہر ہے۔ محققین نے اپنی کتابوں میں ثقہ راویوں سے ثابت کیا ہے اور جن لوگوں نے کج بحثی سے اس مسئلہ میں کچھ لکھا وہ سبب ان کی زیادتی جہل اور آیات و احادیث سے ناواقفیت کا ہے۔

قَالَ اَبُوْنُعَیْمِ الْحَافِظُ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْغَارِ مَالَ رَاْسَہٗ اِلَی الْجَبَلِ لِیُخْفِیَ شَخْصَہٗ عَنْھُمْ فَاَلَانَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْجَبَلَ حَتّٰی اَدْخَلَ رَاسَہٗ وَاسْتَرَاحَ اِلٰی حَجَرٍ مِنْ جَبَلٍ فَلَانَ لَہٗ حَتّٰی آثَرَفِیْہِ بِذِرَاعِہٖ وَسَاعِدِہٖ وَذٰلِکَ مَشْھُوْرٌ یَقْصُدُہُ الْحَاجُّ وَیَرَوْنَہٗ وَصَارَتْ صَخْرَۃُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ کَھَیْئَۃِ الْعَجِیْنِ فَرَبَطَ بِھَا دَابَّتَہٗ وَالنَّاسُ یَلْتَمِسُوْنَ بِذٰلِکَ الْمَوْضِعِ التَّبَرُّکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (وفاء الوفاء)

کہا ابونعیم حافظ نے جب کہ داخل ہوئے رسول اکرم ﷺ غار میں حضور نے اپنا سر مبارک پہاڑ کی طرف مائل کیا تاکہ مستور فرمائیں اپنی صورت وتشخص کو ان سے پس نرم کر دیا خدا نے پہاڑ کو یہاں تک کہ داخل فرمایا حضور ﷺ نے سر مبارک اور آرام فرمایا پس نرم ہو گیا پتھر حضور ﷺ کے لئے یہاں تک کہ پتھر میں آپ کی کہنی اور کلائی کا نشان ہو گیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حاجی لوگ اس کی زیارت کا قصد کرتے ہیں اور اسے دیکھتے ہیں اور شب معراج میں پتھر بیت المقدس کا خمیر آٹے کی طرح ہو گیا پس باندھا حضور ﷺ نے اس سے اپنا براق اور لوگ آج تک اس مقام مبارک کو بغرض زیارت تلاش کرتے ہیں۔

کَتَبَ اَبُوالشُّجَاعِ الْبُلَخِیِّ الْمَالِکِیِّ تَحْتَ تَفْسِیْرِ الْاٰیَۃِ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلّٰی فِیْ تَفْسِیْرِ دُرِّالْمَکْنُوْنِ ظَھَرَ اَثَرُ قَدَمَیْہِ فِیْہِ کَمَا ظَھَرَ فِی الْعَجِیْنَ فَھٰذِہٖ مُعْجِزَۃٌ ظَاھِرَۃٌ اَتٰی

Marfat.com

بِهَا الْخَلِيْلُ بِعِنَايَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَحُسْنِ تَوْفِيْقِهٖ وَلَا طَاقَةَ لِاَحَدٍ مِنَ الْبَشْرِانْ يَاتِيَ عَلَيْهَا اِلَّا مَنِ اخْتَصَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالنُّبُوَّةِ وَاَمَّا مَااَتٰى بِهٖ حَبِيْبُهٗ مُحَمَّدٌ فَهُوَ اَبْلَغُ وَاَعْلٰی مِنْهُ لِاَنَّهٗ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَيِ الْخَلِيْلِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَى الْحَجَرِ مَرَّةً وَاحِدَةً حَافِيًا غَيْرَ فَاعِلٍ وَقَدْ ظَهَرَ اَثَرُ قَدَمَيْ حَبِيْبِهٖ عَلَيْهِ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰى فَاعِلًا وَغَيْرَ فَاعِلٍ بَلْ اَثَرَحَافِرِ نَعْلَتِهٖ اَيْضًا فَكَمَا اَثَرُ قَدَمَيْ حَبِيْبِهٖ تَعَالٰی عَلَى الْحَجَرِ لَمْ يَمْحُ وَلَمْ يَضْمَحِلُ مِنْ اَيْدِي الْكُفَّارِ فَكَذَا اَثَرُ قَدَمَيْهِ حِيْنَ رَكِبَ الْبُرَاقَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ۔

ابوشجاع بلخی مالکی نے آیۃ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ کے تحت تفسیر درمکنون میں تحریر فرمایا۔ ظاہر ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کا نقش اس میں جیسا کہ ظاہر ہوا خمیر میں پس یہ معجزہ ظاہرہ حضرت خلیل علیہ السلام لائے۔ اللہ کی عنایت اور اس کی توفیق خیر سے اور کسی انسان میں طاقت نہیں کہ ایسے معجزہ کو لائے مگر جسے اللہ تعالیٰ نبوت سے خاص فرمائے لیکن وہ جو کہ لائے حضور سرور عالم ﷺ پس وہ اس سے ابلغ واعلیٰ ہے اس واسطے کہ ظاہر ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دونوں قدموں کا اثر پتھر پر صرف ایک بار اور ظاہر ہوا حضور ﷺ کے قدموں کا اثر پتھر پر بار بار یکے بعد دیگرے جوتے پہن کر بھی اور برہنہ پا بھی بلکہ نشان ہوا آپ کے خچر کے سم کا پتھر پر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کا اثر کفار کے ہاتھ سے نہ مٹا اور نہ مضمحل ہوا اسی طرح نہ مٹا حضور ﷺ کا نقش قدم جب کہ سوار ہوئے براق پر معراج کی شب میں۔

(تفسیر درمکنون)

اسی طرح امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم خطائی، محمد بن مالکی اسحٰق بن ابراہیم معاویہ بن صالح ثعلبی طرطوسی بیہقی ابونعیم بخاری، امام اعظم ابوحنیفہ کوفی، امام ابراہیم نخعی، شرف الدین

Marfat.com

ابوعبداللہ فاضل صاحب بیہقی ہمزیہ وغیرہم نے دلائل قویہ سے نشان قدم کے ثبوت میں کافی مواد یکجا کر دیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن صفوری رضی اللہ عنہ کے قصیدہ کا یہ شعر بھی کیا خوب ہے:

ذَا الَّذِیْ اِنْ مَشٰی فِی الرَّمْلِ لَا اَثَرَ
یُریٰ لَهٗ وَیُرٰی فِی الصَّخْرِ وَالْجَبَلِ

یہ نبی وہ ہے کہ اگر ریت پر چلتا تو ریت میں اثر نہ دیکھا جاتا اور پتھر پہاڑوں پر اثر دیکھا جاتا حافظ شیرازی بھی اس موقع کے لئے خوب فرما گئے:

برزمینے کہ نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدہ گہ صاحب نظراں خواہد بود

اس سلسلہ میں جی چاہتا تھا کہ حضرات اکابر اولیاء اللہ وعلمائے دین کے مشاہدات واقعات درج کردوں کیونکہ ترتیب کے وقت کتابوں کے انبار سامنے ہیں مگر کتاب کی ضخامت مانع ہے۔

آبِ وضو کی تعظیم

ہم جیسا کہ اوپر کہہ آئے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہر اس شے کو جسے حضور علیہ السلام سے نسبت ہوتی، عزیز و محترم سمجھتے تھے۔ ذیل میں عنوان کے تحت ضروری معمولات اور طریقے درج کئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ مِنْ قُبَّةٍ حَمْرَآءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ بِوَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِکَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَیْئًا یَمْسَحُ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِهٖ۔

ابی جحیفہ سے مروی ہے دیکھا میں نے حضور پاک علیہ السلام کو مکہ میں، آپ مقام ابطح کے خیمہ سرخ چرمی میں رونق افروز تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے آب

Marfat.com

وضو کو تبرکاً لے رہے تھے اور لوگ بھی اس پانی کو تبرکاً لینے کے لئے دوڑ رہے تھے۔ جس کو وہ پانی مل گیا وہ اپنے منہ اور جسم پر ملتا، جس کو نہ ملتا تو وہ اس شخص کے ہاتھ کی تری کو لے کر ملتا۔

اسی طرح کے واقعہ کو دیکھ کر عروہ بن مسعود نے جو قریش کی طرف سے حدیبیہ میں مصالحت پر گفتگو کرنے آئے تھے، اپنی قوم میں جا کر کہا میں نے اصحاب محمد ﷺ کو ان کا جو ادب کرتے ہوئے دیکھا وہ شاہ حبش، قیصر و کسریٰ شاہ ایران کے دربار میں بھی نہ دیکھا۔

امام محمد رہاوی جامع المعجزات میں نقل فرماتے ہیں:

رُوِیَ اَنَّ اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخَذَ شَعْرَیْنِ مِنْ لِحْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ فِیْ بَیْتِہٖ تَبَرُّکًا فَسَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ بَیْتِہٖ صَوْتَ الْقُرْاٰنِ بِاَحْسَنِ الْاَصْوَاتِ وَطَلَبَ الْقَارِیَٔ وَلَمْ یَجِدْ اَحَدًا حَتّٰی اَتٰی اِلٰی مَوْضِعِ الشَّعْرَیْنِ فَسَمِعَ الْقُرْاٰنَ عِنْدَھُمَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَابَکْرٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یَجْتَمِعُوْنَ عَلٰی شَعْرِیْ وَیَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ عِنْدَہٗ۔

مروی ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی داڑھی کے دو بال اپنے گھر میں تبرکاً رکھ دیئے اور اپنے گھر میں قرآن کو اچھی آواز سے پڑھتے ہوئے سنا۔ پڑھنے والے کو تلاش کیا مگر وہاں کسی پڑھنے والے کو نہ پایا، یہاں تک کہ جس جگہ موئے مبارک رکھے تھے وہاں آئے تو اس کے قریب قرآن کریم کو سنا۔ پس آپ حضور ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! کیا تم نہیں جانتے کہ فرشتے ہمارے بالوں پر جمع کئے گئے ہیں اور ان کے نزدیک قرآن پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

تبرکات سے شفا

بخاری شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَبُوْبَکْرٍ وَهُمَا مَاشِیَانِ فَوَجَدَانِیْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهٗ عَلَیَّ فَاَفَقْتُ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

ابن منکدر سے مروی ہے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں بیمار تھا۔ حضور پاک ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیادہ پا عیادت کے لئے تشریف لائے تو مجھے بے ہوش پایا حضور ﷺ نے وضو فرما کر وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا۔ میں ہوش میں آ گیا تو حضور ﷺ کو رونق افروز پایا۔

حضور ﷺ کے پیالہ کی تعظیم

بخاری شریف میں ہے:

عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ رَاَیْتُ قَدَحَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْقَدَحِ اَکْثَرَ مِنْ کَذَا وَکَذَا قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَنَّهٗ کَانَ فِیْهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ یَّجْعَلَ مَکَانَهَا حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْفِضَّةٍ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْطَلْحَةَ لَا تُغَیِّرَنَّ شَیْئًا صَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَکَهٗ۔

عاصم احول سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کے پاس نبی کریم علیہ الصلوٰۃ التسلیم کا پیالہ دیکھا انہوں نے کہا کہ میں نے اس پیالہ میں بارہا حضور ﷺ کو پانی پلایا ہے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اس پیالے میں ایک لوہے کا حلقہ تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ بجائے لوہے کے سونے یا چاندی کا حلقہ ڈال لیں، پس ابوطلحہ نے ان سے کہا جس چیز کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا ہے اس میں کچھ تغیر و تبدل نہ کرو پس آپ نے اس کو ایسے ہی چھوڑ دیا۔

علامہ ابن حجر شمائل میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے سے وہ پیالہ ۸ لاکھ درہم میں خریدا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ پیالہ بصرہ میں دیکھا اور اس میں تبرکاً پانی پیا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس ایک جبہ تھا اس کے متعلق حدیث میں ذیل کے الفاظ ہیں:

اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيَالِسَةً وَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى تُشْفٰى بِهَا۔

یعنی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بعد وفات حضور ﷺ کے جبہ مبارکہ کو جو ان کے پاس تھا، غسل دے کر مریضوں کو پلاتیں، مریض شفا پاتے۔

عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَبَسَطَتْ نِطْعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِي الطِّيْبِ فَقَالَ يَااُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ ان کے یہاں آ کر قیلولہ فرمایا کرتے تھے اور آپ کو پسینہ بہت آیا کرتا تھا، ام سلیم رضی اللہ عنہا اس کو پونچھ کر جمع کر لیتیں اور اس کو خوشبو میں ملا لیتی تھیں، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے ام سلیم یہ کیا؟ عرض کیا کہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو خوشبو میں ملا لیتے

Marfat.com

ہیں اور وہ سب خوشبوؤں سے اچھا ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب الطب میں عثمان بن عبداللہ سے مروی ہے:

قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَھْلِیْ اِلٰی اُمِّ سَلْمَۃَ بِقَدَحٍ مِنْ مَّآءٍ وَّکَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اَوْشَیْءٌ بَعَثَ فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ تُمْسِکُہٗ فِیْ جُلْجُلٍ مِّنْ فِضَّۃٍ۔ الخ

میرے اہل نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیالہ دے کر بھیجا۔ جب کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور مرض ہوتا ایک بڑے برتن میں پانی لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیتے۔ انہوں نے چاندی کی ایک نلی میں حضور ﷺ کے موئے مبارک کو رکھ چھوڑا تھا ضرورتاً اس کو نکال کر پانی میں غسل دیتیں، وہ پانی مریضوں کو پلایا جاتا۔

علامہ قاضی عیاض حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے ذیل کی روایت نقل کرتے ہیں:

قَالَتْ کَانَ لِاَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قُصَّۃٌ فِیْ مَقْدَمِ رَاْسِہٖ اِذَا قَعَدَ وَاَرْسَلَھَا اَصَابَتِ الْاَرْضَ فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَحْلِقُھَا فَقَالَ لَمْ اَکُنْ بِالَّذِیْ یَحْلِقُھَا وَقَدْمَسَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کی جانب بالوں کا ایک مٹھا بندھا ہوا تھا۔ جب اسے بیٹھ کر کھولتے تھے تو وہ زمین تک لٹک جاتا، لوگوں نے کہا تم اسے کیوں نہیں منڈواتے؟ فرماتے کیونکر منڈواؤں حالانکہ حضور ﷺ نے اس کو اپنے ہاتھوں سے چھوا ہے۔

امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال وصیت فرمائی:

Marfat.com

اِنِّیْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ لِحَاجَۃٍ فَتَبِعْتُہٗ بِاِدَاوَۃٍ فَاَعْطَانِیْ اَحَدَ ثَوْبَیْہِ الَّذِیْ یَلِیْ جَسَدَہٗ فَخَبَأْتُہٗ لِھٰذَا الْیَوْمِ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَظْفَارِہٖ وَشَعْرِہٖ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَخَذْتُہٗ وَخَبَأْتُہٗ لِھٰذَا الْیَوْمِ فَاِذَا اَنَامِتُّ فَاجْعَلْ ذٰلِکَ الْقَمِیْصَ دُوْنَ کَفْنِیْ مِمَّا یَلِیْ جَسَدِیْ وَخُذْ ذٰلِکَ الشَّعْرَ وَالْاَظْفَارَ فَاجْعَلْہُ فِیْ فَمِیْ وَعَلٰی عَیْنَیَّ وَمَوَاضِعِ السُّجُوْدِ مِنِّیْ۔

میں حضور ﷺ کی صحبت ومعیت سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور پاک ﷺ حاجت کے لئے تشریف لے گئے میں لوٹا لے کر ساتھ ہوا۔ آپ نے وہ کرتہ جو بدن اقدس کے متصل تھا مجھے عطا فرمایا۔ میں نے آج کے لئے اسے چھپا رکھا تھا اور ایک روز آپ ﷺ نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔ میں نے لے کر اس دن کے لئے اٹھا رکھے جب میں مر جاؤں تو حضور ﷺ کی قمیص شریف کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا اور موئے مبارک اور ناخنوں کو میرے منہ آنکھوں اور پیشانی وغیرہ اور سجدہ کرنے کی جگہوں پر رکھنا۔

حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے پاس حضور پاک ﷺ کا حنوط کیا ہوا مشک تھا وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کیا جائے۔ (رواہ البیہقی فی سننہ)

اسی طرح حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق حضور ﷺ کے موئے مبارک اور حضور کی ایک چھوٹی چھڑی کو آپ کے ساتھ دفن کیا گیا۔ (رواہ البیہقی وابن عساکر)

غرض جمیع اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور انور ﷺ کے تبرکات کی عظمت فرماتے اور وہ تمام اشیائے مبارکہ جو حضور ﷺ سے منسوب تھیں ان کا احترام کرتے تھے۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان درختوں کو نہ کاٹا جن کے نیچے بیعت الرضوان واقع ہوئی تھی۔

Marfat.com

حضرات متقدمین علماء ومشائخ نے اصحاب کبار کے مبارک طریقوں کے مطابق ہی آثار شریفہ کو محترم سمجھا اور اپنے یہاں کے معمولات میں ان تبرکات کی زیارت وغیرہ کو داخل کیا، الحمد للہ! کہ یہ آثار مبارکہ آج بھی اپنے فیوض جاری کئے ہوئے ہیں۔

ان تبرکات کا احترام ہر وقت علمائے محققین کے نزدیک امت پر ضروری ہے۔ افسوس کہ جن لوگوں نے تبرکات و آثار شریفہ کے ساتھ شرک و بدعت کا نام لے کر گستاخیاں کیں وہ درحقیقت محبت بارگاہ رسالت سے کوسوں دور ہیں۔ محبت والوں کا وہ طریقہ نہیں جو انہوں نے اختیار کیا۔

شدرحال یعنی دور دراز سے نیت کر کے زیارت کے لئے آنا

متقدمین علمائے کرام نے اس امر کو بھی کافی تحقیق کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صلحاء کے مزارات پر نیت کر کے حاضر ہونا صحیح ہے۔

علمائے محققین نے آیت ذیل سے استناد فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ (النساء: ٦٤)

یعنی اگر یہ لوگ جس وقت کہ ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر، آئیں تمہارے پاس پس بخشش مانگیں اللہ سے اور بخشش مانگیں ان کے واسطے رسول اللہ پائیں گے اللہ کو مہربان توبہ قبول کرنے والا۔

قَالَ ابْنُ حَجَرِ الْمَكِّيّ فِيْ جَوَاهِرِ الْمُنَظَّمِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ دَالَّةٌ عَلٰى تَرْغِيْبِ الْمُسْلِمِيْنَ لِلسَّفَرِ وَالْمَشْيِ وَالْحُضُوْرِ فِيْ خِدْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِسْتِغْفَارِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَيْضًا دَالَّةٌ عَلَى الْحُضُوْرِ...... بَعْدَ الْاِنْتِقَالِ لِلْاِسْتِغْفَارِ لِاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ بِهَيْئَةِ الَّتِيْ كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ وَلَمْ يُبَدَّلْ مِنْهُ شَيْءٌ۔

Marfat.com

کہا ابن حجر مکی نے یہ آیت دلالت کرتی ہے مسلمانوں کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری کی رغبت دلانے پر برائے طلب استغفار اور دلالت کرتی ہے حضور ﷺ کی دعائے شریفہ کے حصول کے لئے بعد وفات حاضری پر کیونکہ تحقیق حضور پاک ﷺ زندہ ہیں بدن وروح کے ساتھ اور اس ہیئت کے ساتھ ہیں جیسے قبل وفات تھے اور آپ میں کچھ تغیر بھی نہیں ہوا۔

علامہ قاضی عیاض فرماتے ہیں:

وَشَدُّ الرِّحَالِ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاجِبٌ وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ هٰهُنَا وَجُوْبُ نُدْبٍ وَتَرْغِیْبٍ وَتَاکِیْدٍ۔

باندھنا کجاوے کا قبر نبی ﷺ کی طرف واجب ہے اور مراد اس مقام پر واجب سے وجوب استحباب وترغیب وتاکید ہے۔

فتح القدیر میں ہے:

قَالَ مَشَآئِخُنَا زِیَارَةُ قَبْرِهٖ مِنْ اَفْضَلِ الْمَنْدُوْبَاتِ۔

ہمارے مشائخ نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کے مزار شریفہ کی زیارت مستحبات میں سے بزرگ تر مستحب ہے۔

زِیَارَةُ قَبْرِهِ الشَّرِیْفِ مَنْدُوْبَةٌ بَلْ قِیْلَ وَاجِبَةٌ لِّمَنْ لَهٗ سَعَةٌ وَیَبْدَءُ بِالْحَجِّ اِنْ کَانَ فَرْضًا وَیُخَیَّرُ اِنْ کَانَ نَفْلًا۔

زیارت قبر شریف مستحب ہے بلکہ بعض نے کہا واجب ہے اس کے لئے جو طاقت رکھتا ہو اور شروع کرے ساتھ حج کے اگر ہو فرض کا اگر ہو نفل کا تو اختیار ہے۔

وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِیُّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا تَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (وفاء الوفاء ص ۱۳۴۰)

دار قطنی نے نقل کیا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کے لئے بغیر

Marfat.com

کسی دوسری حاجت کے آیا تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

جانب مخالف کا استدلال

شد رحال کی بحث میں ذیل کی حدیث سے مخالفین استدلال کرتے ہیں:

لَاتَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

نہ باندھو تم کجاوے اونٹوں کے مگر تین مسجدوں کی طرف، مسجد کعبہ، مسجد مدینہ، مسجد بیت المقدس۔

اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مخالفین ومنکرین کہتے ہیں کہ جب حدیث میں صرف تین مسجدوں کی طرف بہ نیت سفر کجاوے کس کر جانے کی اجازت ہے تو پھر زیارت روضہ رسول کریم ﷺ ودیگر مزارات اولیاء پر بہ سلسلہ عرس وغیرہ جانا ممنوع ہوا۔

دفع اشتباہ

اس موقع پر جو ممانعت کی گئی ہے اس سے مراد سفر مسجد ہے نہ کہ ہر سفر۔ چنانچہ علامہ زین الدین فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُرَادَ مِنْهُ حُكْمُ الْمَسَاجِدِ فَقَطْ وَاَنَّهٗ لَاتَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰی مَسْجِدٍ مِّنَ الْمَسَاجِدِ غَيْرِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ وَاَمَّا قَصْدُ غَيْرِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الرِّحْلَةِ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَفِی التِّجَارَةِ وَفِی التَّنَزُّهِ وَزِيَارَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُشَاهَدَةِ وَزِيَارَةِ الْاِخْوَانِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَلَيْسَ دَاخِلًا فِی النَّهْیِ وَقَدْ وَرَدَ ذٰلِكَ مُصَرَّحًا بِهٖ فِیْ بَعْضِ الْاَحَادِيْثِ۔

اس سے مراد مسجدوں کا حکم بیان کرنا ہے فقط اور یہ کہ نہ باندھے جائیں کجاوے کسی اور مسجد کی طرف سوا ان تین مساجد کے (کیونکہ) ان کے سوا سب مساجد حکم

Marfat.com

ثواب میں برابر ہیں لیکن غیر مساجد کا بطریق سفر طالب علمی، تجارت، تفریح، زیارت صالحین، بھائیوں سے ملنے کے لئے اور مثل اس کے حکم نہی میں داخل نہیں ہیں۔ بعض احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے۔

اسی قسم کی تصریحات علامہ نووی، ملا علی قاری، قاضی عیاض وغیرہم نے فرمادی ہیں کہ یہ حدیث ان مساجد میں نماز کی فضیلت سے متعلق ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صلحاء واولیاء اللہ کی زیارت وطلب علم وغیرہ کی نیت سے سفر کرنا ممنوع ہے۔

تقبیل ابہامین یعنی بوقت اذان انگوٹھے چومنا

علمائے متقدمین کے وقت سے اب تک یہ معمول ہے کہ جس وقت مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہے تو سامعین انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہیں یہ طریقہ بھی صحیح اور مستند ہے۔ اس فعل میں بھی حضور ﷺ کے نام نامی کی عظمت وتوقیر مقصود ہے جس کا حکم نص قطعی سے ثابت ہے۔

ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَيِ السَّبَّابَتَيْنِ وَمَسَحَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِيْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ۔

دیلمی نے فردوس میں ذکر کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب انہوں نے مؤذن کا قول اشهد ان محمداً رسول الله سنا، چوما اپنے دونوں پوروں کو انگشت شہادت کے اور لگایا دونوں کو آنکھوں پر پس حضور ﷺ نے فرمایا جو میرے دوست کی طرح یہ فعل کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ

Marfat.com

عَشْرِ الْمُحَرَّمِ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ حِذَاءَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَبَّلَ اَبُوْبَکْرٍ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَوَضَعَهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ وَقَالَ قُرَّةُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا فَرَغَ بِلَالٌ مِنَ الْاَذَانِ تَوَجَّهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ یَااَبَا بَکْرٍ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ۔

رسول اکرم ﷺ عشرہ محرم میں مسجد کے اندر تشریف لائے، ستون مسجد کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی۔ جب اشهد ان محمدًا رسول الله پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کا اور اپنی دونوں آنکھوں کو لگایا اور کہا ''قرۃ عینی بک یارسول الله'' پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو حضور پاک ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جس نے تیری مانند کیا خدا اس کے گناہ بخش دے گا۔

مسند فردوس میں ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ عِنْدَ سِمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِی الْاَذَانِ اَکُوْنُ اَنَا قَائِدَهٗ وَمُدْخِلَهٗ فِی الْجَنَّةِ۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اشهد ان محمدًا رسول الله سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما، میں اس کا جنت میں قائد اور داخل کرنے والا ہوں گا۔

شرح وقایہ میں ہے:

Marfat.com

اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مِنَ السُّنَّةِ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ وَاَنْ يَّقُوْلَ عِنْدَ التَّقْبِيْلِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ عَيْنَيَّ وَنَوِّرْهُمَا۔

یہ فعل سنت ہے اور سنت خلفائے کرام ہے۔ انگوٹھے چومتے وقت کہے کہ اے خدا! تو میری آنکھوں کی حفاظت فرما اور انہیں منور فرما۔

ابن سیرین نے کہا:

وَهُوَ مُجَرَّبٌ كُنْتُ اٰمِرًابِهٖ مَنْ كَانَ بِعَيْنِهٖ نَوْعُ غِشَاوَةٍ۔

وہ فعل مجرب ہے جس کسی کی آنکھ میں جھلی ہوتی تو میں اسے اس فعل کے کرنے کا حکم دیتا۔

ابن خلکان نے کہا:

مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ وَدَاوَمَ عَلَيْهِ اٰمِنَ مِنَ الضَّرَرِ مِنْ عَيْنِهٖ مَادَامَ حَيًّا۔

جس کسی نے یہ فعل پابندی سے کیا وہ امن میں رہے گا آنکھ کے ضرر سے، جب تک زندہ رہے گا۔

غرض انگوٹھوں کا بوقت اذان چوم کر آنکھوں پر لگانا صحیح اور باعث برکت اور ثابت الاصل ہے۔

حضرات اولیاء اللہ کا مرتبہ وعظمت

حضرات اولیاء کاملین کی مقدس زندگیوں کا خلاصہ یہ تھا کہ وہ جیتے تو خدا کے لئے اور وصال فرماتے تو خدا کے لئے، ان کی ہر ادا شریعت مطہرہ کا آئینہ تھی۔ فنافی اللہ اور فنافی الرسول ہو کر انہوں نے یہ عزت وعظمت پائی کہ حیات وممات دونوں حالتوں میں خدا کی مخلوق ان سے شرفیاب ہو کر صراط مستقیم پر پہنچی۔

موجودہ دور الحاد ودہریت میں ان نفوس قدسیہ کو خواہ کن الفاظ سے یاد کرلیا جاوے مگر یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اولیائے کاملین اور ان مبلغین اسلام کی وجہ سے ہر گوشہ میں اسلام

Marfat.com

پہنچا انہوں نے جو غیر معمولی تبلیغی و تعمیری خدمتیں فرمائیں ان کو فراموش کرنا حقیقت سے انکار کرنا ہے۔ ان کی خانقاہیں اور تبلیغی نظام تاریک سے تاریک مقام پر بھی قائم تھا ان کے تابعین و خلفاء کی جدو جہد کا یہ نتیجہ ہے کہ ہندوستان کے ہر گوشہ میں مسلمان نظر آ رہے ہیں۔ یقین رکھو کہ جو کام سلاطین اسلام کی شمشیریں نہ کر سکیں وہ ان کملی پوش بزرگوں نے کر دکھایا ان کے پاس ظاہری طور پر نہ تو سرمایہ تھا نہ دولت و ثروت کے انبار، ٹوٹی چٹائیاں ان کا فرش تھیں وقت آنے پر تلواروں کی بجائے شاخ درخت سے کام لیتے۔ وہ ایک طرف خطبہ کے خطیب، مسند درو افتاء کے مدرس و مفتی نظر آتے تو دوسری جانب میدان کارزار میں صف اول کے مجاہد و علمبردار اسلام ہوتے۔ مختصر یہ کہ ان کی زندگی سیرت رسول اکرم ﷺ اور حیات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک نمونہ تھی اور وہ صحیح معنوں میں اسلامی حکومت اور غلبہ اسلامی کے داعی تھے، ان کی سیرت مبارکہ اپنے اندر آج بھی ہزاروں سبق آموز مثالیں رکھتی ہے۔ ان میں اکثر و بیشتر کن فیکون کے مرتبہ پر فائز تھے، بحر و بر پر ان کا تسلط تھا، انتظام عالم ان کے سپرد تھا اور اب بھی ہے۔ تم دیکھو آج بھی جب کہ ان افراد کو صدیاں گزر چکی ہیں مگر وہ زائرین کے قلوب کا تزکیہ فرماتے ہیں، کسی بڑے سے بڑے مادی بادشاہ کے دربار میں وہ شوکت نہیں جو ان کے مزارات پر ہے، ہر حصہ ملک کے باشندے ان کی تجلیات روحانی اور دید و لقاء کی خواہش میں کھنچے چلے آتے ہیں۔ جس طرح خدا نے ان کو زندگی میں مرجع خلائق بنایا تھا۔ آج بھی بعد وصال انہیں یہ قوت دی ہے کہ جسے جو چاہیں عطا فرمائیں اور بوقت مصیبت حاجت مندوں کی درخواست کو قبول فرمائیں یا خدا کے دربار میں سفارش کریں۔

قرآن کریم، اولیاء اللہ اور متقین کا اعزاز و مرتبہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ (یونس: ۶۲ تا ۶۴)

خبردار ہو بیشک جو اللہ کے اولیاء ہیں ان پر نہ کچھ ڈر ہے نہ وہ غمگین ہوں گے جو کہ ایمان لائے اور تقوٰے کرتے رہے ان کے لئے خوشخبری ہے دنیوی زندگی اور

Marfat.com

آخرت میں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ
الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾

(نساء:۶۹)

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء، صلحاء کے ساتھ اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (انفال:۳۴)

متقی ہی اس کے ولی ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ (نساء:۱۳)

اور جو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ جنت کے باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ (نساء:۵۷)

اور وہ لوگ جو کہ ایمان لائے اور نیک عمل کئے عنقریب ہم ان کو جنت میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۹﴾

(مائدہ:۹)

اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان سے خدا نے ان کی مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا۔

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

(رعد:۲۹)

جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

احادیث اور اولیائے کاملین کا مرتبہ

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ سے حضرات اولیائے کاملین کا اعزاز معلوم ہوا۔ ذیل میں احادیث شریفہ درج کی جاتی ہیں:

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ فِیْ مُسْنَدِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْصُرُ الْقَوْمَ بِاَضْعَفِهِمْ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ قوم کی مدد کرتا ہے ان کے ضعیف تر لوگوں کے سبب سے۔

عَنْ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَى الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِيْرِ اَلْاَبْدَالُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ بِهِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ۔

طبرانی نے کبیر میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا میری امت میں تیس ابدال ہیں انہیں کی بدولت زمین قائم ہے اور انہیں کی وجہ سے تم پر مینہ اتارا جاتا ہے اور انہیں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا مِثْلَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ بِهِمْ تُسْقَوْنَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ۔

Marfat.com

زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس ابدال سے جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پرتو ہوں گے انہیں کے سبب تم کو مینہ ملے گا اور انہیں کی بدولت مدد پاؤ گے۔

سلسلہ ولایت کا اجراء و بقاء

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا یَزَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا یَحْفَظُ اللّٰہُ بِھِمُ الْاَرْضَ کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ اٰخَرَوَھُمْ فِی الْاَرْضِ کُلِّھَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ ﷺ نے فرمایا چالیس مرد قیامت تک ہوا کریں گے جن سے اللہ زمین کی حفاظت کرے گا۔ جب ان میں سے ایک انتقال کر جائے گا خدا اس کی جگہ دوسرا قائم فرمائے گا اور وہ ساری زمین میں ہیں۔

اولیاء اللہ سے دشمنی خدا سے دشمنی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ اٰذٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یَبْصُرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ ﷺ نے فرمایا میرے خدا کا ارشاد ہے جس نے میرے ولی کو ستایا پس میں اجازت دیتا ہوں اس کو کہ وہ مجھ سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔ پس ہو جاتا ہوں میں اس کا کان جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا

Marfat.com

ہے تو اسے ضرور دے دیتا ہوں۔

مذکورہ بالا احادیث میں جن عظیم الشان الفاظ میں حضرات اولیاء اللہ کے مراتب بیان کئے گئے وہ اپنی جگہ اس قدر واضح ہیں کہ کسی تشریح کی مطلقاً ضرورت نہیں۔

استعانت واستمداد اولیاء

مصیبت و تکلیف کے وقت اولیاء اللہ سے ان کی زندگی میں اور بعد وصال ان سے مدد مانگنا یا استغاثہ کرنا عقیدۂ حقہ ہے جس کا ثبوت ائمہ وفقہاء نے کافی طریقہ سے پیش کیا ہے۔ بلاشبہ خدا نے انہیں یہ مراتب دیئے ہیں کہ وہ اس حکم سے جسے جو چاہیں دے دیں۔ وہ پکارنے والے کی صدا سن کر جواب دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے میت کا حال بعد انتقال معلوم کرنا چاہیئے تا کہ یہ اندازہ ہو جائے کہ وہ کس حالت میں ہیں؟

میت کا قبر میں کیا حال ہوتا ہے؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَالصَّدَقَةُ عَنْهُمْ۔

(شعب الایمان ۷۹۰۵) (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس والبیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کیا فرمایا حضور نے نہیں ہے مردہ اپنی قبر میں مگر مثل ڈوبنے والے کے، طالب فریاد رس ہے انتظار کر رہا ہے باپ یا ماں یا معتمد دوست کی دعا کا تو جب دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کا دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اللہ دنیا

Marfat.com

والوں کی دعا سے اہل قبور پر پہاڑ جیسے خیر و برکات اور انوار داخل کرتا ہے اور بیشک مردوں کے لئے زندوں کا تحفہ ان کے لئے مغفرت چاہنا اور ان کی طرف سے صدقہ دینا ہے۔

مردے سنتے ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ کَانَ یَعْرِفُہٗ فَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِلَّا عَرَفَہٗ وَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔ (وفاء الوفاء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا نہیں گزرتا کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر پر مگر وہ اس کو پہچانتا اور جب سلام کرتا ہے تو اسے پہچان کر جواب سلام دیتا ہے۔

عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ اَخِیْہِ فَیَجْلِسُ عِنْدَہٗ اِلَّا اسْتَاْنَسَ بِہٖ حَتّٰی یَقُوْمَ۔ (رواہ البیہقی والوفاء الوفا)

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا نہیں ہے کوئی شخص کہ زیارت کرے اپنے بھائی کی قبر کی اور اس کے پاس بیٹھے مگر وہ مردہ اس سے انس پکڑتا ہے جب تک کہ زیارت کرنے والا کھڑا نہ ہو جائے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔ (رواہ البیہقی، حدیث ۹۲۹۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا جس وقت کوئی شخص قبر کی طرف سے گزرتا ہے تو مردہ اس کو پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

اَنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا۔ (رواہ مسلم)

جب لوگ دفن کر کے واپس جاتے ہیں تو مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

Marfat.com

اَخْرَجَ الطَّبْرَانِی فِی الْاَوْسَطِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو الْحَاکِمُ صَحَّحَهٗ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَقَفَ عَلٰی مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ حِیْنَ رَجَعَ مِنْ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّکُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ اللّٰهِ تُرْزَقُوْنَ زُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَیْهِمْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

اخراج کیا طبرانی نے اوسط میں ابن عمر سے اور بیہقی نے اس کی تصحیح کی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ، مصعب بن عمیر اور ان کے اصحاب کی قبر کے پاس احد کی واپسی پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ تم زندہ ہو اللہ کے پاس سے رزق پاتے ہو جب سلام کیا جائے تو وہ جواب سلام دیتے ہیں پس قسم ہے خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے نہیں سلام کرے گا کوئی ان پر مگر وہ اس کا جواب دیں گے قیامت تک۔

کابر و صلحاء کے مشاہدات

مذکورہ بالا احادیث سے مردوں کی وہ کیفیت جو ان کی سماعت وغیرہ سے متعلق تھی ظاہر ہو گئی ب ہم یہاں اکابر و صلحاء کے مشاہدات نقل کرتے ہیں تاکہ پوری طرح سماع موتی کی حقیقت سمجھ میں آ جائے۔

قَالَ الْیَافِعِیُّ فِیْ کِفَایَةِ الْمُعْتَقِدِ اَخْبَرَنَا بَعْضُ الْاَحِبَّاءِ عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِیْنَ اَنَّهٗ کَانَ یَاْتِیْ قَبْرَ وَالِدِهٖ فِیْ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ وَیَتَحَدَّثُ مَعَهٗ۔

حضرت یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کفایت المعتقد میں بعض صلحاء سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنے والد کی قبر پر بعض اوقات آتے جاتے اور ان سے باتیں کرتے۔

Marfat.com

اَخۡبَرَنَا اَبُوۡعَبۡدِاللّٰهِ الۡحَافِظُ قَالَ سَمِعۡتُ اَبَا يَعۡلٰى حَمۡزَةَ بۡنَ مُحَمَّدٍ الۡعَلَوِىَّ قَالَ سَمِعۡتُ هَاشِمَ بۡنَ مُحَمَّدِ الۡعُمَرِىُ يَقُوۡلُ اَخَذَنِىۡ اَبِىۡ بِالۡمَدِيۡنَةِ اِلٰى زِيَارَةِ قُبُوۡرِ الشُّهَدَآءِ فِىۡ يَوۡمِ جُمُعَةٍ بَيۡنَ طُلُوۡعِ الۡفَجۡرِ وَالشَّمۡسِ فَكُنۡتُ اَمۡشِىۡ خَلۡفَهٗ فَلَمَّا انۡتَهٰى اِلَى الۡمَقَابِرِ رَفَعَ صَوۡتَهٗ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ قَالَ فَاُجِيۡبَ وَعَلَيۡكَ السَّلَامُ يَا اَبَاعَبۡدِ اللّٰهِ فَالۡتَفَتَ اَبِىۡ اِلَىَّ فَقَالَ اَنۡتَ الۡمُجِيۡبُ يَا بُنَىَّ فَقُلۡتُ لَا فَاَخَذَ يَدِىۡ فَجَعَلَنِىۡ عَنۡ يَمِيۡنِهٖ ثُمَّ اَعَادَ السَّلَامَ ثُمَّ جَعَلَ كُلَّمَا سَلَّمَ عَلَيۡهِمۡ يَرُدُّ عَلَيۡهِ السَّلَامَ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَخَرَّ سَاجِدًا شُكۡرًا لِّلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

خبر دی ہم کو ابوعبداللہ الحافظ نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے ابو یعلی حمزہ بن محمد علوی سے انہوں نے کہا سنا ہم نے ہاشم بن محمد عمری سے کہتے تھے کہ میرے والد مجھے ہاتھ پکڑ کر مدینہ شریف میں جمعہ کے دن شہداء کی قبور کی زیارت کے لئے طلوع فجر و آفتاب کے درمیان لے گئے، میں ان کے پیچھے چل رہا تھا۔ جب قبرستان میں پہنچے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا تم پر سلام ہو تو تم نے صبر کیا پس اچھی ہوئی عاقبت مردوں نے جواب دیا اے ابا عبداللہ وعلیکم السلام۔ پس والد میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا تو نے جواب دیا میں نے عرض کیا نہیں۔ پس میرا ہاتھ پکڑ کر سیدھی جانب لے گئے اور سابق کی طرح پھر سلام کیا مردوں نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ یہاں تک کہ اسی طرح تین بار واقع ہوا۔ پس میرے والد سجدے میں گر گئے اور اللہ کا شکر ادا کیا (شاید اس وقت ظاہر پرست جو حقیقت سے بے خبر ہیں سجدہ کرتے ہوئے انہیں مشرک بنادیں حالانکہ ان کا سجدہ ادائے شکر الٰہی کا تھا۔) (مؤلف)

Marfat.com

بیہقی نے ابودرداء اور ہاشم بن محمد سے روایت کیا:

قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ اِنَّهٗ كَانَ يَزُوْرُ قَبْرَ اَبِيْهِ فَطَالَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَزُوْرُ التُّرَابَ فَاَرَاَيْتُهٗ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ مَالَكَ لَاتَفْعَلُ بِيْ كَمَا كُنْتَ تَفْعَلُهٗ؟ فَقُلْتُ اَزُوْرُ التُّرَابَ فَقَالَ: لَاتَعْجَلْ يَا بُنَيَّ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتَ تُشْرِفُ عَلَيَّ فَيُبَشِّرُنِيْ بِكَ جِيْرَانِيْ وَلَقَدْ كُنْتَ تَنْصَرِفُ فَمَا اَزَالُ اَرَاكَ حَتّٰى تَدْخُلَ الْكُوْفَةَ۔

(شرح احیاء العلوم) شعب الایمان حدیث ۹۲۹۷)

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں اے میرے بیٹے تم اب زیارت کو کیوں نہیں آتے جس طرح پہلے آتے تھے۔ میں نے کہا کہ کیا مٹی کی زیارت کو آؤں والد نے فرمایا بیٹا ایسا مت کہو خدا کی قسم جس وقت تم آتے ہوئے دکھائی دیتے ہو اسی وقت میرے پڑوسی تمہارے آنے کی مجھے خبر اور خوشخبری دیتے ہیں اور جب تم واپس ہوتے ہو تو میں تم کو برابر دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تم شہر کوفہ میں داخل ہو جاتے ہو۔

حضرت جدی وسندی مولانا فضل رسول صاحب بدایونی قدس سرہ النورانی نے تصحیح المسائل میں حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کی روایت کو الفاظ ذیل میں نقل فرمایا ہے:

قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ اِلَّا وَيَعْلَمُ مَا يَكُوْنُ فِيْ اَهْلِهٖ بَعْدَهٗ اَنَّهُمْ يَغْسِلُوْنَهٗ وَيُكَفِّنُوْنَهٗ وَاَنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ۔

یعنی مردے اپنے اہل وعیال کو جانتے ہیں مرنے کے بعد اور جنہوں نے غسل دیا اور کفن دیا ان کو دیکھتا اور پہچان لیتے ہیں۔

قَالَ الشَّيْخُ عَلِيُّ بْنُ هَيْتِيْ زُرْتُ مَعَ سَيِّدِي الشَّيْخِ عَبْدِالْقَادِرِ وَالشَّيْخِ بَقَاقَبْرَ الْاِمَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

Marfat.com

فَشَهِدْتُهُ خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَضَمَّ الشَّيْخَ عَبْدَالْقَادِرِ قَدْ اَفْتَقِرُ اِلَيْكَ۔

حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے بمعیت حضرت شیخ عبدالقادر وحضرت شیخ بقا، حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کی میں نے مشاہدہ کیا کہ حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر سے نکلے اور حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سینے سے لگا کر آپ کو خلعت پہنائی اور ارشاد فرمایا میں تمہاری طرف محتاج ہوں۔

وَقَالَ زُرْتُ مَعَ الشَّيْخِ عَبْدِالْقَادِرِ قَبْرَ مَعْرُوْفِ الْكَرْخِيِّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَيْخُ مَعْرُوْفُ عَبَرْنَاكَ بِدَرَجَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ مِنَ الْقَبْرِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَيِّدَ اَهْلِ الزَّمَانِ۔

(قلائد الجواہر مصری)

انہیں حضرت شیخ علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کی آپ نے فرمایا سلام ہو تم پر اے معروف کرخی ہم آپ سے دو درجے آگے نکل گئے۔ جواب میں انہوں نے فرمایا تم پر سلام اے تمام زمانہ کے لوگوں کے سردار۔

صاحب حصن حصین نے اسناد قوی کے ساتھ نقل کیا کہ حدیث میں وارد ہے کہ جب کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ تین بار کہے:

يَاعِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَاعِبَادَاللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَاعِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَّا تَرَاهُمْ۔

اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ بیشک اللہ کے ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

Marfat.com

تصرفات اولیاء اللہ پر شاہ عبدالعزیز صاحب کے اقوال

اب ہم ذیل میں شاہ عبدالعزیز صاحب (جو مولوی اسمٰعیل اور سید احمد بریلوی کے پیران عظام میں ہیں) چند اقوال نقل کرتے ہیں۔

شاہ صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں:

"بعضے از اولیاء اللہ را، کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اندریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اندو استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمی گرددواویسیاں تحصیل کمالات باطنی از آنہا می نمایندوارباب حاجات ومطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابندوزبان حال آنہا دراں وقت ہم مترنم بائیں مقال است من آیم بجاں گرتو آئی بہ تن۔"

یہی شاہ صاحب تحفۂ اثناعشریہ میں فرماتے ہیں:

"حضرت امیر ذریۃ طاہرۃ اوتمام امت برمثال مریداں ومرشداں می پرستند امور تکوینیہ رابایشاں وابستہ می دانند وفاتحہ ودرود وصدقات ونذر بنام ایشاں رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ باجمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔"

ان عبارات میں حضرات اولیاء اللہ کے مراتب کو جس طرح بیان کیا گیا اور انہیں حل مشکلات حتیٰ کہ امور تکوینیہ کے اختیارات تک کو ظاہر کیا گیا وہ قابل نصیحت ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدائے برتر نے اولیاء اللہ کو اپنے فضل سے قدرت دی ہے کہ وہ بعد انتقال جہاں چاہیں تصرف کریں اور جسے چاہیں دے دیں اور جس کے لئے چاہیں خدا سے اس کی سفارش فرمادیں۔

مزارات سے مجتہدین کا توسل کرنا

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے جب کوئی حاجت پیش آتی ہے دو رکعت

Marfat.com

نماز پڑھ کر امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر دعا مانگتا ہوں خدا پوری فرماتا ہے (اسے امام ابن حجر مکی نے خیرات الحسان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان میں نقل کیا) اسی طرح حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کا مزار پاک استجابت دعا کے لئے مجرب ہے۔

اہل سمرقند پر جب قحط واقع ہوا تو بعض صالحین سے رجوع کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے مدد چاہو اور قبر بخاری کو وسیلہ بنا کر دعا مانگو تو بارش ہوگی چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ سات روز تک دعا کی گئی۔ باران رحمت نازل ہوا۔ (ملا علی قاری نے اس واقعہ کو مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں نقل فرمایا) اس قسم کی مثالیں کتب سیر و تاریخ میں بکثرت موجود ہیں۔ ہم ان چند روایات پر اکتفا کرتے ہیں۔

مردوں کی حرمت وعزت کرنا

علامہ محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

اَلْاِتِّفَاقُ عَلٰی حُرْمَةِ مُسْلِمٍ مَيْتَةٍ كَحُرْمَتِهٖ حَيًّا۔

یہ امر متفق علیہ ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت زندہ جیسی ہے۔

اَلْمَيِّتُ يُؤْذِيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ مَا يُؤْذِيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

قبر میں مردہ کو وہی چیزیں تکلیف پہنچاتی ہیں جو اس کے گھر میں تکلیف دیتی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ سے روایت فرماتے ہیں:

اَذَى الْمُؤْمِنُ فِيْ مَوْتِهٖ كَاَذَاهُ فِيْ حَيَاتِهٖ۔

مومن کو مرنے کے بعد اذیت دینا ایسا ہی ہے جیسا اسے زندگی میں اذیت دینا۔

قبر پر بیٹھنے کی ممانعت

حضرت عمارہ بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ اِنْزِلْ لَاتُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا

Marfat.com

يُؤْذِيكَ۔

حضور ﷺ نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھ کر فرمایا: اے قبر پر بیٹھنے والے قبر سے اتر اور صاحب قبر کو ایذاء مت پہنچا اور نہ وہ تجھے ایذاء پہنچائے۔ (از کتب احادیث)

مسلم شریف میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

یہ بات کہ تم میں سے کوئی آگ پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلا کر اس کی کھال تک جلا دے اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔

مردوں کو برا مت کہو

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

(شعب الایمان حدیث ۶۶۷۸)، (از کتب احادیث)

حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا مردوں کو برا مت کہو وہ اپنے اعمال کی طرف پہنچ گئے۔

مردوں کی ہڈیاں توڑنا منع ہے

ابوداؤد ابن ماجہ نے بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا ہے:

كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ وَاَذَاهُ كَكَسْرِهٖ حَيًّا۔

مردوں کی ہڈیوں کو توڑنا اور اسے تکلیف دینا مثل زندہ کی ہڈیوں کے توڑنے کے ہے۔

یہ احادیث اس طبقہ کے لئے جس نے مدعی و متبع رسالت ہونے کے باوجود حجاز مقدس میں قبور شہداء اور صحابہ کے ساتھ گستاخیاں کی سبق آموز ہیں مگر انہیں کیا خبر کہ احادیث و سیر میں ان

Marfat.com

کے ان افعال کے متعلق کیا احکام ہیں۔

زیارت قبور

مزارات اولیاء اللہ وغیرہم پر حاضر ہو کر ایصال ثواب کرنا اور ان کی زیارت کرنا سلف صالحین سے چلا آ رہا ہے اس کے بارے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ابتداءً ممانعت فرمائی تھی بعد میں اس کی اجازت دے دی جس کے ثبوت میں ہم ان سطور کے بعد حدیث درج کریں گے۔

مزارات شہدائے احد وغیرہم پر حضور انور ﷺ اور آپ کے اصحاب کبار کا جانا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔

(رواہ ابن ماجہ، شعب الایمان حدیث ۹۲۸۸)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا مگر اب زیارت کرو وہ زہد کا باعث ہو گی دنیا میں اور آخرت کی یاد دلانے والی ہو گی۔

مردوں پر سلام بھیجنا

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجْتُمْ اِلَی الْمَقَابِرِ قُوْلُوا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ اصحاب کبار کو مقابر کی طرف جاتے وقت فرماتے تم سب کہو السلام علیکم اھل الدّیار

Marfat.com

الخ۔ (رواہ مسلم)

امام ابوعبداللہ بن نعمان کتاب سفینۃ النجات میں فرماتے ہیں:

اَلْبَصَائِرِ وَالْاِعْتِبَارِ اَنَّ زِيَارَةَ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ مَحْبُوْبَةٌ لِاَجْلِ التَّبَرُّكِ مَعَ الْاِعْتِبَارِ فَاِنَّ بَرَكَةَ الصَّالِحِيْنَ جَارِيَةٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ كَمَا كَانَتْ فِيْ حَيَاتِهِمْ وَالدُّعَآءُ عِنْدَ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ وَالتَّشَفُّعُ بِهِمْ مَعْمُوْلٌ بِهٖ عِنْدَ عُلَمَآءِ الْمُحَقِّقِيْنَ مِنْ اَئِمَّةِ الدِّيْنِ۔

صاحبان بصیرت واعتبار کے نزدیک یہ امر ثابت ہے کہ برکت حاصل کرنے کے لئے صلحاء کی قبروں کی زیارت پسندیدہ اور امر مستحب ہے کیونکہ صالحین کی برکت ان کی موت کے بعد بھی ویسی ہی جاری ہے جیسی کہ ان کی زندگی میں تھی اور ان کی قبروں کے پاس دعا کرنا اور ان کو شفیع بنانا علمائے محققین ائمہ دین کے نزدیک معمول بہ ہے۔

توضیح الہدیٰ باعمال التقیٰ میں ہے:

وَلَقَدْ وَجَدْنَا اجْتِمَاعَ خَوَاصِّ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ مَقَابِرِ الْعُلَمَآءِ وَالْمَشَائِخِ اِنَّمَا هُوَ لِاَجْلِ الْفَاتِحَةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغَاثَةِ بِاَرْوَاحِهِمْ فِيْ قَضَاءِ حَوَائِجِهِمُ الدِّيْنِيَّةِ وَقَدْ جَرَّبُوْا ذٰلِكَ مِرَارًا كَثِيْرًا۔

ہم نے خواص عباداللہ کا مقابر علماء ومشائخ کے نزدیک فاتحہ خوانی اور قرأت قرآن اور دعا واستغاثہ کے لئے اجتماع دیکھا ان کی ارواح سے قضائے حوائج دینیہ کے لئے استغاثہ کرتے ہوئے پایا اور اس کا بارہا تجربہ کیا۔

علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

وَاَمَّا الْاَوْلِيَآءُ فَاِنَّهُمْ مُتَفَاوِتُوْنَ فِي الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَفْعِ

Marfat.com

الزَّائِرِيْنَ بِحَسْبِ مَعَارِفِهِمْ وَاَسْرَارِهِمْ۔

لیکن اولیاء اللہ قرب الٰہی کے مدارج میں مختلف ہیں اور زائرین کا نفع بحسب معارف واسرار اولیاء کے ہے۔

لمعات شرح مشکوٰۃ میں ہے:

وَاِنَّمَا اَطَلْنَا الْكَلَامَ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ رَغْمًا لِاَنْفِ الْمُنْكِرِيْنَ فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِیْ زَمَانِنَا شَرْذِمَةٌ يُنْكِرُوْنَ الْاِسْتِمْدَادَ مِنَ الْاَوْلِيَآءِ الَّذِيْنَ نُقِلُوْا مِنْ هٰذِهِ الدَّارِ الْفَانِيَةِ اِلَى الدَّارِ الْبَاقِيَةِ هُمْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

ہم نے اس مقام پر کلام کو منکرین کی ناک رگڑنے کی غرض سے طول دیا۔ ہمارے زمانہ میں ایک قلیل جماعت پیدا ہوگئی ہے جو ان اولیائے کرام سے استمداد (مدد مانگنے) کے منکر ہیں جو دنیائے فانی سے دار بقاء کی طرف منتقل ہو گئے اور وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں لیکن منکروں کو اس کا شعور نہیں۔

قبور اور قبوں کی مختصر بحث

قبور کی تعمیر اور ان پر قبہ بنانے کا سبب یہ ہے کہ وہ باقی رہیں اور زائرین اہل قبور کی زیارت کر سکیں اور قبوں کے سایہ میں بیٹھ کر قرآن پاک اور اذکار شریفہ جاری رکھ سکیں۔ اگر قبور کا نشان نہ ہوگا تو مزارات کی زیارت کس طرح ہوگی انہیں اغراض کے ماتحت علمائے متقدمین و محققین نے قبور کے پختہ کرنے اور ان پر قبوں کا بنانا جائز ٹھہرایا اور ان کا یہ فعل اختراع یا بدعت نہ تھا بلکہ اس کی اصل پائی جاتی ہے چنانچہ ہم یہاں نہایت اختصار سے اس بحث کا ذکر کرتے ہیں۔ اصابہ فی احوال الصحابہ میں ہے:

مَاتَ الْحَكَمُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ فِیْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَضُرِبَ عَلٰی قَبْرِهٖ فُسْطَاسٌ فِیْ يَوْمٍ صَائِفٍ فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ضُرِبَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ عَلٰی زَيْنَبَ

Marfat.com

بِنْتِ جُحْشٍ فُسْطَاسٌ فَهَلْ رَأَيْتُمْ عَائِبًا عَابَ ذٰلِکَ۔

یعنی حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں حکم بن العاص کا انتقال ہوا ان کی قبر پر گرمی میں خیمہ قائم کیا گیا تو لوگوں نے اس کے متعلق کچھ کلام کیا حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر خیمہ قائم کیا گیا تھا تو کیا تم نے کسی کو دیکھا تھا کہ اس پر اعتراض کیا یا کسی عیب لگانے والے نے اس پر عیب لگایا۔

قبر کا نشان امتیازی

ہمارے یہاں معمول ہے کہ قبر کے سرہانے کوئی پتھر لگادیتے تا کہ اس سے میت کا نشان امتیازی معلوم رہے اور پتہ چل جائے کہ یہ کس کی قبر ہے۔اس کی اصل ابوداؤد میں ہے۔

لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَةٍ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ یَّاْتِیَہٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ حَمْلَھَا فَقَامَ اِلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَسَرَعَنْ ذِرَاعَیْہِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِیْ یُخْبِرُنِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ ذِرَاعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَسَرَعَنْھَا ثُمَّ حَمَلَھَا فَوَضَعَھَا عِنْدَ رَاْسِہٖ فَقَالَ اَعْلَمُ بِھَا قَبْرَ اَخِیْ وَ اَدْفِنُ اِلَیْہِ مَنْ مَاتَ عَنْ اَھْلِیْ۔

یعنی جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور وہ دفن کردیئے گئے تو نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک پتھر لانے کا حکم فرمایا مگر وہ بھاری ہونے کے سبب اسے نہ اٹھا سکے تو آپ خود اس پتھر کے قریب تشریف لے گئے اور آستین چڑھائی۔ راوی نے کہا کہ جب آپ نے اپنی کلائیوں سے کپڑا اٹھایا

Marfat.com

تو گویا میں آپ کی کلائیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھا کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر کے قریب رکھ دیا اور فرمایا کہ اس پتھر سے میں اپنے بھائی کی قبر کا نشان کرتا ہوں اور میرے اہل میں سے جو وفات پائے گا اس کے پاس دفن کروں گا۔

علامہ عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں:

وَضَرَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى قَبْرِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ۔

یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زینب بنت جحش کی قبر پر خیمہ قائم کیا۔

اسی عمدۃ القاری میں ہے:

وَضَرَبَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَلٰى قَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

یعنی محمد بن حنفیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مزار پر خیمہ نصب کیا۔

علامہ عینی تحریر فرماتے ہیں:

ضَرْبُ الْفُسْطَاسِ اِنْ كَانَ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ كَالتَّسَتُّرِ مِنَ الشَّمْسِ مَثَلًا لِلْاَحْيَآءِ لَا لِاِظْلَالِ الْمَيِّتِ فَقَطْ جَازَ۔

یعنی اگر خیمہ کسی صحیح غرض کے لئے لگایا جائے مثلاً لوگوں کے دھوپ سے بچنے کے لئے نہ فقط میت کے سایہ کے لئے تو جائز ہے۔

علامہ سید ابن عابدین ردالمختار میں فرماتے ہیں:

فِي الْاَحْكَامِ عَنْ جَامِعِ الْفَتَاوٰى وَقِيْلَ لَايُكْرَهُ الْبِنَاءُ اِذَا كَانَ الْمَيِّتُ مِنَ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَآءِ وَالسَّادَاتِ۔

یعنی احکام میں جامع الفتاویٰ سے منقول ہے کہ کہا گیا ہے کہ قبر کے گرد عمارت بنانا مکروہ نہیں جب کہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

تفسیر روح البیان میں ہے:

فَبِنَاءُ الْقُبَابِ عَلٰى قُبُوْرِ الْاَوْلِيَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَوَضْعُ السِّتْرِ

Marfat.com

وَالْعَمَائِمِ وَالثِّيَابِ عَلٰى قُبُوْرِهِمْ اَمْرٌ جَائِزٌ وَمَا كَانَ الْقَصْدُ بِذٰلِكَ التَّعْظِيْمَ فِيْ اَعْيُنِ الْعَامَّةِ وَلَا يَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ الْقَبْرِ۔

اولیاء وصلحاء کی قبروں پر قبے بنانا چادر عمامہ کپڑوں کا ڈالنا جب کہ اس سے مقصود عوام کی نگاہوں میں اہل قبور کی تعظیم ہو اور صاحب قبر کی تحقیر نہ ہو ایک امر جائز ہے۔

قبر پر کتبہ لگانا

زائرین کی سہولت وغیرہ کے لحاظ سے قبر کے سرہانے یا قبر پر کتبہ لگا دیا جاتا ہے تا کہ ہر زائر کو میت کا نام، تاریخ وصال معلوم ہو جائے یہ عمل بھی فقہائے کرام کے نزدیک صحیح ہے چنانچہ درمختار میں سراجیہ سے منقول ہے:

لَا بَاْسَ بِالْكِتَابَةِ اِنْ اُحْتِيْجَ اِلَيْهَا حَتّٰى لَا يَذْهَبَ الْاَثَرُ۔

یعنی قبر پر لکھنے میں حرج نہیں اگر اس کی حاجت ہو تا کہ اثر و نشان نہ جاتا رہے۔

حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَئِمَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى قُبُوْرِهِمْ وَهُوَ عَمَلٌ اَخَذَبِهِ الْخَلَفُ عَنِ السَّلَفِ۔

یعنی مشرق سے مغرب تک ائمہ مسلمین کی قبروں پر لکھائی موجود ہے اور یہ عمل خلف نے سلف سے لیا ہے۔

پختہ قبروں کا بنانا

اکثر بلاد اسلامیہ اور ہمارے ہندوستان میں قدیم سے یہ رواج فقہائے دین کے فتاوے کے ماتحت رہا ہے کہ پختہ قبر بناتے ہیں جس کی غرض یہ ہے کہ قبر اپنی اصلی حالت پر رہے نیز یہ کہ جن مقامات کی مٹی کمزور ہو گی قبر منہدم ہو جائے گی اور جب نشان قبر ہی مٹ جائے گا تو ایصال ثواب اور زیارت کرنے والوں کو دشواری ہو گی۔ چنانچہ اس عنوان کے ماتحت فقہائے قدیم کے فتاوے میں سے چند مختصراً درج کرتے ہیں:

Marfat.com

قَالَ الْاَبْرَازِیْ وَعِنْدَ الشَّافِعِیْ لَا یَکْرَہُ الْآجُرُّ (عینی شرح ہدایہ)

علامہ ابرازی نے فرمایا حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پکی اینٹ مکروہ نہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبر کی لپائی مباح و جائز ہے۔ جیسا کہ عینی شرح ہدایہ میں ہے:

اَبَاحَ اَحْمَدُ التَّطْیِیْنَ۔

قبر کی لپائی کو حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مباح و جائز کیا ہے۔

قَالَ الْاِمَامُ التَّمَرْتَاشِیُّ ھٰذَا اِذَا کَانَ حَوْلَ الْمَیِّتِ فَلَوْفَوْقَہٗ لَا یَکْرَہُ لِاَ نَّہٗ یَکُوْنُ عِصْمَۃً مِّنَ السَّبُعِ۔ (الشامی)

کہا امام تمرتاشی رحمۃ اللہ علیہ نے کراہت اس صورت میں ہے جب میت کے آس پاس پختہ اینٹ وغیرہ کا استعمال کیا جائے پس اگر اس کے اوپر ہو تو کراہت نہیں اس لئے کہ اس میں درندوں سے حفاظت متصور ہے۔

قَالَ مَشَائِخُ بُخَارٰی لَا یَکْرَہُ الْآجُرُّ فِیْ بَلْدَتِنَا لِلْحَاجَۃِ اِلَیْہِ لِضُعْفِ الْاَرَاضِیْ۔ (شامی)

مشائخ بخاری فرماتے ہیں ہمارے شہر میں پکی اینٹ مکروہ نہیں کیونکہ زمین کمزور ہونے کے باعث اس کی ضرورت و حاجت ہے۔

قِیْلَ لَا بَاْسَ بِہٖ وَھُوَ الْمُخْتَارُ۔ (تنویر الابصار و درمختار)

جنی کہا گیا کہ قبر پر پکی اینٹیں لگانے اور اس کے گرد عمارت بنانے میں حرج نہیں اور یہی مذہب و قول مختار ہے۔

اَمَّا فَوْقَہٗ فَلَا یَکْرَہُ۔ (درمختار منقول از بن ملک)

ت کی قبر پر اگر پکی اینٹ یا لکڑی لگائی جائے تو مکروہ نہیں۔

قِیْلَ لَا بَاْسَ بِھَا عِنْدَ رِخْوَۃِ الْاَرَاضِیْ۔ (عینی شرح کنز)

Marfat.com

کہا گیا ہے کہ زمین نرم ہو تو پکی اینٹ اور لکڑی میں حرج نہیں۔

عِنْدَ بَعْضِ مَشَائِخِنَا اِذَا جُعِلَ الآجُرُّ خَلْفَ اللَّبِنِ عَلَى اللَّحْدِ لَا بَأسَ بِهٖ۔ (عینی شرح ہدایہ)

ہمارے بعض مشائخ کے نزدیک جب لحد پر کچی اینٹ کے پیچھے پکی اینٹ رکھی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

لَابَأسَ لِحَجَرٍ اَوْ آجُرٍ یَصْنَعُهٗ عَلَیْهِ۔ (عینی شرح ہدایہ)

اس میں مضائقہ نہیں کہ قبر پر پتھر یا پکی اینٹ رکھے۔

اَلْمُخْتَارُ اَنَّ التَّطْیِیْنَ غَیْرُ مَکْرُوْهٍ۔

قول مختار یہ ہے کہ قبر پر لیپنا مکروہ نہیں ہے۔

علامہ طحطاوی درمختار کے قول کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

لِاَنَّهٗ یَکُوْنُ عِصْمَةً مِنَ السَّبُعِ۔

(یعنی میت کے اوپر پکی اینٹ اور لکڑی لگانا مکروہ نہیں) کیونکہ اس کے سبب درندہ سے حفاظت ہو گی کہ وہ قبر نہ کھود سکے۔

اس عنوان کے تحت بہت سا مواد سامنے ہے مگر کتاب کی ضخامت کا خوف ہر صفحہ پر متوحش کئے ہوئے ہے اس لئے مذکورہ بالا عبارات فقہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

بوسہ قبر

اگرچہ علماء اکابر اہلسنت نے بوسہ قبر کو ہر شخص کے لئے عام کرنے سے احتراز برتا ہے لیکن جہاں تک نفس بوسہ قبر کا تعلق ہے الحمدللہ وہ اپنی اصل اور سند کے لحاظ سے ہر طرح صحیح اور ثابت شدہ ہے اس خصوص میں چند احادیث شریفہ اور اصحاب کبائر کا معمول اور فتاوے درج کئے جاتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ یَبْکِیْ حَتّٰى سَالَ

Marfat.com

دُمُوْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی وَجْہِ عُثْمَانَ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ)

حضرت ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا جب کہ وہ مردہ تھے اور نبی ﷺ رو رہے تھے کہ آپ کے آنسو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر تھے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَلٰی فَرَسِہٖ مِنْ مَسْكَنِہٖ بِالسَّنْحِ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا فَیَمَّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّی بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِہٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَیْہِ فَقَبَّلَہٗ فَبَكٰی۔ (رواہ البخاری والترمذی)

انہیں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر مکان سے جو سخ میں تھا آئے یہاں تک کہ گھوڑے سے اتر کر مسجد میں داخل ہوئے تو کسی سے کلام نہ کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف لائے تو حضور پاک ﷺ کا قصد فرمایا اور آپ بردیمانی اوڑھا دیئے گئے تھے آپ نے حضور کا چہرہ کھولا اور آپ کی طرف جھکے پس آپ کو بوسہ دیا اور روئے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مزار اطہر سے چہرہ ملنا

ابن عساکر نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا:

لَمَّا رَحَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ فَتْحِ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَصَارَ اِلٰی جَابِیَةَ سَاَلَہٗ بِلَالٌ اَنْ یُقِرَّہٗ بِالشَّامِ فَفَعَلَ وَذَكَرَ قِصَّةَ نُزُوْلِہٖ بِدَارِ یَاقَالَ ثُمَّ اِنَّ بِلَالًا رَاٰی فِیْ مَنَامِہٖ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ مَا هٰذِہٖ الْجَفْوَةُ یَا بِلَالُ اَمَا اٰنَ لَكَ اَنْ تَزُوْرَنِیْ یَا بِلَالُ؟ فَانْتَبَہٗ حَزِیْنًا وَجِلًا خَائِفًا

Marfat.com

فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ وَقَصَدَ الْمَدِيْنَةَ فَاَتٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَبْكِيْ عِنْدَهٗ وَيَمَرَّغُ وَجْهَهٗ عَلَيْهِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَعَلَ يَضُمُّهُمَا وَيُقَبِّلُهُمَا (الخ)۔ (وفاء الوفاء جلد ۴، ص ۱۳۵۶)

یعنی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المقدس فتح کر کے واپس ہوئے اور جابیہ پہنچے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہیں شام میں رہنے دیں۔ حضرت امیر المؤمنین نے ایسا ہی کیا اس کے بعد راوی نے ان کے وہاں پہنچنے اور داریا میں اترنے کا واقعہ بیان کیا اور کہا کہ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اے بلال یہ کیا ظلم ہے تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری زیارت کو آئے۔ اس خواب کو دیکھ کر آپ بہت خوفزدہ ہوئے اور راحلہ پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ کا قصد کیا۔ جب مدینہ پہنچے تو روضہ اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبر شریف کے پاس پہنچ کر روئے اور اپنا چہرہ قبر شریف پر ملنے لگے اتنے میں حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان دونوں کو لپٹانے اور چومنے لگے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بوسہ قبر کا استفتاء

قَالَ الْعِزُّ فِيْ كِتَابِ الْعِلَلِ وَالسُّؤَالَاتِ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ اَبِيْ عَنِ الرَّجُلِ يَمُسُّ مِنْبَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَتَبَرَّكُ بِمَسِّهٖ وَيُقَبِّلُهٗ وَيَفْعَلُ بِالْقَبْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ رِجَاءَ ثَوَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ۔ (وفاء الوفاء)

کہا عز نے کتاب علل والسؤالات میں میں عبداللہ بن احمد بن حنبل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت امام احمد بن حنبل سے پوچھا اس شخص کے

Marfat.com

بارے میں جو حضور انور علیہ کے منبر کو مس کرتا اور بوسہ دیتا ہے اور قبر مبارک کے ساتھ بھی یہی کرتا ہے یعنی بوسہ دیتا ہے اور اس میں خدا سے ثواب کی امید کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

بزرگوں کے ہاتھ چومنا

علامہ عینی شرح بخاری جلد ۴ میں فرماتے ہیں:

وَاَمَّا تَقْبِیْلُ الْاَمَاکِنِ الشَّرِیْفَةِ عَلٰی قَصْدِ التَّبَرُّکِ وَکَذٰلِکَ تَقْبِیْلُ اَیْدِی الصّٰلِحِیْنَ وَاَرْجُلِهِمْ فَهُوَ حَسَنٌ مَحْمُوْدٌ بِاِعْتِبَارِ الْقَصْدِ وَالنِّیَّةِ۔

علامہ زین الدین نے فرمایا کہ متبرک مقامات کا بقصد تبرک بوسہ دینا اور اسی طرح بزرگوں کے ہاتھ پاؤں کا چومنا بہتر اور پسندیدہ ہے باعتبار قصد اور نیت کے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ اس جگہ کو کھولئے جس کا حضور بوسہ لیتے تھے اور وہ جگہ ناف تھی آپ نے اسے چوما۔ غرض بوسہ دینے کی احترام و عزت کرنا ہے اور جو شے محبوب سے نسبت رکھتی ہو وہ عاشق کے لئے محبوب ہے یہی سبب ہے کہ مریدین اپنے شیوخ کے ہاتھ پیر چومتے ہیں۔

ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک کہ اسے بوسہ نہ دے لیتے اور فرماتے یہ وہ ہاتھ ہے جسے رسول اللہ علیہ نے مس فرمایا۔

بزرگوں کے لباس میں کفن دینا

اکثر و بیشتر ارباب و منسلکین طریقت کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے استعمال کردہ کپڑوں میں کفن دیتے ہیں یہ طریقہ بھی اپنی اصل و سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَتْ اِبْنَتُهٗ فَقَالَ اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَأَیْتُنَّ ذٰلِکَ

Marfat.com

بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَعْطَانَا حَقْوَتَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ یَعْنِیْ اِزَارَہٗ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت حضور پاک ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ بیری کے پتے جوش دیئے ہوئے پانی سے تین یا پانچ بار غسل دو اگر ضرورت ہو تو اس سے زیادہ اور آخر میں کافور لگاؤ اور جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے مطلع کرو وہ فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئے تو حضور ﷺ کو خبر دی۔ آپ نے اپنا تہبند عطا فرما کر ارشاد فرمایا کہ صاحبزادی کے بدن سے اسے ملا ہوا رکھنا۔

رَوَی ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَۃُ اُمُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَلْبَسَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَمِیْصَہٗ وَاضْطَجَعَ مَعَھَا فِیْ قَبْرِھَا فَقَالُوْا مَارَاَیْنَاکَ صَنَعْتَ مَا صَنَعْتَ بِھٰذِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ بَعْدَ اَبِیْ طَالِبٍ اَبَرَّلِیْ مِنْھَا اِنَّمَا اَلْبَسْتُھَا قَمِیْصِیْ لِیَکْسِیَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ وَاضْطَجَعْتُ مَعَھَا لِیُھَوَّنَ عَلَیْھَا۔ (وفاء الوفاء)

یعنی روایت کیا ابن عبدالبر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا قمیص ان کو پہنایا اور ان کے ساتھ قبر میں لیٹے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضور ﷺ نے آج وہ فعل کیا جو کبھی نہ فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا کہ ابوطالب کے بعد مجھ پر ان سے زیادہ کوئی احسان کرنے والا نہ تھا میں نے اپنا کرتہ اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کا لباس پہنیں اور لیٹا اس لئے کہ ان پر قبر کی تکلیف آسان ہو جائے۔

Marfat.com

کفن پر کلمہ طیبہ تحریر کرنا یا عہد نامہ رکھنا

حضرات اہل سنت کے یہاں یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ میت کے کفن یا علیحدہ کپڑے پر کلمہ طیبہ تحریر کر دیتے ہیں تا کہ ان کی برکت سے عذاب قبر میں کمی ہو۔ یہ طریقہ صحیح ہے۔

مَنْ كَتَبَ هٰذِهِ الدُّعَاءَ وَجَعَلَهُ بَيْنَ صَدْرِ الْمَيِّتِ وَكَفَنِهٖ فِيْ رُقْعَةٍ لَمْ يَنَلْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا يَرٰى مُنْكَرًا وَّنَكِيْرًا وَهُوَ هٰذَا۔

جو شخص یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھے اسے عذاب قبر نہ ہو اور نہ منکر و نکیر نظر آئیں۔

وہ دعا یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

دوسری جگہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز کے بعد یہ دعا پڑھے تو فرشتے اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ اس بندہ کو قبر سے اٹھائے گا تو فرشتے وہ نوشتہ ساتھ لائیں گے اور ندا ہوگی وہ بندے کہاں ہیں انہیں وہ عہد نامہ دے دیا جائے۔

عہد نامہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبُنِيْ مِنَ السُّوْءِ تُبَاعِدُنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ لِيْ عَهْدًا عِنْدَكَ تُؤَدِّيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

Marfat.com

اے اللہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے غیب وشہادت جاننے والے رحمٰن و رحیم میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اس دنیوی زندگی میں اس کا کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور تحقیق محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر کیونکہ اگر مجھ کو میرے نفس کے سپرد کیا تو نیکی سے دُوری اور بدی سے قرب ہوگا اور میں فقط تیری رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں پس اپنی رحمت کو میرے لئے ذمہ دار بنا اپنے نزدیک جو قیامت تک حاصل ہو۔ بیشک تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا۔

امام نقیہ بن عجیل اس دعا کے متعلق فرماتے ہیں:

اِذَا کُتِبَ هٰذِهِ الدُّعَاءُ وَجُعِلَ مَعَ الْمَيِّتِ فِیْ قَبْرِهٖ وَقَّاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِهٖ۔

جب یہ دعا لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال نکیرین اور عذاب قبر سے امان دے گا۔

درمختار میں ہے:

کُتِبَ عَلٰی جَبْهَةِ الْمَيِّتِ اَوْ عَمَامَتِهٖ اَوْ کَفْنِهٖ "عهد نامه" يُرْجٰی اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِلْمَيِّتِ اَوْصٰی بَعْضُهُمْ اَنْ يُّکْتَبَ فِیْ جَبْهَتِهٖ وَصَدْرِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۵ فَفُعِلَ ثُمَّ رُئِیَ فِی الْمَنَامِ سُئِلَ فَقَالَ لَمَّا وُضِعْتُ فِی الْقَبْرِ جَآءَتْنِیْ مَلٰئِکَةُ الْعَذَابِ فَلَمَّا رَاَوْا مَکْتُوْبًا عَلٰی جَبْهَتِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْا اٰمِنْتَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ۔

یعنی مردے کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کے لئے بخشش کی امید ہے کسی بزرگ نے وصیت کی تھی کہ ان کی پیشانی اور سینہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ دیں وہ لکھی گئی پھر خواب میں وہ نظر آئے استصواب حال پر فرمایا۔ جب

Marfat.com

میں قبر میں کھا گیا تو عذاب کے فرشتے آئے۔ جب پیشانی پر بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھی ہوئی دیکھی تو بولے تجھے عذاب سے امان ہے۔

شجرہ رکھنا

قبر میں شجرہ رکھنے کا طریقہ بھی صحیح ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اپنے فتاوے میں تحریر فرماتے ہیں:

''شجرہ در قبر نہادن معمول بزرگان است لیکن ایں را دو طریق است اول ایں کہ بر سینہ مردہ دردن کفن یا بالائے کفن گزارند و ایں طریق را فقہا منع می کنند و می دیند کہ از بدن مردہ خون وریم سیلان می کند و موجب سوء ادب با سماء بزرگان می شود و طریق دویم ایں است کہ جانب سر مردہ اندرون قبر طاقچہ بگزارند و دراں کاغذ شجرہ را نہند۔''

اولیاء اللہ کے قریب دفن کرنا

عرصہ سے یہ معمول ہے کہ صلحاء اور اولیاء اللہ کے قریب دفن کرتے ہیں تا کہ ان کی برکت سے خدا عذاب قبر کی تکالیف سے محفوظ فرمائے۔

عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ مَيۡمُوۡنِ الۡاَزۡدِیۡ قَالَ رَاَيۡتُ عُمَرَ بۡنَ الۡخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ يَا عَبۡدَاللّٰهِ اِذۡهَبۡ اِلٰی اُمِّ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا فَقُلۡ يَقۡرَءُ عُمَرُ بۡنُ الۡخَطَّابِ عَلَيۡکَ السَّلَامَ ثُمَّ سَلۡهَا اَنۡ اُدۡفَنَ مَعَ صَاحِبَیَّ قَالَتۡ کُنۡتُ اُرِيۡدُ لِنَفۡسِیۡ فَلَاُوۡثِرَنَّهُ الۡيَوۡمَ عَلٰی نَفۡسِیۡ فَلَمَّا اَقۡبَلَ قَالَ لَهٗ مَالَدَيۡکَ قَالَ اَذِنَتۡ لَکَ يَا اَمِيۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ قَالَ مَا کَانَ شَیۡءٌ اَهَمَّ اِلَیَّ مِنۡ ذٰلِکَ الۡمَضۡجَعِ۔

یعنی عمرو بن میمون ازدی سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہ انہوں نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا

Marfat.com

کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میرا اسلام کہہ کر سوال کرو کہ میں حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دفن کیا جاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس جگہ کو اپنے لئے رکھا تھا لیکن اب میں ترجیح دیتی ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے نفس پر پس جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو امیر المؤمنین نے پوچھا کیا خبر لائے عرض کیا اجازت دے دی۔ آپ نے فرمایا کوئی چیز مجھے اس جگہ دفن ہونے سے زیادہ اہم نہ تھی۔

علامہ عینی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

فِیهِ الْحِرْصُ عَلٰی مُجَاوَرَةِ الصَّالِحِیْنَ فِی الْقُبُوْرِ طَمَعًا فِی اِصَابَةِ الرَّحْمَةِ اِذَا نَزَلَتْ عَلَیْهِمْ وَفِیْ دُعَاءِ مَنْ یَزُوْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْخَیْرِ۔

یعنی اس حدیث میں اچھے لوگوں کے جوار میں دفن ہونے پر حرص ہے کہ جب ان پر رحمت نازل ہو تو دوسرے صاحب قبر کو بھی پہنچے جو اہل خیر ان لوگوں کی زیارت کریں وہ اس قبر کے لئے بھی دعا کریں۔

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور میں فرماتے ہیں:

وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْفِنُوْا مَوْتَاکُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صٰلِحِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِجَارِ السُّوْءِ۔ (باب ۲، حدیث ۱۱)

ابو نعیم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کو اچھے لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مردے اپنے برے پڑوسی سے اذیت پاتے ہیں۔

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمُ الْمَیِّتَ فَاَحْسِنُوْا کَفَنَهٗ وَعَجِّلُوْا اِنْجَازَ وَصِیَّتِهٖ وَاَعْمِقُوْا لَهٗ مِنْ قَبْرِهٖ وَجَنِّبُوْهُ جَارَ السُّوْءِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ یَنْفَعُ الْجَارُ الصَّالِحُ فِی الْاٰخِرَةِ قَالَ هَلْ یَنْفَعُ فِی الدُّنْیَا قَالَ نَعَمْ قَالَ کَذٰلِکَ یَنْفَعُ فِی الْاٰخِرَةِ۔

یعنی ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی انتقال کرے تو اس کا کفن اچھا دو اور اس کی وصیت جاری کرنے میں جلدی کرو اور اس کی قبر گہری کھودو اور اسے برے پڑوسی سے بچاؤ۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اچھا پڑوسی آخرت میں کچھ نفع پہنچاتا ہے کہا: ہاں فرمایا تو اسی طرح آخرت میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

قبر پر پانی چھڑکنا اور اذان دینا

ہمارے یہاں کا یہ معمول کہ بعد دفن قبر پر پانی چھڑک دیتے ہیں یہ بھی صحیح ہے:

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَرُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَآءَ عَلٰی قَبْرِهٖ هِلَالَ بْنَ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰی اِنْتَهٰی اِلٰی رِجْلَیْهِ۔

(رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی قبر منورہ پر پانی چھڑکا گیا اور جس نے پانی چھڑکا وہ ہلال بن رباح تھے۔ انہوں نے مشک سے پانی چھڑکا۔ سرہانے کی طرف سے شروع کیا اور پائیں ختم کیا۔

بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

قَالَ لَمَّا دُفِنَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ سَبَّحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَبَّحَ النَّاسُ مَعَهٗ طَوِیْلًا ثُمَّ کَبَّرَ وَکَبَّرَ النَّاسُ ثُمَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَایَقَ عَلٰی هٰذَا الرَّجُلِ

Marfat.com

الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دفن کر دیئے گئے اور قبر درست ہوگئی۔ حضور پاک ﷺ دیر تک وہاں سبحان اللہ فرماتے رہے پھر حضور ﷺ نے اللہ اکبر فرمایا۔ صحابہ کرام حضور ﷺ کے ساتھ فرماتے رہے اس کے بعد حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ نے اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرمائی۔ فرمایا: اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوگئی۔ یہاں تک کہ خدا نے کشادہ فرمائی۔

چونکہ قبر میں شیطان آکر ورغلاتا ہے اس لئے اذان دی جاتی ہے تاکہ شیطان دفع ہو۔
چنانچہ صحیح بخاری میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے:

اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

جب موذن اذان کہتا ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے۔

قبر پر شاخ لگانا اور پھول ڈالنا

یہ طریقہ بھی صحیح ہے کہ قبر میں بعد دفن شاخ تر لگاتے اور پھول ڈالتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ وَمَکَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ الْاِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِ ھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمْ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَةٍ فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍ مِنْھُمَا کِسْرَةً فَقِیْلَ لَهٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یُخَفَّفَ عَنْھُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ گزرے رسول اللہ ﷺ مکہ یا مدینہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں تو دو آدمیوں کی آواز سنی کہ

Marfat.com

ان پر قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا جس سے بچنا مشکل ہو۔ فرمایا ان میں ایک تو پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر کھجور کی ایک شاخ تر منگوا کر دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں کیا۔ فرمایا: تا کہ ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں۔

احادیث و آیات سے یہ امر ثابت ہے کہ ہر زندہ چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے لکڑی کی حیات یہ ہے کہ جب تک وہ تر ہے زندہ ہے۔ اسی حدیث پر نظر کر کے قبر پر پھول ڈالتے ہیں تا کہ وہ تسبیح کریں اور مردہ کو فائدہ پہنچے۔ حضور انور ﷺ کے اس فعل سے ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ ہمارے یہاں کا یہ طریقہ کہ شاخ تر لگا دیتے ہیں صحیح ہے۔

تلاوت و ایصال ثواب

قبرستان میں جا کر آیات کلام پاک پڑھ کر مردوں کی ارواح کو ایصال ثواب کرنا ثابت شدہ مسئلہ ہے اور علمائے نے اسے مستحب قرار دیا ہے چنانچہ حضرت ملا علی قاری مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

وَاسْتَحَبَّ الْعُلَمَاءُ قِرَاءَ ةَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْقَبرِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِذْ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْلٰى بِالتَّخْفِيْفِ مِنْ تَسْبِيْحِ الْجَرِيْدِ۔

یعنی علماء نے اس حدیث سے (جسے ہم نے قبر پر شاخ لگانے کے عنوان میں درج کیا) قبر کے پاس قرآن شریف کی تلاوت کو تخفیف عذاب کے لئے شاخ کی تسبیح کرنے سے زیادہ اولیٰ فرمایا۔

علامہ سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں:

وَاَمَّا قِرَاَةُ الْقُرْاٰنِ عَلَى الْقَبرِ فَجَزَمَ بِمَشْرُوْعِيَّتِهَا اَصْحَابُنَا وَغَيْرُهُمْ قَالَ الزَّعْفَرَانِىُ سَأَلْتُ الشَّافِعِىَ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ عِنْدَ

Marfat.com

الْقَبْرِ فَقَالَ لَابَاسَ بِهٖ وَقَالَ النَّوَوِیْ فِیْ شَرْحِ الْمُهَذَّبِ یُسْتَحَبُّ لِزَائِرِ الْقُبُوْرِ اَنْ یَّقْرَءَ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَیَدْعُوْلَهُمْ عَقْبَهَا۔

قرآن شریف کا قبر پر پڑھنا تو ہمارے اصحاب اور دوسروں نے اس کے مشروع ہونے کا یقین کیا ہے۔ امام زعفرانی نے کہا کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے قبر کے پاس قرآن شریف پڑھنے کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔ علامہ نووی نے شرح مہذب میں کہا کہ زائر قبور کے لئے مستحب ہے کہ جب قدر بہ آسانی قرآن شریف پڑھ سکے اتنا قرآن پڑھے اور اس کے بعد مردوں کے لئے دعا کرے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ لَکُمْ آلٓمٓ حَرْفٌ وَلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِیْمٌ حَرْفٌ۔ (رواہ البخاری والحاکم والترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہ ایک حرف قرآن شریف کا پڑھے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے تو جو شخص الم پڑھے گا اس کو تیس نیکیاں ملیں گی۔

ایصال ثواب پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول

اَخْرَجَ الْحَلَّالُ فِی الْجَامِعِ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ کَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا مَاتَ لَهُمُ الْمَیِّتُ اِخْتَلَفُوْا اِلٰی قَبْرِهٖ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

یعنی جب انصار رضی اللہ عنہم کے یہاں کوئی مرتا تو لوگ اس کی قبر پر آتے جاتے

Marfat.com

اور قرآن شریف پڑھتے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ وَاقْرَءُ وْا عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةَ الْکِتٰبِ وَعِنْدَ رِجْلَیْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، حدیث: ۹۲۹۴)

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو مت روکو اور اسے جلد قبر تک پہنچاؤ اس کے سرہانے ابتداء سورہ بقرہ مفلحون تک اور پائینتی خاتمہ بقرہ یعنی امن الرسول سے آخر تک پڑھو۔

سعد بن علی زنجانی نے فوائد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَءَ فَاتِحَةَ الْکِتٰبِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَاقَرَأْتُ مِنْ کَلَامِکَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَانُوْا شُفَعَاءَ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی۔ (مرقاۃ جلد ۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے اور پھر سورۃ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھے پھر کہے خداوندا جو کچھ میں نے تیرا کلام پڑھا اس کا ثواب مقبرہ والے مسلمان مرد اور مسلم عورتوں کو پہنچا تو وہ لوگ خدا کے یہاں اس کے سفارشی ہوں گے۔

روایت کیا عبدالعزیز صاحب خلال نے اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

قَالَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ يٰسٓ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَ لَهٗ بِعَدَدِ مَنْ فِيْهَا حَسَنَاتٌ۔ (رواہ عبدالعزیز صاحب الخلال بسندہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا بیشک جو قبرستان جا کر سورۂ یاسین پڑھے خدائے تعالیٰ تخفیف عذاب فرماتا اور بے حساب نیکیاں عطا فرماتا ہے۔

پنج آیات

ایصال ثواب کے لئے پنج آیات کا رواج صحیح ہے پڑھنے والا جہاں سے چاہے آیات طیبہ پڑھ سکتا ہے لیکن جن سورتوں کے فضائل خصوصیت سے احادیث میں وارد ہیں اس لئے ان کے پڑھنے کا معمول ہو گیا ہے چنانچہ پنج آیات کے بارے میں مختصراً چند احادیث شریفہ درج کی جاتی ہیں:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ سَبْعُ الْمَثَانِیْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا توریت وانجیل میں کوئی سورۃ اللہ نے سورۂ فاتحہ کے مثل نازل نہیں کی اور یہ سبع مثانی ہے۔

(کنز العمال ترمذی ونسائی)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ اُنْزِلَتْ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِیِّ وَخَوَاتِيْمُ الْبَقَرَةِ وَالْكَوْثَرُ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا چار سورتیں ایسی ہیں جو اس خزانہ سے نازل کی گئیں جو عرش کے نیچے ہے سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، خواتیم البقرہ، سورۃ کوثر۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ عَلَیَّ اٰیَاتٌ لَمْ یُرَ مِثْلُھُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر چند آیتیں نازل ہوئیں کہ ان کی مثل کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔ (رواہ احمد وترمذی)

ان آیات کا نام پنج آیات ہے جن کو پڑھ کر درود شریف پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب مردوں کی روح کو پہنچاتے ہیں۔ درود شریف کے لئے حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَایُصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ۔

ہر دعا محجوب رہتی ہے جب تک حضور علیہ السلام پر درود نہ پڑھا جائے اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر دعا رکی رہتی ہے آسمان وزمین کے مابین جب تک کہ حضور پاک علیہ السلام پر درود نہ پڑھا جائے اوپر نہیں چڑھتی۔

اختتام فاتحہ پر ہاتھوں کا ملنا

بیہقی نے دعوت کبیر میں نقل کیا:

عَنْ صَائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ۔

Marfat.com

صائب بن یزید نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضور پاک ﷺ جس وقت دعا فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر منہ پر پھیرتے۔

حصن حصین شریف میں ہے:

آدَابُ الدُّعَاءِ بَسْطُ الْيَدَيْنِ وَرَفْعُهُمَا.

دعا کے آداب میں یہ ہے کہ پھیلانا دونوں ہاتھوں کا اور اٹھانا دونوں ہاتھوں کا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے:

اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ.

جب تم سوال کرو اللہ تعالیٰ سے تو ہاتھوں کی ہتھیلیاں اٹھا کر سوال کرو۔

اسی مشکوٰۃ میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُ صِفْرًا.

حضور ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ شرم ولحاظ کرنے والا ہے کرم کرنے والا ہے اپنے بندہ سے کہ جب وہ ہاتھ اٹھائے اس کی طرف تو اس کو خالی پھیر دے۔

شاہ ولی اللہ صاحب اور طعام وفاتحہ ونیاز

زبدۃ النصائح میں شاہ ولی اللہ صاحب کا استفتا اس طرح درج ہے:

''اگر ملیدہ وشیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پزند وبخورانند مضائقہ نیست وطعام نذر اللہ اغنیاء را خوردن حلال نیست واگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیاء را ہم خوردن جائز است۔''

یہی شاہ صاحب کتاب سلاسل اولیاء اللہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''پس دہ مرتبہ درود خوانند ختم تمام کنند وبر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند حاجت از خدائے تعالیٰ سوال نمایند۔''

Marfat.com

حضرات امامین علیہما السلام کی فاتحہ پر شاہ عبدالعزیز صاحب کا فتویٰ

"طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین نمایند و برآں فاتحہ وقل و درود خوانند متبرک میشود و خوردن آں بسیار خوب است۔"

اسی طرح محمد علی خاں صاحب رئیس مراد آباد کے نام شاہ صاحب نے جو مکتوب بھیجا اس کی عبارت یہ ہے:

"پس بر ماحضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آں بحاضرین مجلس می شود۔"

قرآن کریم میں تو اس بارے میں صاف فرما دیا گیا۔ جس چیز پر خدا کا کلام پڑھا جائے اسے کھاؤ مگر مانعین پھر بھی مخالف ہیں۔ ہم نے ان حضرات کے اقوال وفتاوے کو صرف اس لئے نقل کیا ہے کہ مانعین فاتحہ و نیاز ان سے استناد کرتے ہیں۔ اب خدا جانے ان اقوال کو کیوں نہیں مانتے۔

ایصال ثواب کس طرح کیا جائے

فقیہ شامی نے شرح لباب سے نقل کیا ہے:

اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاہُ اِلٰی فُلَانٍ۔

یعنی اے اللہ پہنچادے ثواب ہماری قرأت کا فلاں شخص کو۔

شامی نے متاخرین شافعیہ سے نقل کیا:

وُصُوْلُ الْقِرَاءَۃِ لِلْمَیِّتِ اِذَا کَانَتْ بِحَضْرَتِہٖ وَدَعٰی لَہٗ عَقْبَھَا وَلَوْ غَائِبًا لِاَنَّ مَحَلَّ الْقِرَاءَۃِ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ وَالْبَرْکَۃُ وَالدُّعَاءُ عَقْبَھَا اَرْجٰی لِلْقُبُوْلِ۔

یعنی ثابت ہے پہنچنا قرأت کا میت کو میت کے سامنے قرأت ہو یا اگر سامنے نہ ہو اور میت غائب ہو تو پڑھ کر دعا کی جائے اس واسطے کہ وقت پڑھنے کے رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اور قرأت کرنے کے بعد دعا کرنے میں قبولیت کی امید ہے۔

Marfat.com

خود حضور پاک ﷺ نے قربانی میں جو عبادت مالی ہے اس کے اندر اپنی امت کو ثواب میں شریک کرتے ہوئے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِہٖ۔

اے اللہ یہ تجھ سے اور تیرے لئے ہے محمد اور اس کی امت کی طرف سے۔

مسلم شریف کی دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْھَا مِنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ۔

اے اللہ قبول فرما محمد اور آل محمد اور امت محمد کی طرف سے۔

جس طرح یہ دعا یا دعائے عقیقہ پڑھتے وقت جانور سامنے ہوتا ہے اسی طرح ثواب پہنچاتے وقت کھانے کو سامنے رکھ کر آیات قرآن پڑھ کر مردوں کی روح کو بخش دیتے ہیں اس میں کیا قباحت ہوئی اور شرک کس طرح لازم آ گیا۔

علامہ عینی شرح ہدایہ کے باب الحج میں تحریر فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ وَزَمَانٍ وَیَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ وَیَھْدُوْنَ ثَوَابَہٗ مَوْتَاھُمْ عَلٰی ھٰذِہٖ اَھْلُ الصَّلَاحِ وَالدِّیَانَۃِ مِنْ کُلِّ مَذْھَبٍ مِّنَ الْمَالِکِیَّۃِ وَالشَّافِعِیَّۃِ وَغَیْرِھِمْ وَلَا یَنْکُرُ ذٰلِکَ مُنْکَرٌ فَکَانَ اِجْمَاعًا۔

بیشک مسلمان ہر زمانہ میں جمع ہو کر قرآن کریم پڑھتے رہے ہیں اور اس کا ثواب مردوں کو پہنچاتے رہے ہیں اسی بات پر صلاح و دیانت والے مذہب مالکی و شافعی وغیرہم متفق ہیں اور نہیں انکار کرتا کوئی منکر اور اس پر اجماع ہو گیا۔

الغرض فاتحہ و نذر و نیاز جو مردوں کو ایصال ثواب کے لئے آیات شریفہ پڑھ کر بتعین تواریخ یا بلا تعین کیا جائے صحیح ہے تعین تواریخ کی قید اس لئے لگائی گئی کہ اس میں بزرگوں اور اموات کی یاد ہو جاتی ہے اور عام طور پر پابندی سے ایصال ثواب ہو سکے گا ہم نے جس قدر دلائل اوپر درج کر دیئے وہ عنوانات کی صداقت کے لئے کافی ہیں۔ مانعین و منکرین کے یہاں بھی اب تو ختم

Marfat.com

بخاری شریف اور کانفرنسوں مدارس کے جلسے اور امتحانات وغیرہ تعین تاریخ سے ہونے لگے ہیں۔فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

دوجہ، تیجہ، چالیسواں وغیرہ

قدیم الایام سے یہ معمول چلا آ رہا ہے کہ تدفین میت کے دوسرے یا تیسرے دن یا دسویں، بیسویں، چالیسویں کو فاتحہ کرتے ہیں اور اس کا ثواب مردوں کی ارواح کو پہنچاتے ہیں یہ معمولات صحیح ہیں۔اس سلسلہ میں مانعین تعین کو بدعت سیئہ ٹھہراتے ہیں حالانکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے میت کے ایصال ثواب کے لئے تعین فرمایا اور جمعہ جمعرات کے دن خصوصیت سے والدین کی زیارت کا حکم دیا۔

جمعہ کا تعین

مشکوۃ شریف میں بروایت محمد بن نعمان ہے:

مَنْ زَارَقَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْاَحَدَھُمَا فِی کُلِّ جُمُعَۃٍ غُفِرَلَہٗ وَکُتِبَ بَرًّا۔

جس کسی نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی زیارت جمعہ کے دن تو اس کی مغفرت کی جائے گی اور وہ نیکوں میں لکھا جائے گا۔

تیجہ کا ثبوت

ملا علی قاری الاوزجندی میں نقل فرماتے ہیں:

وَکَانَ یَوْمُ الثَّالِثِ مِنْ وَفَاتِ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ اَبُوْ ذَرٍّ عِنْدَ النَّبِیِّ بِتَمْرَۃٍ یَابِسَۃٍ وَلَبَنٍ فِیْہِ خُبْزٌمِنْ شَعِیْرٍ فَوَضَعَھَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفَاتِحَۃَ وَسُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلٰی اَنْ قَالَ رَفَعَ یَدَیْہِ لِلدُّعَاءِ وَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَاذَرٍّ اَنْ یُقَسِّمَھَا بَیْنَ النَّاسِ۔

Marfat.com

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ فرزند رسول مقبول ﷺ کی وفات کو تیسرا دن تھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس خشک کھجور اور دودھ لائے جس میں جو کی روٹی تھی اس کو حضور ﷺ کے نزدیک رکھا حضور ﷺ نے اس پر سورۃ فاتحہ اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر منہ پر پھیرے اور حکم دیا کہ لوگوں میں اسے تقسیم کر دو۔

اَخْرَجَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللَّیْلَةَ الْاُوْلٰی عَسِیْرَةٌ عَلَی الْمَیِّتِ فَتَصَدَّقُوْالَهٗ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّوَاظَبَ عَلَی الصَّدَقَةِ لِلْمَیِّتِ سَبْعَةَ اَیَّامٍ وَقِیْلَ اَرْبَعِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَشَوَّقُ اِلٰی بَیْتِهٖ۔

انس بن مالک نے اخراج کیا کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا میت پر پہلی رات سخت ہے پس اس کے لئے صدقہ خیرات کرو اور لائق ہے ہمیشگی کریں صدقہ میت پر سات دن اور بعض نے کہا چالیس روز تک میت اپنے گھر کی شائق ہوتی ہے۔

انہیں اقوال شریفہ پر نظر رکھتے ہوئے سلف سے اب تک یکم سے لے کر چالیس دن تک خیرات وصدقات اور نذر و نیاز کا تعامل چلا آ رہا ہے بعض جگہ میت کے ساتھ کچھ غلہ وغیرہ کر دیتے ہیں اور جب میت دفن کر دی جاتی ہے تو فقراء کو بانٹ دیتے ہیں اس کی غرض بھی یہی ہے کہ اس صدقہ کی بدولت میت کے عذاب میں تخفیف ہو۔ غرض علی العموم ہمارے یہاں کے تمام معمولات ثابت الاصل اور صحیح ہیں۔

سوم کے چنوں پر ستر ہزار بار کلمہ پڑھنا

اکابر متقدمین نے تیسرے دن جسے عرف عام میں تیجہ کہتے ہیں ختم قرآن شریف کے علاوہ چنوں پر کلمہ طیبہ پڑھنے کی ترویج دی۔ احادیث شریفہ میں ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھ کر ایصال ثواب کے فضائل درج ہیں۔ عام طور پر اتنی کافی تعداد میں تسبیحوں کا فراہم ہونا ہر جگہ مشکل تھا اس لئے حساب کر کے چنوں پر اس تعداد کے ساتھ پڑھنے کا معمول جاری کر دیا گیا۔ گویا چنے کو

Marfat.com

تسبیح کا قائم مقام کیا گیا اور ستر ہزار بار پڑھنے کے لئے جماعت ضروری ہے اس لئے عام حکم دے کر مسلمانوں کو میت کی تدفین کے تیسرے دن مجتمع ہو کر قرآن پاک اور کلمہ طیبہ پڑھنے کا حکم دیا گیا اور یہ تمام چنے غرباء اور محتاجوں پر تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اس میں وہ کون سا پہلو ہے جس میں شرک کی ادنیٰ بو بھی آتی ہو۔

کلمہ طیبہ پڑھنے کی اصل

ملا علی قاری مرقاۃ مشکوٰۃ میں نقل فرماتے ہیں:

قَالَ الشَّیْخُ مُحیِ الدِّیْنِ بْنُ الْعَرَبِیِّ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سَبْعِیْنَ اَلْفًا غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ قِیْلَ لَہٗ غَفَرَلَہٗ اَیْضًا فَکُنْتُ ذَکَرْتُ التَّھْلِیْلَۃَ بِالْعَدَدِ الْمَرْوِیِّ مِنْ غَیْرِ اَنْ اَنْوِیَ لِاَحَدٍ بِالْخُصُوْصِ فَحَضَرْتُ طَعَامًا مَعَ بَعْضِ الْاَصْحَابِ وَفِیْھِمْ شَابٌّ مَشْھُوْرٌ بِالْکَشْفِ فَاِذَا ھُوَ فِیْ اَثْنَاءِ الْاَکْلِ اَظْھَرَ الْبُکَاءَ فَسَأَلْتُہٗ عَنِ السَّبَبِ فَقَالَ اَرٰی اُمِّیْ فِی الْعَذَابِ فَوَھَبْتُ فِیْ بَاطِنِیْ ثَوَابَ التَّھْلِیْلَۃِ الْمَذْکُوْرَۃِ لَھَا فَضَحِکَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَاھَا الْاٰنَ فِیْ حُسْنِ الْمَاٰبِ فَقَالَ الشَّیْخُ فَعُرِفْتُ صِحَّۃَ الْحَدِیْثِ بِصِحَّۃِ کَشْفِہٖ وَصِحَّۃَ کَشْفِہٖ بِصِحَّۃِ الْحَدِیْثِ۔

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے حضور اکرم ﷺ سے حدیث پہنچی تھی کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لئے اتنی بار کہا جائے اس کی بھی مغفرت ہو میں نے اتنی ہی بار لا الہ الا اللہ پڑھا اور اس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ تھی میں اپنے رفقاء میں سے ایک رفیق کے یہاں دعوت میں گیا ان میں ایک وہ جوان بھی تھا جس کے کشف کا شہرہ تھا وہ کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا سبب پوچھا کہا: اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہوں

Marfat.com

میں نے اپنے دل میں پڑھے ہوئے کلمہ طیبہ کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا وہ جوان اسی وقت ہنسنے لگا اور کہنے لگا اب میں اپنی ماں کو اچھی جگہ دیکھتا ہوں۔ امام محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں میں نے حدیث کی صحت اس جوان کے کشف سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت حدیث کی صحت سے پہچانی۔

بعض احادیث میں ستر ہزار کے علاوہ ایک لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر میت کو بخشنے کا ذکر ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اس کے باعث میت کی مغفرت ہوتی ہے۔

عرس

تمام سلاسل طریقت میں معمول ہے کہ جس تاریخ پر کسی بزرگ کا وصال ہوا اس پر عام و خاص مسلمان مجتمع ہو کر ختم کلام پاک کرتے ہیں مجالس ذکر نبویہ منعقد ہوتی ہیں مواعظ حسنہ کا سلسلہ رہتا ہے جس میں احکام خدا اور رسول پاک بیان کئے جاتے ہیں۔ بقیہ اوقات میں اذکار جلی وغیرہ کئے جاتے ہیں یہ معمول صحیح و مستحب ہے جس کی سند موجود ہے۔

عَنْ عَبَادِ بْنِ اَبِی صَالِحٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِی قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ بِاُحُدٍ عَلٰی رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ قَالَ وَجَاءَ هَا اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سُفْيَانَ حَاجًّا جَآءَ هُمْ قَالَ وَمَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَاجَهَ الشُّعَبَ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ۔

یعنی عباد بن ابی صالح سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ ہر سال کے شروع میں شہداء احد کی قبور کی زیارت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے اور سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ فرماتے۔ راوی نے کہا کہ حضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر و عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی آیا کرتے تھے۔ جب

Marfat.com

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے لئے آئے اور مدینہ طیبہ پہنچے تو وہ بھی آئے۔ راوی نے کہا کہ جب حضور پاک ﷺ گھاٹی کے سامنے تشریف لائے تو سَلَامٌ عَلَیْکُمْ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ فرماتے۔ (رواہ بن شیبہ وفاء الوفاء)

حدیث مذکورہ میں لفظ راس کل حول کو سامنے رکھ کر حضرات اولیاء اللہ اور علمائے معتقدمین نے اعراس کی ترویج فرمائی اگر بنظر عمیق عرسوں کی حقیقت پر نگاہ ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ اعراس دراصل سال کا ایک عظیم الشان اجتماع تھے جن میں حضرات مشائخین اپنے خلفاء و مریدوں کا تزکیہ روحانی فرما کر تبلیغی میدانوں وصحراؤں میں روانہ کرتے تھے اور ان مقدس مجالس عرس میں تبلیغ دین اور تزکیہ روحانی کے احکام صادر کئے جاتے تھے۔ آج بھی اگر ہماری خانقاہوں کا وہی اگلا سا نظام قائم ہو جائے اور حضرات مشائخ کرام اپنے اسلاف کبار کی تبلیغی حیات پر نظر فرما کر سعی کریں تو موجودہ دور کی لامذہبیت دور ہو جائے اور پھر اہل زمانہ کو انہیں کمبل پوشوں کے قدموں پر سر اطاعت خم کرنا پڑے۔

اعراس شریفہ کی محافل میں جس قدر مواعظ وغیرہ ہوتے ہیں وہ ارادت مندوں اور مریدین کے اندر مذہبی کیفیت و جوش پیدا کرتے ہیں۔ پھر ان مواقع پر ہزاروں وہ غرباء جو قوت لایموت کو ترستے ہیں ان کے پیٹ بھرنے کا سامان ہو جاتا ہے۔ البتہ ان اعراس کو ناچ رنگ کی محفل بنانا اور ایسے امور کا ارتکاب کرنا جو شریعت کے خلاف ہوں ممنوع ہیں۔ مثلاً مزارات و اعراس پر عورتوں کا کثرت سے بے نقاب و بے پردہ آنا اور مردوں کے مجمع میں بغیر حجاب کے شریک ہونا غیر صحیح ہے اور یہ سبب ہے اس کا کہ آج ہمارے ہاتھ میں نہ تو کوئی قوت نفاذ یہ ہے اور نہ احکام اسلامی کی حدود کے اجراء کی کوئی طاقت جب تک یہ نہ ہو حضرات علماء و مشائخ کرام کا فرض ہے کہ وہ ایسے امور سے روکیں اور اپنے مواعظ میں اس کی تبلیغ کریں۔ عورتیں اگر شرکت بھی کریں تو ان کی نشست مردوں سے قطعاً علیحدہ ہونی چاہئے۔

سراج الہدایہ میں ہے:

وَیَحْتَاطُ فِیْ سَاعَةِ نَقْلِ الرُّوْحِ فَاِنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰی یَاْتُوْنَ فِیْ

Marfat.com

اَیَّامِ الْعُرْسِ فِیْ کُلِّ عَامٍ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ فَاِنَّ بِذٰلِکَ تَفْرَحُ اَرْوَاحُھُمْ وَاِنَّ فِیْهِ تَاثِیْرًا بَلِیْغًا۔

اور جس وقت روح منتقل ہوتی ہے اس وقت کی احتیاط کی جائے کیونکہ مردوں کی روحیں عرس کے دنوں میں ہر سال اس وقت جبکہ روح نکلی تھی اپنی جگہ پر آتی ہیں اور خوش ہوتی ہیں اور اس میں تاثیر بلیغ ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ہمعات میں لکھتے ہیں:

''از ینجاست حفظ اعراس مشائخ ومواظبت زیارت قبور ایشاں والتزام فاتحہ خواندن وصدقہ دادن برائے ایشاں واقتنائے تمام کردن بہ تعظیم آثار واولاد ومنتسبان ایشاں۔''

غرض نفس عرس کا مسئلہ اپنی جگہ صحیح ہے اور ارواح اولیاء اللہ کا ان مواقع پر قبر میں آنا ثابت ہے۔ تاریخ انتقال کی احتیاط کی جانے کے معنی بھی یہی ہیں کہ جس وقت اس ولی کا وصال ہوا ہے اس موقعہ کو فراموش نہ کیا جائے بلاشبہ وہ وقت باعث برکت ہے۔

آج تو مانعین ومنکرین کا یہ حال ہے کہ وہ مشرکین ہند کے سالانہ جلوس جو مہینوں اور تاریخوں کی قید سے ہوتے ہیں ان میں نہ صرف یہ کہ شرکت کرتے ہیں بلکہ قومی فریضہ ٹھہراتے ہیں۔

چادریں چڑھانا

اولیاء اللہ کے مزارات پر چادریں ڈالنا جائز ہے جس کی غرض میت کی عظمت وتوقیر ہے۔ ائمہ مجتہدین نے غلاف کعبہ سے استناد فرمایا چنانچہ اس باب میں مختصراً احکام درج کیے جاتے ہیں تنقیح الفتاوی الحامدیہ میں علامہ محمد بن عابدین نے کشف النور عن اصحاب القبور مصنفہ امام علامہ نابلسی قدس سرہ سے نقل کیا:

لٰکِنْ نَحْنُ الْاٰنَ نَقُوْلُ اِنْ کَانَ الْقَصْدُ بِذٰلِکَ التَّعْظِیْمَ فِیْ اَعْیُنِ الْعَامَّةِ حَتّٰی لَایَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ الَّذِیْ

Marfat.com

وُضِعَتْ عَلَيْهِ الثِّيَابُ وَالْعَمَائِمُ وَجَلْبَ الْخُشُوْعِ وَالْاَدَبِ لِقُلُوْبِ الْغَافِلِيْنَ الزَّائِرِيْنَ لِاَنَّ قُلُوْبَهُمْ نَافِرَةٌ عِنْدَ الْحُضُوْرِ فِي التَّاَدُّبِ بَيْنَ يَدَیْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی الْمَدْفُوْنِيْنَ فِيْ تِلْکَ الْقُبُوْرِ کَمَا ذَکَرْنَا مِنْ حُضُوْرِ رُوْحَانِيَّتِهِمُ الْمُبَارَکَةِ عِنْدَ قُبُوْرِهِمْ فَهُوَ اَمْرٌ جَائِزٌ لَايَنْبَغِي النَّهْیُ عَنْهُ لِاَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِءٍ مَانَوٰی۔

لیکن اس وقت ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر چادر وغیرہ کے ڈالنے سے عوام کی نگاہ میں مزارات اولیاء کرام کی عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ جس مزار پر کپڑے عمامے رکھے دیکھیں اس کو ولی کا مزار جان کر اس کی تحقیر سے باز رہیں اور تاکہ زیارت کرنے والے غافلوں کے دلوں میں خشوع وادب پیدا ہو کر مزارات اولیاء کے حضور میں ان کے دل ادب کے لئے تابع دار نہیں ہوتے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ مزارات کے پاس اولیائے کرام کی روحیں حاضر ہوتی ہیں تو اس نیت سے چادر وغیرہ ڈالنا امر جائز ہے جس سے ممانعت نہ چاہئے اس لئے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے اس کی نیت کا بدلہ ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

وَلٰکِنْ نَقُوْلُ الْاٰنَ اِذَا قُصِدَ بِهِ التَّعْظِيْمُ فِيْ عُيُوْنِ الْعَامَّةِ کَیْ لَايَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلِجَلْبِ الْخُشُوْعِ وَالْاَدَبِ لِلْغَافِلِيْنَ الزَّائِرِيْنَ فَهُوَ جَائِزٌ۔

لیکن اس وقت ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر چادر وغیرہ ڈالنے سے عوام کی نگاہ میں مزارات کی عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ وہ تحقیر نہ کریں صاحب قبر کی اور غافلوں کے دلوں میں خشوع وادب پیدا ہو تو جائز ہے۔۔

البتہ چادروں کا جلوس طوائفوں وغیرہ کے ساتھ نکالنا قطعاً ناجائز ہے۔

Marfat.com

چراغاں کرنا

خانقاہوں یا قبرستان میں جہاں ایام عرس میں زائرین کا اجتماع ہوتا ہے۔لوگ نماز پڑھتے ہیں تلاوت کلام پاک کی جاتی ہے۔رات کو بیٹھ کر ذکر کیا جاتا ہے۔نعت ومناقب نبویہ اور مواعظ حسنہ کی مجالس منعقد ہوتی ہیں روشنی یا چراغاں کرنا صحیح و درست ہے تا کہ زائرین کو دشواری نہ ہو۔

علمائے معتقدمین نے حضرت تمیم داری صحابی رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے جوانہوں نے مسجد نبوی میں چراغاں کر کے کیا سند لی ہے۔

علامہ عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں تحریر فرماتے ہیں:

وَكَانَ تَمِيمُ الدَّارِىُ مِنُ اَفَاضِلِ الصَّحَابَةِ وَلَهُ مَنَاقِبُ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنُ اَسُرَجَ الْمَسُجِدَ۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ افاضل صحابہ میں صاحب مناقب صحابی ہیں اور وہ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغاں کیا۔

انہیں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے متعلق اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ کے ص ۲۶۲ پر جو تحریر ہے اس کا ہم یہاں ترجمہ نقل کرتے ہیں:

”کہا سراج غلام تمیم داری نے کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب تمیم داری کے پانچ غلام تھے میرے آقا نے مجھے حکم دیا تو میں نے مسجد نبوی کو زیتون کے چراغوں سے منور کر دیا۔اس سے پہلے خورمہ کی لکڑی جلتی تھی پس حضور پاک ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ہماری مسجد کو کس نے جگمگا دیا۔تمیم داری نے کہا میرے غلام نے اور میری طرف اشارہ کر کے مجھے بتایا۔حضور ﷺ نے میرا نام دریافت فرمایا میں نے اپنا نام عرض کر دیا۔فرمایا نہیں اس کا نام سراج ہے۔“

اسی واقعہ سے علمائے کرام نے چراغاں کرنا جائز و مستحب قرار دیا۔

مجمع البحار میں ہے:

Marfat.com

اِنْ کَانَ ثَمَّ مَسْجِدٌ اَوْ غَیْرُہٗ یُنْتَفَعُ فِیْہِ لِلتِّلَاوَۃِ وَالذِّکْرِ فَلَا بَأْسَ بِالسِّرَاجِ فِیْہِ۔

اگر قبرستان میں مسجد وغیرہ ہو کہ اس میں تلاوت وذکر سے نفع حاصل کیا جائے تو وہاں چراغ میں حرج نہیں۔

حدیقہ ندیہ میں ہے:

وَاَمَّا اِذَا کَانَ مَوْضِعُ الْقُبُوْرِ مَسْجِدًا اَوْعَلٰی طَرِیْقٍ اَوْ کَانَ ھُنَاکَ اَحَدٌ جَالِسٌ اَوْ کَانَ قَبْرُوَلِیٍّ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ وَعَالِمٍ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ تَعْظِیْمًا لِرُوْحِہِ الْمُشْرِفَۃِ عَلٰی تُرَابِ جَسَدِہٖ کَاِشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَی الْاَرْضِ اِعْلَامًا لِلنَّاسِ اَنَّہٗ وَلِیٌّ لِیَتَبَرَّکُوْا وَیَدْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی عِنْدَہٗ فَیُسْتَجَابُ لَھُمْ فَھُوَاَمْرٌ جَائِزٌ لَا مَنْعَ مِنْہُ وَالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

عارف باللہ حضرت عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قبرستانوں میں چراغ جلانے کی ممانعت صرف اس صورت میں ہے کہ بالکل نفع سے خالی ہو ورنہ اگر وہاں مسجد ہو یا گزرگاہ یا وہاں پر کوئی بیٹھتا ہے یا کسی ولی یا عالم محقق کا مزار ہے اس کی روح مبارک کہ اس کی خاک بدن پر اس طرح اپنا پرتو ڈال رہی ہے جیسے زمین پر آفتاب اس کی تعظیم کے لئے چراغاں کیا جائے تاکہ لوگ جانیں کہ یہ ولی اللہ کا مزار ہے اس سے برکت حاصل کریں اور اس کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ ان کی دعا قبول ہو تو یہ جائز ہے جس کی ہرگز ممانعت نہیں اور ہر کام کا دارومدار نیت پر ہے۔

اس عنوان کے سلسلہ میں مانعین اس حدیث شریفہ کو پیش کرتے ہیں جس میں خاص قبر پر چراغ جلانے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن قبر کے نزدیک یا مقبرہ میں بغرض دینی ہو تو ممانعت نہیں۔

اس زمانہ میں یہ مانعین بجلی کے ہزاروں قمقموں کو روشن کرکے اپنی کانفرنس کی رونق دوبالا کرکے اور مجمع کی سہولت کی خاطر ہزاروں روپیہ صرف روشنی کی نذر کردیتے ہیں۔ جہاں یہ غرض

Marfat.com

ہو کہ زائرین آرام سے تلاوت کلام کریں، نماز ادا کریں آسانی سے راتوں کو چل پھر سکیں، موذی کیڑوں سے روشنی کے باعث محفوظ ہو جائیں وہ روشنی ممنوع بتائی جائے۔ اگر جلسوں کانفرنسوں کی روشنی اس لئے جائز ہے کہ سامعین کو سہولت ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ مقابر میں آنے جانے والوں، ختم کلام پاک کرنے والوں کے لئے چراغاں ناجائز ہو۔

گیارہویں شریف

حضرت دستگیر عالم حضور سیدنا غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ کی روح پاک کو ایصال ثواب کی غرض سے گیارہویں شریف منعقد کرنا باعث برکت وثواب ہے اور اس کی مداومت تاثیر عجیب رکھتی ہے جس کی ممانعت میں نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث سابقہ اوراق میں ہم نے ایصال ثواب کی احادیث ذکر کر دی ہیں۔ مختصراً یہاں بھی اس کا ذکر کئے دیتے ہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ نے یوم عاشور اور پیر کے دن کے روزہ کا تعین فرمایا۔ اسی طرح حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس درخواست کو کہ حضور پاک ﷺ ان کے مکان کے ایک گوشہ میں نماز پڑھیں آپ نے قبول فرمایا اور نماز کی جگہ معین فرما دی اسی طرح مسجد قبا جانے کے لئے ہفتہ کا دن معین کیا۔

غرض گیارہویں شریف، بارہویں شریف وغیرہ کا بغرض ایصال ثواب ونفع اموات واحیاء منعقد کرنا غرباء کو ایصال ثواب کے بعد طعام تقسیم کرنا ثواب شرعی کی ایک قسم ہے جس کا انکار مضامین قرآن وحدیث واجماع امت کے مخالف ہے اسے مطلقاً بدعت وحرام بتانا جہالت ہے۔ کیا ہر بدعت گمراہی ہے؟ ہر بدعت ہرگز گمراہی نہیں۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جماعت تراویح مقرر کی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی اذان ثانی قائم کی اور اسی طرح دوسرے اور امور۔ کیا معاذ اللہ ان اکابر کو بدعتی کہا جا سکتا ہے؟ قرآن کریم پر اعراب لگانا صرف ونحو کی تعلیم حاصل کرنا۔ جمعہ کی تعطیل نمازوں کے اوقات کا گھنٹوں گھڑیوں کے حساب سے مقرر کرنا، رسائل واخبارات کے

Marfat.com

سالنامے نکالنا اور اخبارات کے لئے پابندی نظام اوقات کے لئے ہر معینہ تاریخ پر شائع کرنا کانفرنسوں اور جلسوں کے لئے قبل سے تواریخ وسال کا تعین کرنا شعبان کے مہینے میں خصوصیت سے امتحانات مدارس کا ہونا اور تعطیل کیا جانا یہ سب امور ہیں جن پر مانعین کا عمل ہو رہا ہے اگر یہ امور مروجہ صحیح اور بدعت نہیں ہیں تو پھر گیارہویں اور بارہویں شریف کیونکر بدعت سیئہ ہو سکتی ہے۔ اکابر علمائے محققین نے اس بارے میں کافی مواد جمع فرما دیا ہے جسے بخوف طوالت کتاب ہم نے ترک کر دیا ہے۔

''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ'' کی بحث

صاحب قبر کو اپنی مصیبت کے وقت ندا کرنے کا بیان سابقہ اوراق میں درج کیا جا چکا ہے موجودہ عنوان کے ماتحت اس کا اعادہ تطویل کا باعث ہوگا اس لئے ہم یہاں ان میں سے بعض احادیث اور بعض اشعار اور دوسرے اقوال علماء نقل کرتے ہیں تاکہ مسئلہ نداء غیر اللہ اس عنوان میں بخوبی واضح ہو جائے۔

علامہ حصن حصین بسند صحیح حدیث نقل فرماتے ہیں۔ جب کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا اہم ضرورت پیش آئے تو کہے:

یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیۡنُوۡنِیۡ یَاعِبَادَ اللّٰہِ اَعِیۡنُوۡنِیۡ یَا عِبَادَاللّٰہِ اَعِیۡنُوۡنِیۡ۔

علامہ حصن حصین نے بسند صحیح حدیث نقل فرمائی:

مَنۡ کَانَتۡ لَہٗ ضَرُوۡرَۃٌ فَلۡیَتَوَضَّاً فَیُحۡسِنۡ وُضُوۡءَہٗ وَصَلّٰی رَکۡعَتَیۡنِ ثُمَّ یَدۡعُوَا۔

جب کسی کو کوئی ضرورت لاحق ہو تو وہ وضو کر کے دو رکعتیں پڑھ کر ذیل کی دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ اَتَوَجَّہُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡہُ فِیَّ۔

حدیث نمبر ا میں یہ لفظ یَا عِبَادَ اللّٰہِ تین بار کی تکرار سے اور وہ بھی غائب بندوں کو مخاطب کرتے ہوئے اور

Marfat.com

حدیث نمبر ۲ میں لفظ یَا مُحَمَّدُ کے ساتھ نداء نفس مسئلہ نداء غیر اللہ کو اچھی طرح ثابت وصحیح قرار دیتا ہے۔ صحابہ کرام نے اس دعا کو بعد وصال بھی لوگوں کو بصارت چشم کے لئے بتایا اگر معاذ اللہ یا محمد کہنا بعد وصال حرام وشرک ہوتا تو اصحاب کبار کیوں اس عمل کو جاری فرماتے۔

اسی طرح حضرت نابغہ صحابی رضی اللہ عنہ کا مشہور شعر ہم نے کتاب استیعاب کے حیات النبی کے عنوان میں جو درج کیا اس میں صاف وصریح الفاظ میں مزار مبارک سے ندا ہے پھر یہاں درج کرتے ہیں:

فَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبَيْهِ　　　　اَلَا يَا غَوْثَنَا لَا تَسْمَعُوْنَا

علامہ قاضی عیاض شفا میں نقل فرماتے ہیں:

اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ يَزُلْ عَنْكَ فَصَاحَ يَامُحَمَّدَاهُ۔

تحقیق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیر میں موچ آ گئی ان سے کہا گیا کہ جو تمہیں تمام انسانوں میں زیادہ محبوب ہو اسے یاد کرو۔ پس انہوں نے بلند آواز سے کہا، یا محمداہ۔

جدی ومولائی حضرت تاج العرفا مولانا فضل رسول البدایونی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب بوارق محمدیہ میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے حسب ذیل اشعار تحریر فرمائے:

اَلَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَاءَ نَا وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَّلَمْ تَكُ جَافِيًا۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہماری امید تھے اور ہم پر رحیم تھے اور ہم پر ظلم کرنے والے نہ تھے۔

وَكُنْتَ رَحِيْمًا هَادِيًا وَمُعَلِّمًا لِيَبْكِ عَلَيْكَ الْيَوْمَ مَنْ كَانَ بَاكِيًا۔

اور آپ ہم پر رحیم وہادی اور معلم تھے آج کے دن آپ پر رونے والے رو رہے ہیں۔

Marfat.com

عَلَیْکَ مِنَ السَّلَامِ تَحِیَّۃً وَاُدْخِلْتَ جَنَّاتِ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِیَا۔

آپ پر تحیۃ وسلام ہواور آپ جنات عدن میں رضامند ہو کر داخل ہوں۔

حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یَاوَاحِدَ الدَّھْرِ یَاعَیْنَ الْوُجُوْدِ وَیَا غَیْثَ الْاَنَامِ وَھَادِیْ کُلِّ حَیْرَانٖ

اے یکتائے زمانہ اے عین وجود اے مخلوق کے فریاد رس اور متحیر کے راہنما

صاحب مواہب سید علی بن وفا کے شعر نقل فرماتے ہیں:

اَلَا یَاصَاحِبَ الْوَجْہِ الْجَمِیْلِ سَاَلْتُکَ مَا بَقِیْتُ وَاَنْتَ رُوْحِیْ

اے روشن چہرہ والے میں آپ سے مانگتا رہوں گا جب تک میں زندہ ہوں۔آپ میری روح ہیں۔

مَتٰی غَابَ شَخْصُکَ عَنْ عَیَانِیْ رَجَعْتُ فَلَا تَرٰی اِلَّا ضَرِیْحِیْ

جب آپ کا وجود میرے سامنے سے غائب ہو جائے گا میں لوٹ آؤں گا پس آپ سوائے میری قبر کے کسی کو نہ دیکھیں گے۔

علامہ بوصیری فرماتے ہیں:

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ۔

اور اے تمام مخلوق سے بزرگ تر مصیبت حوادث کے اترنے کے وقت آپ کے سوا کون ہے جس سے میں پناہ لوں۔

صاحب قصیدہ ہمزیہ فرماتے ہیں:

یَا رَحِیْمًا بِالْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا مَاذَھَلَتْ عَنْ اَبْنَائِھَا الرَّحْمَا۔

اے مسلمانوں پر رحیم جس وقت رحم کرنے والے ان کی خبروں سے غفلت کریں۔

یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اِذَا مَا اَشْفَقَ مِنْ خَوْفِ ذَنْبِہِ الْبَرَّا۔

اے گناہ گاروں کی سفارش کرنے والے جس وقت کہ گناہوں کے خوف سے اچھے لوگ ڈریں۔

Marfat.com

شاہ ولی اللہ صاحب اپنے قصیدہ اطیب النغم میں فرماتے ہیں:

وَصَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ خَلْقِہٖ وَیَاخَیْرَ مَا مُوْلٍ وَیَاخَیْرَ وَاھِبٍ۔

خدا آپ پر رحمتیں نازل فرمائے اس کی مخلوق میں سب سے بہتر اور بہتر امیدواروں سے۔

وَیَاخَیْرَ مَنْ یُرْجٰی لِکَشْفِ رَزِیَّۃٍ وَمَنْ جُوْدُہٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ۔

اور اے بہتر ان لوگوں سے جن سے مصیبت کے دور کرنے کی امید کی جاتی ہے اور وہ کہ جن کا جود بارشوں کے جود سے فوقیت لے گیا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرات اہل بیت کی قبور سے ''یا'' کے ساتھ جس طرح خطاب فرمایا اسے ملا علی قاری نے نقل کیا۔ فرماتے ہیں:

یٰٓاَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ۔

اے اہل بیت رسول اللہ کے تمہاری محبت فرض ہے اللہ کی جانب سے اس نے اس کو قرآن میں اتارا۔

کَفَاکُمْ مِنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَاصَلٰوۃَ لَہٗ

تمہاری عظمت قدر کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جس نے تم پر درود نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوئی۔

مذکورہ بالا کلام سے ندا کے ساتھ حضور اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پکارنا ثابت و روشن ہو گیا پس انہیں کے اس فرزند محترم کو جو تمام اولیائے کاملین کا سردار ہے اور جس کا ارشاد ہے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اور جو یہ فرماتا ہے:

یَدِیْ عَلٰی مُرِیْدِیْ کَالسَّمَآءِ عَلَی الْاَرْضِ۔

جس کا سلسلہ شریفہ تمام سلاسل طریقت کا مرکز اصلی اے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

Marfat.com

کہہ کر پکارنا ہر طرح صحیح ہے سلسلہ قادریہ میں یہ ذکر شریف عجیب التاثیر اور جامع البرکات مانا گیا ہے جس کے پڑھنے کے مختلف طریقے ہیں ان کی نقل کی گنجائش نہیں۔ اب ذیل میں فقہائے کرام کے اقوال اس بارے میں درج کیے جاتے ہیں۔

فقہ حنفیہ کی کتابوں میں فتاوے خیریہ معتبر اور صحیح کتاب ہے اس میں ہے:

اَمَّا قَوْلُھُمْ یَا شَیْخُ عَبْدُالْقَادِرِ فَھُوَ نِدَآءٌ وَاِذَا اُضِیْفَ اِلَیْہِ شَیْئًا لِلّٰہِ فَھُوَ طَلَبُ شَیْءٍ اِکْرَامًا لِلّٰہِ فَمَا الْمُوْجِبُ لِحُرْمَتِہٖ۔

اہل اسلام کا قول یا شیخ عبدالقادر ایک ندا ہے اور جب اس کی طرف شیئاً للّٰہ ملا دیا جائے پس وہ اکراماً للہ طلب شے ہے پس اس کے حرام ہونے کا کون سا موجب ہے کوئی نہیں۔

شاہ ولی اللہ کے نزدیک یا علی یا علی یا علی پکارنا

شاہ ولی اللہ صاحب کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں تحریر کرتے ہیں:

''ایں فقیر خرقہ از دست شیخ ابوطاہر کردی پوشیدہ وایشاں بعمل آنچہ در جواہر خمسہ است اجازت دادند عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکدری عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی وایضاً در سفر حج چوں بر لاہور رسید ودست بوس شیخ محمد سعید لاہوری یافت ایشاں اجازت دعائے سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ وسنہ خود بیان کردند۔''

شاہ صاحب نے دعائے سیفی کی ترکیب یوں تحریر فرمائی:

''نادعلی ہفت بار یا سہ بار یا یک بار بخواند وآں ایں است۔''

نَادِ عَلِیًّا مَظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَغَمٍّ سَیُنْجَلِیْ بِوَلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ۔

یعنی پکار مولا علی کو جو عجائب خوارق کے مظہر ہیں تو ان کی مصیبتوں میں اپنا مددگار پائے گا ہر غم والم دور ہوتا ہے حضور کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی۔

Marfat.com

کیا ناد علی کے الفاظ یا علی یا علی یا علی کی تکرار اور دوسرے الفاظ خطاب پر مانعین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو بھی مشرک ٹھہرائیں گے یا نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ کے مصداق ان کے بعض اقوال پر ایمان اور بعض سے انکار کریں گے۔

یہی شاہ صاحب انتباہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کی بحث میں تحریر فرماتے ہیں:

''بعض اصحاب طریقہ قادریہ برائے حصول مہمات ختم بایں طور می کنند۔''

اول دو رکعت نفل بعد ازاں یک صد و یازدہ بار درود و بعد ازاں یک صد و دوازدہ۔

بار کلمہ تمجید و یک صد و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی خوانند۔

طبقات حسامیہ میں خواجہ کلاں صاحبزادہ خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ نے حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں تحریر فرمایا:

''وخود زیادہ برایں چہ منقبت خواہد بود کہ خواص وعوام حرمین الشریفین یاد وی را عقب یاد پیغمبر خدا علیہ می دارند و در پیش آمد ہر امر التجا بدرگاہ رسول اللہ از روا استعانت می جویند و ہر کہ در آن مقامین طیبین ست بہ شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر مترنم و مترنم است۔''

اس سے زیادہ آپ کی اور کیا تعریف ہوگی کہ خواص و عوام حرمین طیبین آپ کی یاد حضور اکرم علیہ کی یاد کے بعد کرتے ہیں اور وہ ہر مصیبت کے پیش آنے پر ان سے مدد چاہتے ہیں اور حضور کی بارگاہ عالی میں سرکار غوثیت مآب رحمۃ اللہ علیہ کو وسیلہ بناتے ہیں۔

صاحب بہجۃ الاسرار نے حضور سیدنا غوث اعظم سلطان الاولیاء حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا اور حضرت شیخ الہند شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار میں اس کا تذکرہ فرمایا۔ خود حضرت شیخ فرماتے ہیں:

''جو کچھ خدا سے چاہو میرے وسیلہ سے چاہو تو تمہارا چاہا پورا ہوگا نیز فرماتے ہیں جو کوئی مصیبت میں مجھ سے مدد چاہے وہ مصیبت دور ہو جائے۔ جو شدت غم میں میرے نام سے مجھے پکارے اس سے وہ شدت

Marfat.com

دور ہو جائے۔"

ان شاء اللہ آپ کا فیض باطنی الی یوم القیامۃ جاری رہے گا اور ان کے شفقت و کرم سے ہم قادری غلام میدان حشر میں اپنے آقا و مولا کے لوائے غوثیت کے زیر سایہ ہوں گے:

تہید ستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

ہمارے خاندان عالیہ قادریہ کے اجداد کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قلمی رسائل میں بارگاہ غوثیت میں پیش کرنے والے معروضات اور قصیدہ غوثیہ شریفہ جو جامع البرکات ہے تفصیل سے درج ہیں جنہیں استصواب کرنا ہو اور جن کے قلوب میں نسبت و ارادت کے جذبات عقیدت موجزن ہوں وہ فقیر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

ہدیہ بروح حضور غوث الثقلین

بارگاہ سرکار غوثیت مآب حضور غوث الثقلین سیدنا محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی میں اپنی تمام معصیت شعاریوں بشری کمزوریوں پر نظر کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اے رضوان الٰہی اور رحمت نبوی میں آرام فرمانے والے میں گناہ و خطار کار ہوں۔ عمل و کردار کے لحاظ سے بھی تہی دامن شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی آپ کو آپ کا ہی واسطہ، آپ کی ریاضت و عبادت، زہد و تقویٰ کا صدقہ، مرتبہ ولایت کا تصدق۔ ان شب گزار اوقات کا صدقہ جس میں آپ نے تقرب الی اللہ فرما کر محبوبیت سبحانی کا لقب پایا اور سارے جہان کے اولیاء اللہ کے سردار ہوئے۔ اس لعاب دہن کا صدقہ جس کے قطرات نے آپ کو خطیب عصر بنا دیا۔ اللہ اک نظر کرم ہو وہاں اس کا طفیل جسے آپ نے مظہر حق بنا دیا فضل رسول کا خطاب عطا فرما دیا۔ اس کا واسطہ جس کے مقام عبدیت کو مکمل فرما کر عبد القادر بنا دیا اور اس کا واسطہ جو اپنی سیرت و کردار میں اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مظہر تھا اور اطاعت نبویہ کا سراپا بن کر مطیع الرسول کہلایا۔ واسطہ اس کا جس نے عقائد حقہ کی خدمت میں وطن سے دور ہو کر اثنائے راہ پٹنہ میں اپنی جان کو نذر کر کے مقام شہادت حاصل فرمایا اور جسم کا ایک ایک حصہ قطع ہوا یا قیوم تجھے

Marfat.com

اسی شہید عشق عبدالقیوم رحمۃ اللہ کا واسطہ مجھے بھی دولت دارین حاصل ہو۔ زبان وقلم، عمل کی ہر حرکت زندگی کے ہر لمحہ میں تیرا جلوہ ہو۔ اے دین کے زندہ کرنے والے سیدنا محی الدین رضی اللہ عنہ آپ نے دین کے مردہ قالب میں جان ڈالی۔ آج عالم اسلامی کفار واعداء کے نرغہ میں ہے۔ سب سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ وہ دین سے برگشتہ ہوتا جارہا ہے۔ واسطہ اپنے جد اعلیٰ کربلا کی تپتی زمین میں کلمہ اسلامیہ کو بلند کرنے والے سیدنا حسین امام عالی مقام کا ان کے ٹپکتے ہوئے قطرات خون کا، ننھے ننھے صاحبزادوں کے خشک ہونٹوں، تڑپتی نعشوں کا اسلام اور مسلمانوں کی نصرت فرمائیں۔ ہم میں اطاعت نبویہ کے جذبات پیدا ہوں جس طرح اپنے محبوب اور میرے جد اعلیٰ حضرت سیف اللہ المسلول رضی اللہ عنہ کو دشمنان رسول اللہ ﷺ کی سرزنش اوران کے فتنوں کے استیصال پر مامور فرما کر دشمنوں پر غالب ومنصور فرمایا مجھے بھی وہ دولت عطا ہو۔ آپ کے خدام آپ کے مبارک طریقوں کے بقاء واحیاء میں کامیاب ہوں۔

آپ کے نام لیوا مشائخ اہلسنت علمائے ملت نے ہندوستان میں دو حریفوں کے بالمقابل اسلامی حکومت کے قیام کی جو تحریک شروع کی ہے دعا کیجئے کہ یہ جدوجہد کامیاب ہو اور ایک بار وہ دور آجائے کہ احکام دین کا اجراء ہو۔ کتاب وسنت کے مطابق ہم اپنی زندگی گزار دیں، ہمارے اخلاق وعادات، سیرت وکردار ارشادات باری وفرامین نبوی کے موافق ہوں، عقائد باطلہ خیالات فاسدہ سے دل ودماغ پاک وصاف ہوں صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ پر گامزن ہوں، حضور انور سید عالم ﷺ کی محبت تمام امور پر غالب ہو۔ آپ کے اصحاب واہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم کے قائم کردہ معمولات پر ہمارا عمل ہو۔

میری یہ تالیف جسے میں نے عامۃ المسلمین کی واقفیت کے لئے لوجہ اللہ مرتب کیا ہے اس سے مسلمانوں کو صحیح فوائد حاصل ہوں۔

تالیف کتاب وطباعت میں جن احباب نے میری معاونت فرمائی وہ دولت دارین سے مالا مال ہوں۔

فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی

Marfat.com

Marfat.com

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی
یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن ۵ جلد
فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن
قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سیرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عظیم کتاب
ضیاء النبی ۷ جلد
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

سنت خیر الانام

مقالات

قصیدہ اطیب النغم
خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز
اور دلآویز شرح

مجموعہ وظائف دلائل الخیرات شریف
مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل
کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
فون:
گنج بخش روڈ، لاہور 7221953-7220479
فیکس: 7238010
۹۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور 7225085-7247350
۱۴۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی 2210212-2212011
2630411

1Z59

Marfat.com